یہہ اخبار ہفتہ وار ہر دوشنبہ کی دن روز بازار پریس امرتسر سے شائع ہوتا ہے

شرح قیمت اخبار معہ محصول ڈاک

	سالانہ	ششماہی
خریداران ممالک بیروں سے	دس شلنگ	چھ شلنگ
عام سے	چھ روپیہ	چار روپیہ

طلبا اور کم استطاعت اصحاب سے بشرط تصدیق ... للہ ... عجز

بغیر چندہ سالانہ یا ششماہی وصول ہوئے اخبار جاری نہ ہوگا۔

نمونے کا پرچہ آدہ آنہ کا ٹکٹ آنے پر مفت روانہ ہوگا۔

شرح اجرت اشتہارات و مضامین مفید

تجارتی اشتہارات کی اجرت بذریعہ خط و کتابت فیصل ہوگی

مضامین مفید عام اور خبریں مفت درج کی جائیں گی۔

ترسیل زر

ہر قسم کی ترسیل زر سپرنٹنڈنٹ مطبع کے نام ہونی چاہئے روپیہ منی آرڈر یا رجسٹری کے ذریعہ بھیجنا چاہئے۔ ورنہ مطبع ذمہ دار نہ ہوگا۔

جلد ۶ امرتسر بتاریخ ۲۹ شہر جمادالاولے سنہ ۱۳۱۸ ہجری مطابق ۲۴ ماہ ستمبر سنہ ۱۹۰۰ع یوم دوشنبہ نمبر ۳۹

وکیل

امرتسر مطبوعہ ۲۹ جمادالاولے سنہ ۱۳۱۸ ہجری مطابق ۲۴ ماہ ستمبر سنہ ۱۹۰۰ع یوم دوشنبہ جلد ۶ نمبر ۳۹

اخبار ٹائمز کا کارسپانڈنٹ ینگ پٹنر سے لکھتا ہے کہ اخبار رشا کا کارسپانڈنٹ اصفہان سے رقمطراز ہے کہ ایران میں بہت بری حالت ہو رہی ہے ظلم اور طغیانی حد سے بڑھ گیا ہے۔ دن دہاڑے لوٹ ہو رہی ہے۔ کوئی شہر و قریہ ڈاکوؤں اور قزاقوں کی دست تطاول سے محفوظ نہیں۔ اس سے زیادہ ظلم یہ ہے کہ لوکل حکام نے غریبوں کی خونریزی پر کمر باندھی ہوئی ہے۔ شاہ کے جاتے ہی متعدد مقامات پر فساد اور بغاوتیں ہوئیں۔ چنانچہ طہران قزوین۔ اور شیراز میں سخت فساد اس سبب سے ہوئے کہ مقامی حکام نے محاصل کے وصول میں سخت تعدی سے کام لیا۔ اصفہان میں اگرچہ یہ بغاوت فرو ہو گئی ہے۔ مگر یہ فرو ہونا محض عارضی ہے۔ وہاں کے مظلوم باشندوں نے ایک اعلان روسی کونسل کے دروازہ پر لگا دیا جسکا ماحصل یہ ہے کہ ہم حکام مقامی کے ظلم و تعدی سے تنگ آ گئے ہیں ہمارے اور ہمارے رسانہ وہی سلوک مرعی ہو جو روسی مسلمانان باشندگان کوہ قاف سے ہوتا ہے۔ اگر ایسا نہ کروگے تو ہم تمہیں جان سے مار دینگے۔

یہی سلطنت اور یہی عمال وہاں صدیوں سے ہیں۔ مانا کہ ایران میں وہ آزادی اور حفاظت حقوق نہیں جو دیگر ممالک سلطنتوں کے رعایا کو حاصل ہے۔ لیکن وہ لوگ اسی کے عادی ہو رہے ہیں انہیں اس غلامی میں وہ کیفیت حاصل ہے جس پر لاکھ آزادی کو قربان کیا جاوے کیونکہ قومی سلطنت کے جور و ظلم بھی لوگ خوشی سے سہا کرتے ہیں۔ دور کیوں جاؤ اسی ہمسایہ سلطنت افغانستان کو دیکھو۔ کہ وہاں کے لوگ کہاں تک ہماری گورنمنٹ کی برکات عدل و انصاف شعاری کے مخالف ہیں اور کسطرح اپنی اسی پرانی وضع کے قوانین اور اصول پر دلدادہ ہے۔ انہیں اپنی قومی سلطنت کا عشق تھا انکی آرزو تھی تو یہ تھی کہ ہم کوئی غیر قوم حکمران نہ ہو۔ ہماری قوم کا آدمی خواہ کیسے ہی ظلم کرے ہم اوسکی اطاعت کرینگے اور غیر قوم کے فرمانروا خواہ ہمسے کیسی ہی شفقت پدرانہ سی پیش آئیں۔ مگر ہمیں انکی فرمانبرداری منظور نہیں۔ اصلیت اسکی سوائے اسکے کچھ نہیں کہ روسی جنہوں نے سلطنت ایران پر اخلاقی طور پر بہت کچھ قبضہ کر لیا ہے۔ اب عملی طور پر بھی شہنشاہ ایران کو ایک معمولی وظیفہ خوار بنانا یا یوں کہیں کہ ایک شطرنج کا بادشاہ بنا کر بٹھانا چاہتے ہیں اور یہ بنیاد رکھی ہے جس سے اونہیں ہاتھ پانوں ہلانے کا موقع ملے ورنہ ایرانی ایسے احمق نہ تھے کہ وہ ایسی بیہودہ درخواست کرتے اور کرتے بھی کس سے روسیوں سے جنکی مطلق العنانی زمانہ میں مشہور ہے اور جسکی خود ائیوں اور زبردستیوں سے تنگ آکر خود اسکے اپنے ہمقوم (نہلسٹ) خاندان شاہی بلکہ طرز حکومت کی جان کے دشمن ہو رہے ہیں۔ اگر خدا کو اس اسلامی سلطنت کا رکھنا منظور ہے تو شاہ اس سفر یورپ سے واپس آکر ضرور اپنے ملک کے ترقی کے وسائل عمل میں لائینگے اور ان قدرتی فوائد سے مستفید ہونگے جو سرزمین ایران میں فطرت نے عطا کئے ہیں ورنہ آئے دن یا ورایسے بیسیوں اتہام پیدا ہونگے جسکے آگے سلطنت کا موجودہ ہاتھوں میں رہنا سخت مشکل ہوگا۔ اس میں شک ہی نہیں کہ یہ زمانہ وہ نہیں رہا کہ پرانے طریق پر سلطنتوں کی کاربرآری ہو سکیں۔ اب تہور شجاعت اور کثرت اعداد کا وقت نہیں جو بادشاہ زمانہ کی رفتار کے مطابق عمل پذیر نہ ہو۔ وہ اپنی حکومت کو جراغ سحری سے زیادہ نہ خیال کرے جاپان اس ضرورت سے آگاہ ہوا۔ اور اوسکا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ تھوڑی سی کوشش سے اوسنے اوس عظیم الشان اور قدیم سلطنت چین میں وہ تزلزل ڈالا کہ آج اوسکی یہ گت ہو رہی ہے کہ پابدست دگری دست بدست دگری۔ اور خود طبقہ اعلے کے دول میں شمار ہونے لگا۔ یہانتک کہ سلاطین یورپ اوسکی دوستی کو اپنے لئے سرمایہ ناز جانتے ہیں۔

امیر کابل نے اس ضرورت سے واقف ہو کر اپنے آپکو سنبھالا تو دوزبردست پادشاہوں کے بیچ میں حائل ہو کر بیٹھا ہوا ہے سلطان روم اگر اسے محسوس کرتے تو سلطنت عثمانیہ آجتک مدتوں کی معدوم ہو گئی ہوتی۔ اور جسطرح اسوقت ساری سلطنتوں کے دانت چین پر لگے ہوئے ہیں بعینہ یہی حال سلطنت عثمانیہ کا ہوتا۔ فقط موجودہ سلطان کا

اڈیٹر منشی فاضل شیخ غلام مختار عدالت محمد صاحب

بیدار مغزی کا نتیجہ ہے کہ دول یورپ آگے بڑھتی ہوئی چلی جارہی ہیں۔ ورنہ اتنی زبردست عیسائی سلطنتوں میں ایک کلمہ گو سلطنت کا عزت کے ساتھ قائم رہنا ذرا ٹیڑھی کھیر ہے۔

پچھلے ہفتہ کے اخبار میں ایک نوٹ دیا گیا تھا۔ جس میں مضامحت کے ساتھ لکھا گیا تھا کہ دول یورپ بار بار یہہ کہنا کہ ہمیں چین سے بجز کرنا منظور نہیں۔ بالکل قابل اعتبار نہیں۔ ہماری رائے کی تصدیق ذیل کی خبر سے ہوتی ہے۔ جو ٹائمز کے نامہ نگار متعینہ برلن نے بذریعہ تار اپنے اخبار کو دی ہے۔

"سلطنت روس اور جرمن میں جو خفیہ معاہدہ دربارہ معاملات چین ہوا ہے۔ وہ کھل گیا ہے۔ اوسکی بڑی شرط یہ ہے۔ کہ روس منچوریا پر بے غل وغش قبضہ اور تسلط رکھے اور اسکے عوض روسی جرمنی کو صوبہ شینگ۔ پر قبضہ کرا دیگے۔ اور ساتھ ہی ہنگ ہو کی گہائی پر اوسکا اقتدار رہیگا۔ جرمن نے یہہ بھی اقرار کیا ہے کہ اگر روسی علاوہ موجودہ مقبوضات کے کسی اور مقام پر قبضہ کرلیں تو ہم مزاحم نہ ہونگے۔ انگلستان کے بارہ میں ان دو سلطنتوں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ وہ آزادی کے ساتھ ممالک چین میں تجارت کرے۔ تاوقتیکہ جرمن اور روسی اشیا تجارتی بازار میں اوسکا مقابلہ نہ کرسکیں"

تھوڑے دنوں کی کسر ہے باقی سلطنتوں کی کارستانیاں بھی کھلجائینگی ؎

واعظاں کیں جلوہ بر محراب و منبر میکنند — چوں بخلوت میروند آں کار دیگر میکنند

ہماری ناظرین غالباً بخوبی واقف ہونگے۔ برٹش پارلیمنٹ میں جو در اصل حکمران ہے پارٹیاں تو بہت ہیں مگر زبردست نیز قریب فقط دو ہیں ایک لبرل دوسرے کنسرویٹو۔ ان دو پارٹیوں کی اصول حکمرانی ایک دوسرے سے بالکل جداگانہ ہیں کنسرویٹو پارٹی کا اصول یہ ہے کہ سلطنت میں جو نئے نئے ملک فتح کئے جائیں۔ ممالک غیر پر سلطنت انگلستان کا رعب اور جبروت ظاہر ہو۔ بری و بحری افواج میں ترقی ہو۔ وغیرہ وغیرہ اور لبرل کا اصول یہ ہے کہ بیرونی معاملات اور دول غیر کے ساتھ حتی الامکان بہت کم مداخلت کیجائے اور ملک گیری کی ہوس کو جہانتک ہو سکے محدود رکھا جائے۔ البتہ اندرونی معاملات میں ترقی دیجاوے۔ صنعت حرفت تعلیم۔ اور آزادی رائے کو ترقی ہو۔ اس تفاوت خیالات اور اصول کے سبب سے ایک فریق دوسرے فریق کا بالطبع مخالف ہے اور ہمیشہ ایکدوسرے کی حرف گیری اور نکتہ چینی پر تلا رہتا ہے اور قاعدہ ہے کہ پارلیمنٹ میں جس فریق کے ممبر زیادہ ہوں اوسی فریق کے سربرآوردہ ارکان کیبنیٹ (یعنے مجلس الوزرا) کے ممبر ہوا کرتے ہیں۔ جنرل الیکشن کے موقعہ پر بالعموم ایک فریق کا ممبر دوسری فریق کی غلطیاں اس غرض سے پوست کندہ عوام میں ظاہر کرتا ہے کہ پبلک اوس فریق کی حکمت عملی سے متنفر ہو کر اونکے ممبروں کو پارلیمنٹ میں جانے کے لئے منتخب نہ کرے۔ مگر برخلاف اس عام قاعدہ کے مسٹر ایسکوتھ نے جو فریق لبرل کا ایک سربرآوردہ لیڈر ہے۔ مقام لیڈی بنک میں لبرل لیڈروں کی طرف سے ایک تقریر کی جسمیں یہ بیان کیا کہ "ٹرانسوال کا الحاق ضروری ہے اور اس لڑائی نے ہمیں اوس خطرے سے آگاہ کردیا جس سے جنوبی افریقہ کا ہاتھ سے نکل جانا یقینی تھا"

مسٹر ایسکوتھ کا یہہ کہنا اونکی عالی ہمتی اور قومی اتفاق کی کافی دلیل ہے۔ اور حق یوں ہے کہ قومی معاملات میں جس میں کل قوم کی غرض وابستہ ہو آپسکے تفرقوں کو نظر انداز کرنا حقیقی کامیابی کی کلید ہے۔ اسی اصول پر کاربند ہونے سے عرب کی قلیل جماعت نے باوجود سر و سامانی اور کم بضاعتی کے قیصر روم اور دارائے ایران کو نیچا دکھایا تھا۔ ایسے موقعہ پر جبکہ نئی پارلیمنٹ کھلنے والی ہو ایک لیڈر کا اپنی طرف سے اور اپنے دیگر رفقا کیطرف سے وکالتاً علے رؤس الاشہاد مخالف پارٹی کی پالیسی کی تعریف کرنا اونکی حب قومیکا قطعی ثبوت ہے۔ ہمیں اس موقعہ پر ایک تاریخی واقعہ یاد آیا ہے جسے لکھنے سے ہم اپنے کو روک نہیں سکتے۔ جب اوسنے قیصر روم کو لکھا۔ کہ یہہ یاد رہے کہ اگر تو نے باہمی تفرقوں کو چھوڑ دیا کرتے تھے چنانچہ جن دنوں حضرت علیؓ اور حضرت معاویہؓ میں فساد تھا تو قیصر روم نے اس خانہ جنگی سے کچھ فائدہ اوٹھانا چاہا۔ جب حضرت معاویہؓ کو خبر لگی تو اونسے قیصر روم کو لکھا۔ کہ یہہ یاد رہے کہ اگر تو نے کوئی فاسد ارادہ اپنے دل میں ٹھانا ہے تو حضرت علیؓ کیطرف سے میں پہلا شخص ہونگا جو تیرے مقابلہ میں میدان میں آؤں۔ یہ کیفیت دیکھکر قیصر نے اپنے ارادہ سے باز آیا۔

مسٹر ایسکوتھ نے جو گورنمنٹ پالیسی سے اتفاق اپنا ظاہر کیا ہے اوس سے اونکی بے نفسی کا ثبوت تو ضرور ملتا ہے۔ واقعی انہوں نے بحیثیت ایک انگلش مین کے ہمدردی قومی کا حق علی وجہ الکمال ادا کیا اور اس اعتبار سے اونکی جسقدر تعریف کیجائے وہ تھوڑی ہے لیکن اس فضائی القومی کی جوش میں وہ کچھ ایسے از خود رفتہ ہو گئے کہ اونہیں اپنی ہی خبر نہ رہی انہیں خیال نہ رہا کہ

کہ میں لبرل پارٹی کا لیڈر ہوں اور میرے منہ سے اس فقرہ کا ایک بھری مجلس میں نکلنا کیا کچھ اثر پیدا کریگا انہیں یہ نہ سوجھی کہ ایسے اڑے وقت میں جبکہ الیکشن از سر نو ہونیوالا ہے گورنمنٹ کی پالیسی کی مدح سرائی ڈنیامیٹ کی پڑیا کا کام دیگی جو میری پارٹی کو جو پہلے ہی سے منتشر اور بے شیرازہ ہے۔ اور پراگندہ کردیگی۔ اور تو اور وہ کاش تقریر کرتے وقت اپنے متوفی لیڈر مسٹر گلیڈسٹون کا ہی کچھ پاس ادب کرتے اور صریح لفظوں میں اوس مرحوم کو بیوقوف نہ بناتے کیونکہ بویروں کو یہ آزادی اوسکی دی ہوئی ہے اور یہ کہنا کہ اب ہماری آنکھیں کھلی ہیں صریح اوسکو احمق بنانا ہے۔

مسٹر اسکوتھ کی ایک اعتبار سے عالی ہمتی اور دوسرے پہلو سے اس غلطی کا فائدہ فوراً اوسکے حریف مسٹر چیمبرلین نے اوٹھایا چنانچہ روٹر کے ایک تار مرسلہ ۱۹ ستمبر سے ظاہر ہوتا ہے کہ اوسنے ایک اپنے دوست کو لکھا ہے کہ ایکی الیکشن میں ہماری پارٹی کی مرجعت کی یہی جنگ افریقہ اور اسکے نتائج قوی دلائل ہونگے۔ یہ ایک ہماری غلطی تھی جو مسٹر ایسکوتھ نے بحیثیت پارٹی پولیٹکس کے کی اور جس سے اونکے حریفوں نے فائدہ اٹھایا۔ اسوقت لبرلوں کو مسٹر گلیڈسٹون یا ڈیگر جوبات کا بتنگڑ بنانے میں ید طولیٰ رکھتے تھے وہ اسی معاملہ کو یہانتک طول دیتے اور وہ دھواں دار تقریریں کرتے کہ گورنمنٹ کو بات کرنے نہ دیتے اور اس الیکشن میں ضروری کامیاب ہو کر لارڈ سالسبری کی گورنمنٹ کو باہر نکالتے مگر ؎ شور زاغ فرغن ہے سمع خراش + اب کہاں بلبل و غزلخوانی یہ ایک ایسی بات اتفاق حسنہ سے لبرلوں کو ہاتھ لگ گئی تھی جسے وہ رنگ دیکر اگر ملک کے سامنے پیش کرتے تو یقین تھا۔ کہ اوسکا خاطر خواہ اثر ہوئے بدون نہ رہتا۔ اب ظاہراً اونکے پاس کوئی ایسی بات نہیں جسے گورنمنٹ کی بدنظمی کی دستاویز بنا کر دکھائیں۔

(۱) ہوم رول۔ اوسنے تو دیکھنے کو جی ایسا چاہتا ہے کہ کہنے والا خود ہی اوسے تقویم پارینہ سمجھتا ہے۔

(۲) فوجی اصلاحات۔ انمیں اس سبب سے زور نہیں دیا جاسکتا کہ ابھی تک کوئی ایسے مستند کاغذات شائع نہیں ہوئے جنکی سند پر گورنمنٹ کی غلطیاں بے عنوانیاں ظاہر کیجائیں۔ اور قوم کو اوسنے بدظن بنایا جاوے۔ نیز یہہ بھی نہیں کہ گورنمنٹ نے کیا اصلاحیں سوچ رکھیں ہیں۔ ممکن ہے کہ گورنمنٹ کی مجوزہ اصلاحیں ایسی عمدہ ہوں کہ اونمیں انگشت رکھنے کی گنجایش نہ ہو۔

البتہ ممکن ہے کہ لبرل امور ذیل پر زور دیں۔ (۱) ملک کے وسائل آمدنی میں کمی ہونیکی وجہ سے (۲) لینکشیر کی کلوں کا یکقلم بند ہونا سخت نقصان کا موجب ہے (۳) محاربہ چین کے سبب سے تجارت میں بڑا ہرج ہوگا۔ (۴) شلنگ ٹکس (۵) آئندہ موسم سرما میں کوئلوں کی گرانی عوام کو سخت ستائیگی۔

یہ ایسی باتیں ہیں جنکا اثر تو ضرور ہوتا۔ مگر خوبی قسمت سے اونکے نتائج ابھی دیر میں محسوس ہونگے اور ممکن ہے کہ اسی خیال کو پیش نظر رکھکر گورنمنٹ نے حکمت عملی سے اسوقت پارلیمنٹ کو توڑ دیا تاکہ مخالف کے قبضہ میں کوئی زود اثر بات نہ ہو اور میدان اپنے ہی ہاتھ میں رہے۔ نظر بحالات یہ رائے قائم کرنا آسان ہے کہ لبرل پارٹی کا ایسے مشکلات کے مقابلہ میں کامیاب ہونا سخت مشکل نظر آتا ہے اور بحسب ظاہر بھی قیاس ہوتا ہے کہ اگلے الیکشن میں پھر وہی وزارت ہوگی جو پہلے تھی۔

حضور وائسرائے ریاست چنبہ میں

عالیجناب گورنر جنرل و وائسرائے اور لیڈی کرزن ۱۸ ستمبر بوقت ۱۱ بجے صبح کے دہلوزی سے بطرف چنبہ روانہ ہوئے۔ رستہ اگرچہ دشوار گذار تھا۔ مگر چونکہ پہلے سے مرمت ہو چکی تھی اس سبب سے چنداں تکلیف دہ نہ ہوئی۔ بلکہ نہایت سہولت کے ساتھ سفر ہوا۔ گنجاری میں ٹھیک ۲ بجے پہونچے اور وہاں لنچ کا انتظام کیا ہوا تھا یہ جگہ بہت ہی پر فضا ہے اور نواب گورنر جنرل کی ساری پارٹی نے اسے بہت ہی پسند کیا۔ یہاں سے چار بجے روانہ ہو کر پرانی ریزیڈنسی میں تشریف لیگئی جو چوگان کے قریب واقع ہے۔ اور باقی ممبران سٹاف خیموں میں ٹھہرے۔ جو آس پاس نصب کئے ہوئے تھے۔ مسٹر کلارک کمشنر لاہور اور مسٹر سینفورڈ جو حضور وائسرائے کے ہمرکاب ہیں۔ سول رسٹ ہوس میں ہیں جو پاؤ میل کے فاصلہ پر ہے۔ ۱۹ ستمبر کو حضور وائسرائے نے راجہ چمبہ کو ملاقات کا اعزاز بخشا۔ راجہ صاحب کے ہمراہ اُن کی بہائی میاں بوری سنگھ اور کیپٹن شمشیر کانتھ سنگھ اے۔ ڈی سی اور دو کس دیگر درباری تھے۔ بوقت ملاقات حضور وائسرائے کے شامل مسٹر کلارک کمشنر لاہور اور مسٹر جیرنگ ڈپٹی کمشنر ہزارہ کے سٹاف کے دیگر ممبران تھے۔

راجہ صاحب کے ہمراہ ریاست چمبہ کی فوج گارڈ آف آنر تھی اور راجہ صاحب کی آمد و رفت پر ریاست کیطرف سے ۱۱ توپ کی سلامی ہوئی۔ چونکہ راجہ صاحب اور انکے بہائی زبان انگریزی اچھی بول سکتے ہیں۔ اسلئے حضور وائسرائے نے کچھ عرصہ

تار کی خبریں

محاربہ ٹرنسوال

لنڈن ۱۵ ستمبر۔ کیپ پارلیمنٹ میں ٹریزن بل پہلے مرحلہ میں پاس ہوگیا۔

اخبار ڈیلی ٹیلیگراف کے پاس ایک خط اس مضمون کا آیا ہے کہ مسٹر کروگر لارنس مارکس میں گورنر کے مکان میں ظاہرا ایک قیدی کی صورت میں انگلش کونسل کے اشارے سے ہے کیونکہ انگلش کا نسل کا اعتراض ہے کہ مسٹر کروگر کو اختیار نہیں کہ قلمرو پرتگال میں پہنچکر وہ بویروں پر حکومت کرسکیں۔ پچھلے پندرہ دنوں میں بویروں کے تیرہ سو آدمی کام آئے۔ یہہ ثابت ہوگیا ہے کہ انگریز پہاڑ و نیز بویروں سے لڑنے میں بہت اچھے ہیں خاصکر تفنگ اندازی میں۔ مقام ہلیو پٹیا کے حوالی میں بویروں نے جنرل بلر کی ڈاک چھین لی۔ جنرل فرنچ نے برٹن پر قبضہ کرلیا۔ سو آدمی اور کچھ کلمیں اور ۳۴ انجن اور تین ہفتہ کی رسد بھی ہاتھ لگی۔ جنرل پول کریو نے کیپ شوب پر قبضہ کرلیا اور پریسیڈنٹ سٹاین ہکر سپریٹ کو چلا گیا ہے جب کیپ سے فوجیں انگلستان کو واپس جائینگی تو کچھ دیسی آبادیوں کی طرف سے بنابتا آنکی ساتھ جائینگے جنکی ہمانداری قوم کے ذمہ ہوگی۔ غالباً حضرت ملکہ معظمہ انکا ملاحظہ فرمائینگی اور اپنے ہاتھوں سے علم بھی عنایت کرینگی۔ جو بوائر ڈنگابے میں آئے ہیں انکا بیان ہے کہ اب بوائر آپس میں لڑتے ہیں اور نلسپریٹ کو لوٹ رہے ہیں۔ وہ مسٹر کروگر پر یہہ الزام لگاتے ہیں کہ وہ نقد روپیہ تو اپنے ساتھ لیگئے اور پیچھے سوائے کاغذوں کے اور کچھ چھوڑ نہ گئے۔ یقین کیا جاتا ہے کہ اب بہت جلد وہ ہتھیار دیدینگے۔ پریسیڈنٹ سٹین اپنے ساتھ دس توپیں ہکر سپریٹ کو لیگئے ہیں

لنڈن ۱۶ ستمبر۔ مسٹر اسکوبیتھ نے لیڈی ہنک میں لبرل لیڈروں کی طرف سے ایک تقریر کی جسمیں یہہ بیان کیا کہ ٹرنسوال وغیرہ کا الحاق ضروری ہے اور اس لڑائی نے ہمیں اس خطرہ سے بخوبی آگاہ کردیا ہے جس سے جنوبی افریقہ کا ہاتھ سے نکل جانا یقینی تھا۔

لنڈن ۱۶ ستمبر۔ گورنمنٹ پرتگال نے بذریعہ تار گورنر موزمبیق کو اجازت دی ہے کہ مسٹر کروگر کو روانگی کی اجازت دیدیں مگر یہہ بھی ہدایت ہے کہ گورنر انکو اپنی اطمینان کرلے کہ وہ یورپ کو جارہے ہیں اور اس عرصہ میں انکی حفاظت بھی کرے لارڈ کچنر نے چانسبرگ کی ہاسپٹل کمیشن کی رو برو شہادت دی کہ کیمبرلی اور لیڈی سمتھ میں امدادی افواج پہنچانیکے لئے بار برداری میں تخفیف کرنا ضروری تھا۔ جنرل بلڈ نلڈ نے ونبرگ اور ورائیگ وٹ کے بیچ میں ایک کاروان کو پکڑا اور ۳۰۰ چھکڑے انکے ہاتھ آئے +

لنڈن ۱۷ ستمبر۔ جو انجن بربرٹن میں ہاتھ آئے ہیں ان میں سے ۱۷ لائق استعمال ہیں۔ گورنمنٹ انگلنڈ نے مسٹر کروگر کو تار دیا ہے کہ وہ ہالنڈ کے ایک جنگی جہاز میں ہالنڈ تک آئیں۔ اخبار ٹائمز کو کیپ ٹاؤن سے ایک خط میں مضمون آیا ہے کہ مسٹر کروگر نے اعلان کیا ہے کہ لارڈ رابرٹ کا اعلان کالعدم ہے کیونکہ بویروں کی سلطنت ابتک منسوخ نہیں ہوئی اور وہ انگریزوں کا اختیار اور تحکم کو منظور نہیں کرتے۔ مسٹر کروگر کی بیوی خلیج ڈیلگوا میں پہنچ گئی۔ افواہ ہے کہ ڈے وٹ مارا گیا ہے۔ لارڈ میتھون بوایروں کے ساتھ المنی کے نواح میں چند لڑائیاں لڑا +

لنڈن ۱۸ ستمبر۔ بلوم ہاف کے شمال مشرق میں قلعہ شوزبرنک کا محاصرہ بویروں نے پچھلے پندرہ دن سے کر رکھا ہے اس قلعہ میں مورچہ بندی نہایت استحکام سے ہوئی ہے اور سامان رسد و حرب وغیرہ بکثرت موجود ہے تاہم ری برگ سے فوجیں انکی امداد اور استخلاص کے لئے روانہ ہوئی ہیں۔ بوائروں نے کراکوڈل پورٹ اور کیموڈن ریلوے پلون کو توڑ دیا اور تین سو چھکڑوں میں آگ لگادی۔ بویر اب برابر ڈیلاگوا بے آرہے ہیں اسمیں کسیکو انکار نہیں کہ بوئر لڑائی سے تنگ آگئے ہیں ڈیلاگوا کے حکام ریلوے اب کوئی ایسا اسباب نہیں لیتے جو ٹرنسوال کو جانیوالا ہو +

لنڈن ۱۸ ستمبر۔ ڈیلی ٹیلیگراف راوی ہے کہ جنرل بوتھا اور اسکے دو جنرلوں نے جنرل فرنچ کی پیشقدمی کو برٹن سے اٹھارہ میل کے فاصلہ پر روکا۔ ڈاکٹر مقام ڈنس مارکس سے مخبر ہے کہ کماٹی پورٹ پر لڑائی ہورہی ہے اور مقام جنگ سے ایک چھکڑا آیا ہے جسمیں انیس بوئر اور چار زخمی انگریز لدے ہوئے تھے۔ اسی تار میں یہہ بھی درج ہے کہ پانچسو زاری یہاں پہنچ گئی ہیں۔ جنرل فرنچ کے سوار و نکو ۵۰ انجن مقام اوکا میں ہاتھ لگے ہیں۔ جنرل سٹیفنسن نلسپریٹ کے قریب پہنچ گیا ہے۔ جنرل پول کریو اور ہملٹن کاپ موڈن کو جارہے ہیں۔ اور جنرل ہلڈیارڈ اور ٹرچرڈی ہیڈ کو جارہے ہیں

لنڈن ۱۹ ستمبر۔ مسٹر کروگر خلاف امید جرمن کی جہاز موسومہ ہرزوگ میں سفر نہ کرینگے۔ جنرل پول کریو نے کاپ موڈن پر قبضہ کرلیا ہے۔ اخبار ڈیلی ٹیلیگراف کو لارنس مارکس سے ایک خط آیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ کافر پرتگیزوں کے ایک توپخانے کو سدراہ ہوئے جو سرحد کیجانب جارہا تھا اس سبب سے لڑائی شروع ہوگئی جو ابتک برابر ہورہی ہے۔ لارڈ رابرٹ نے فیصلہ کرلیا ہے کہ جو بوائر اب ہتھیار رکھیں انہیں سرحد سے باہر نہ بھیجا جاوے کاپ موڈن اور ہکر سپریٹ کے مابین ایک لڑائی ہوئی جسمیں بوائروں کو سخت نقصان پہنچا۔ برسلز کا اخبار بورد جسمیں ڈاکٹر لیڈز کو مداخلت اور اقتدار حاصل ہے راوی ہے کہ مسٹر کروگر یورپ کے آگے ایک تجویز پیش کریگا جسکی رو سے بوایر ملک کی جمہوری سلطنتیں آزاد رہیں مگر انگریزی تحکم اور اقتدار سے باہر نہوں +

لنڈن ۲۰ ستمبر۔ ہالنڈ والوں نے جو درخواست مسٹر کروگر کے پاس کی تھی کہ وہ انکے ایک جنگی جہاز میں سوار ہوکر ہالنڈ آویں اس درخواست کو اسنے منظور کیا۔ لارڈ رابرٹ کے ایک مراسلہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ جنرل سٹیفنسن نے نلسپریٹ پر قبضہ کرلیا۔ لارڈ رابرٹ اور جنرل بلر میں اب تار کا سلسلہ کھل گیا اور لارڈ رابرٹ اب جنرل بلر کو براہ راست سامان رسد و حرب وغیرہ بھیج سکتے ہیں۔ جو بوائر اب میدان جنگ میں باقی ہیں ان میں سے اکثر تنخواہ دار یا باغی ہیں۔ ہفتہ گذشتہ میں ہمارا نقصان یہہ ہوا ہے۔ ۱۲ افسر اور ۱۷۷ سپاہی + جو بوایر سرحد پر پرتگال میں ہیں انہیں ٹرنسوال واپس جانیکی اجازت نہیں ملی۔ لارڈ رابرٹ کے ایک مراسلہ سے جو نلسپریٹ سے آیا ہے معلوم ہوتا ہے کہ تین ہزار بوئروں میں سے جو کماٹی پورٹ کو ہٹ گئے تھے سات سو علاقہ پرتگال میں چلے گئے ہیں اور باقی متشر ہوگئے اور اپنی توپ کو توڑ ڈالا۔ اب بوائرنکی کوئی فوج باقی نہیں رہی۔ کماٹی پورٹ میں بوائر اور کافروں کے درمیان لڑائی ہوئی تھی۔ ہالنڈ کے جہاز گلڈر لنڈ میں مسٹر کروگر یورپ کو جائینگے۔ ہالنڈ کے وزیر خارجیہ نے مجلس الوزرا میں کہدیا کہ جب مسٹر کروگر کو ہالنڈ کے جہاز میں سفر کرنیکے لئے کہا گیا تھا تو اسوقت برٹش گورنمنٹ کو اطلاع دی گئی تھی جس نے کہدیا تھا کہ ہمارا اس سفر میں کوئی مداخلت کا ارادہ نہیں۔

لنڈن ۲۱ ستمبر۔ پریٹوریا کی خبر رسانی معلوم ہوتا ہے کہ اگر مسٹر سکالک برگر نے اطاعت قبول نکی تو جنگ کی موجودہ صورت اور کئی ماہ تک قائم رہیگی۔ خلیج ڈیلاگوا کے پرتگیز حکام نے بوائر سردار مفرورین کو بوایر افواج کے ساتھ خط و کتابت کرنے سے منع کیا ہے۔ مسٹر بلفور اور مسٹر چیمبرلین نے ایک اعلان منتخب کنندگان کے نام جاری کیا ہے جسمیں انہوں نے اپنے پر منتخب کنندگان کے اعتبار کے دعوی کا انحصار اپنی پالیسی جنگ کی دانائی پر کیا ہے۔ اور یہہ ضروری بتایا گیا ہے کہ قومی پالیسی کی رفتار میں کوئی روک نہیں ہونی چاہیئے۔ بعدہ انہوں نے لبرل پارٹی کی نااتفاقی کا ذکر کیا ہے اور یہہ ظاہر کیا ہے کہ لارڈ رابرٹ کی واپسی پر فوجی اصلاح کا کام شروع کیا جائے گا +

کلکتہ میں ۱۸ ستمبر کی شب سے بارش بڑے زور شور سے ہورہی ہے۔ حسن اتفاق سے ہوا شدت سے نہیں چلتی ورنہ مکانات کا بالکل ستیاناس ہوجاتا۔ خاصکر اُن اقطاع کے مکانات کو بہت ہی خطرہ تھا جہاں دیسی رہتے ہیں۔ چت پور روڈ۔ کلایو سٹریٹ مینگ سٹریٹ۔ اور خضر پور روڈ کا بہت برا حال ہے بعض جگہ تو دو دو فٹ پانی کھڑا ہے۔ باغ عدن بالکل پانی سے بھرا ہوا ہے اور گھوڑ دوڑ کے میدان میں سوائے پانی کے اور کچھ نظر ہی نہیں آتا۔ گاڑیوالونکی بن آئی ہے۔ باوجودیکہ انکی شرح کرایہ دوگنی بلکہ تگنی ہوگئی ہے شہر میں سواری مشکل سے ملتی ہے۔ جنوبی حصہ شہر میں تو سب جگہ دو فٹ سے زیادہ پانی کھڑا ہے بلکہ بعض مکانات میں تین فٹ سے بھی زیادہ ہے بڈھے بڈھے آدمی بیان کرتے ہیں کہ اتنی بارش انکی ہوش میں کبھی نہیں ہوئی۔ مینہہ برابر موسلا دھار برس رہا ہے ابتک تحقیق نہیں ہوا اور نہ ہوسکتا ہے کہ مکانات کا کتنا نقصان ہوا۔ منگل کی رات سے جمعرات کی صبح تک ساڑھے چودہ انچہ سے زیادہ بارش ہوئی۔ دیسی حصہ شہر میں ساڑھے تین سے ساڑھے چار فیٹ پانی بہہ رہا ہے سلکی بازار میں رہروؤں کی بغلوں تک پانی تھا۔ اور تو الس سکوئر کا تالاب و چوک ایک پانی کا دل ہوگیا تھا

لوکل ۔ ہمنے بعض احباب کی واجبی شکایت پر یہہ ارادہ کرلیا ہے کہ آیندہ اخبار وکیل میں ایک آدہ کالم لوکل اخبارات کیلئے وقف کیا کریں مگر افسوس ہے کہ اول سانحہ دردی کا معاملہ پیش آیا یعنے پہلے ہی ایک افسوسناک خبر شائع کرنی پڑی۔ اور وہ یہہ کہ اس ہفتہ میں میر عباد اللہ صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی کے بڑے صاحبزادہ کا بعمر پنج سال انتقال ہوا۔ میر صاحب خان بہادر حاجی خان محمد شاہ صاحب مرحوم کے نواسہ ہیں۔ اندنوں مولانا غلام محمد صاحب فاضل ہوشیارپوری

محاربہ چین

لنڈن ۱۵ ستمبر

جرمنی کی ایک نیم سرکاری خط و کتابت شائع ہوئی ہے جس سے پایا جاتا ہے کہ جرمنی کو علاوہ تینگسی میں کوئی ذاتی غرض نہیں لیکن تینگہائی میں جو جرمنی بیڑہ بھیجا ہوا تھا وہ محض اسلئے تھا کہ کل دول یورپ کو تینگہائی میں خوف پیدا ہو گیا تھا۔ انگریزی افواج کے تیسری دستہ کو حکم ہوا ہے کہ فی الفور دی ہاری دی کیطرف روانہ ہو۔ سٹیمر وردھا ہانگ کانگ میں پہنچ گیا ہے۔ روسی فوجیں برابر پیکن میں آرہی ہیں۔ اگست کے آخری تین دنوں میں پانچہزار جوان پہنچ گئے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ پوپ فرانس کی وساطت سے ساٹھ ملین فرانک چین سے معاوضہ طلب کرینگے۔ روسی بڑی سرعت سے پیکن اور ٹینٹسن کے درمیان ریلوی لائن کی مرمت کر رہے ہیں امید ہے کہ ایک ماہ تک یہہ کام ختم ہو جائیگا۔ جاپانی رسالہ اور نیزہ برداران بنگال پرنس چنگ کے رکاب میں پیکن تک گئے۔

لنڈن ۱۶ ستمبر۔ لی ہنگ چنگ شمال کیطرف روانہ ہو گئے ہیں۔ پیکن کا ایک مراسلہ مورخہ ۱۰ ستمبر سے واضح ہوتا ہے کہ روسی فوجیں آہستہ آہستہ وہاں سے نکلتی جاتی ہیں۔ پانچ رجمنٹیں اب تک نکل چکی ہیں اور اب فقط آٹھ ہزار روسی فوج باقی ہے۔ کل دول کی متحدہ فوجیں ستر ہزار اسوقت موجود ہیں۔ پیکن کے جنوب مشرق کی طرف چھیالیس میل کے فاصلہ پر ایک عیسائیوں کا گانوں ہے جسپر باکسروں نے حملہ کیا تھا انکی امداد کے لئے فوجکا ایک دستہ کل روانہ ہوگا روسیوں نے ایک مقام اوموسو پر قبضہ کر لیا یہہ جگہ ننگوٹا اور کلن کے درمیان واقع ہے۔ اب وہ کل منچوریا کی ریلوی پر قابض ہو گئے ہیں۔

لنڈن ۱۷ ستمبر۔ جنرل ہیپنر دو ہزار جرمن فوج کے ساتھہ ۱۰ ستمبر کو پیکن سے بدیں غرض روانہ ہوئے کہ باکسروں پر لینگ کے مقام پر جو پوٹنگفو ریلوی لائن پر واقع ہیں حملہ کریں۔ بریگیڈ برلاون ٹکبل انگریزی فوج کی کمان ٹینٹسن میں کرینگے اور جنرل ڈاروڈ پیکن کو جاتے ہیں متحدہ افواج نے جو ایک مہم ٹلن کو بھیجی تھی وہ ۱۳ تاریخ کو ٹینٹسن میں واپس آگئی انکا کسی نے مقابلہ نہ کیا۔ لی ہنگ چنگ ٹاکو میں پہنچ گیا ہے۔ ۱۴ ماہ حال کو مقام ماٹو پر چوٹنگچو کے جنوب مشرق کیطرف واقع ہے امریکہ کی ایک کمپنی اور دو ہزار باکسروں کے ساتھہ لڑائی ہوئی۔ بنگال کے نیزہ برداران وقت پر امداد کو پہنچ گئے۔ اور باکسروں کو پسپا کیا۔ اور انکے دو سو آدمیوں کو قتل کیا۔ افواج امریکہ کے سوار دستے رسالے ۱۲ ماہ حال کو پیکن سے بدیں غرض روانہ ہوئے کہ اُن پہاڑوں پر اپنی ڈیرے جمائیں جو مغرب کی سمت میں واقع ہیں کیونکہ وہیں انکا گرمائی مقام ہے۔ ٹینٹسن کی ایک مراسلہ محررہ ۴ ماہ حال سے معلوم ہوتا ہے کہ کل قومیں اس کوشش میں ہیں کہ کسی طرح موسم سرما بسر کرنیکے لئے عمارتیں تعمیر کریں۔ انگریزی حدود کے اندر مکانات کی بیع یا کرایہ پر دینے کی مناہی ہو گئی ہے۔ روسیوں نے پیکن کی ریلوی پر کام کرنا بند کر دیا ہے اس سے اور پیچیدگیاں پڑ گئی ہیں۔ جرمنی والوں کا بیان ہے کہ وہ ۱۳ تاریخ کو پیکن کے مغرب کیطرف باکسروں کے ساتھہ ایک سخت لڑائی لڑے جس میں جرمن والوں کے ۲۰ آدمی ضائع ہوئے۔ پیکن میں جو ایک مجلس کل سفراء دول یورپ کی ہوئی اُسمیں انہوں نے قرار دیا کہ ہمیں اختیار نہیں کہ ہم پرنس چنگ سے صلح کے بارہ میں عہد و پیمان کریں۔ روسیوں کی سفارت پیکن سے ٹینٹسن کو جانیوالی ہے۔ جہاں روسیوں کا ہیڈ کوارٹر قائم ہوگا۔ اخبار ٹائمز کو ایک تار تینگہائی سے اس مضمون کا پہنچا ہے کہ لی ہنگ چنگ نے اپنی روانگی سے پہلے بارگاہ سلطنت میں ایک میموریل بھیجا جس میں اُسنے پرنس ٹان اور دیگر عمائد سلطنت پر سخت الزام لگائے۔ ۲۰۰۔ اسٹریلیا والے پیکن میں پہنچ گئے ہیں۔ سر رابرٹ ہارٹ نے کل افواج کے جنرلوں کو آگاہ کر دیا ہے کہ چینی فوجیں پیکن اور ٹینٹسن کے ناکوں پر جمع ہو رہی ہیں۔ روسیوں کی فوجکا ایک حصہ منچوریا کیطرف جا رہا ہے جہاں انہیں کچھہ ذکیں ملی ہیں۔ اخبار سٹینڈرڈ کا ایک تار از مقام تینگہائی راوی ہے کہ انگریزی افسران کا روسی اور جاپانیوں کے ماتحت کام کرنا ہندوستانی افواج کے حوصلہ پر بہت برا اثر پیدا کریگا۔

لنڈن ۱۸ ستمبر۔ ٹینگچو پر بارود اڑانے میں کپتان بل اور دو دیگر کے بہادر سپاہی ماری گئے اور آٹھہ زخمی ہوئے علاوہ اُنکی ہندوستانی دس سپاہی ماری گئے اور ۱۲ زخمی ہوئے۔ لی ہنگ چنگ ٹاکو میں پہنچ گیا ہے۔

لنڈن ۱۹ ستمبر۔ ڈیلی کرانیکل کا بیان ہے کہ خلو پیکن کے بارہ میں جو اختلاف دول میں ہوا ہے اُس سے اُس کانفرنس میں کوئی فرق نہ آئیگا جو حفاظت اور عہد و پیمان کے معاملہ میں ہوگی۔ یہہ قرار پا چکا ہے کہ لی ہنگ چنگ کو تسلیم کیا جائیگا کہ وہ چین کیطرف سے گفتگو کرے بلکہ شاید پرنس چنگ بھی تسلیم کیا جائے۔ اور سفارتوں پر جو حملہ اور کشت و خون ہوا ہے اُسکے لئے پورا انتقام طلب کیا جاوے۔ مگر ابتک زہر جانہ کی کوئی تجویز نہیں ہوئی۔ جرمن والوں نے لینگ سینگ پر قبضہ کر کے جملہ باکسروں کے قبضہ میں تھا انہوں نے سینکڑوں باکسروں کو قتل کیا۔ بنگال کے نیزہ برداران جرمن افواج کے ساتھہ مقدمہ الجیش میں شریک تھے۔ وہ انسی پہلے شہر میں داخل ہوئے۔ اور جرمن والوں نے عارضی طور پر انگریزی علم وہاں بلند کیا تجویز قرار پائی ہے کہ حوالی پیکن میں ایک فوج بدیں غرض روانہ کیجاوے کہ معائنہ کرے مگر عام رائے اسکے برخلاف ہے بدیں وجہ کہ اس سے لوگوں کے دلوں میں بدظنی اور بے امنی پھیلیگی۔ کل اقوام نے عدالتیں پیکن میں قائم کی ہیں۔ جرمن والوں نے ڈاکہ زنی کی سزا پھانسی قرار دی ہے۔

لنڈن ۱۹ ستمبر۔ کونٹ وائڈرسی (مجوزہ و مقررہ کمانڈر انچیف افواج متحدہ) ہانگ کانگ میں پہنچ گیا ہے اور تینگہائی کیطرف روانہ ہو گیا۔ جرمن گورنمنٹ نے ایک گشتی مراسلہ جمیع دول کے نام بھیجا ہے جس میں یہہ بیان کیا ہے کہ جرمنی کی رائے میں اُن سرغنوں اور مفسدوں کو سزا دینا ضروریات سے ہے جو قتل اور کشت و خون کے محرک اور بانی تھے اور چینی گورنمنٹ کے ساتھہ صلح و پیمان کے لئے یہہ شرط اول اور لازمی ہوگی۔ اور سرکلر میں تمام سفراء دول غیر کو ہدایت کی ہے کہ وہ اُن اشخاص کی تعیین کریں جو مسلم اور مقررطور پر بانی فساد تھے۔ اس مراسلہ میں یہہ تسلیم کیا گیا ہے کہ ہزاروں مفسدوں کا کیفر کردار کو پہنچانا ناممکن ہے۔ تاہم یہہ ضرور ہے کہ بانیان فساد کو کافی سزا دلائی جاوے۔ جرمن گورنمنٹ کو یقین ہے کہ دیگر اُسکے ساتھہ اس بارہ میں اتفاق کرینگے۔ کیونکہ اس اہم معاملہ میں اغماض کرنا صریح اجازت اس امر کی ہوگی کہ پھر ایسے واقعات عمل میں آئیں۔ برلن میں یہہ خبر مشہور کیگئی ہے کہ جنرل ہوفمنڈو ہزار جرمن جوان لیکر پیکن سے ۱۰ ماہ حال کو سینگ سانگ میں باکسروں پر حملہ کرنیکو گیا تھا اپنے ارادہ سے دستکش ہو گیا ہے۔ کیونکہ راستے ایسے ناقص ہیں کہ توپخانہ کا گذرنا محال ہے۔ تینگہائی کے ہسپتال میں ۹۱ ہندوستانی سپاہی زیر علاج ہیں انمیں سے اکثر پیچش میں مبتلا ہیں۔ اخبار ڈیلی ٹیلیگراف کو یقین ہے کہ انگلستان اور جرمن کا معاملات چین میں اتفاق ہے اور یہہ بھی یقین ہے کہ دیگر دول یورپ جرمنی کی تجویز سے اتفاق کرینگی۔

لنڈن ۲۰ ستمبر۔ لندن اور پیرس کے اخبارات جرمنی کے گشتی مراسلہ کو پسند کرتے ہیں۔ سفیر چین متعینہ دربار واشنگٹن کا بیان ہے کہ جو تجویز اُسمیں درج ہے اُسکا منظور ہونا محال ہے۔ روسیوں نے ساری منچوریا ریلوے پر قبضہ کر لیا ہے۔ واشنگٹن میں کل پریسیڈنٹ میکنلی اور دیگر عمائد سلطنت نے مشورہ کر کے قرار دیا ہے کہ سلطنت جرمن کو جواب دیا جاوے کہ اُنکی تجویز نسبت معاملات چین قابل پذیرائی نہیں۔ اخبار ٹائمز کو ایک تار مقام تینگہائی سے پہنچا جسکے رو سے معلوم ہوتا ہے کہ سر میکڈانلڈ ٹوکیو میں تبدیل ہوئے ہیں اور اُنکی جگہ سر سیٹو ٹوکیو سے پیکن میں آتے ہیں۔ امیر البحر سیمور ٹاکو کو روانہ ہوئے اور غالباً سر میکڈانلڈ سے ٹینٹسن میں ملینگے۔ فغفورہ چین نے اُس جماعت کا شکریہ ادا کیا جو نانکن میں وائسرائے کے مقابلہ میں غیر سلطنتوں کی مخالف رہے۔ جرمن والوں نے لیانگ سیانگ میں کسی کو پناہ نہ دی اور پانچسو آدمیوں کو بازاروں میں قتل کیا۔ (نوٹ۔ اس تار سے اُس تار کی تردید ہوتی ہے جسکا مضمون یہہ تھا کہ جرمن اور انگلستان کا معاملات چین میں اتفاق ہے اگر ایسا ہوتا تو ممکن نہ تھا کہ یہہ تار شائع کیا جاتا) متحدہ فوجیں کل پیٹانگ کے قلعوں پر جو ٹاکو کے شمال میں واقع ہیں۔ گولہ اندازی کر رہی ہیں۔ سر میکڈانلڈ کی تبدیلی اُنکی اپنی درخواست پر ہوئی ہے جو انہوں نے اپریل گذشتہ میں کی تھی کیونکہ کثرت کار سے اُنکی صحت میں خلل آگیا تھا۔ سر سیٹو کو حکم ہوا ہے کہ اگر سر میکڈانلڈ اب بھی تبدیلی چاہتے ہیں تو اُن سے چارج لے لیں۔ روٹر کو معلوم ہوا ہے کہ بالفعل پیکن سے افواج کا نکالنا مناسب نہ تھا کیونکہ یہہ خبر لگی ہے کہ باکسر چاہتے ہیں کہ اُسپر پھر قبضہ کریں۔

لنڈن ۲۱ ستمبر۔ لنڈن کے چینی سفیر کو تار پہنچا ہے کہ باکسروں کی بیخ کنی کے لئے فرمان صادر ہو گیا ہے افواج متفقہ کے عمل کا نواح پیکن میں یہہ مدعا ہے کہ خوراک اور کوئلہ کا ذخیرہ فراہم کیا جائے۔ اور دیسی عیسائیوں کی حفاظت کیجائے اور تجارت بحال کیجائے۔ متفقہ انگریزی اور امریکن افواج پیکن سے پیٹسانچو پر حملہ کرنے اور سنہائی ٹین کے قلعہ کو فتح کرنیکی غرض سے روانہ ہوئی ہیں۔ جرمن بھی اُنکی مدد کر رہے ہیں۔

لنڈن ۲۲ ستمبر۔ صرف فرانس۔ اٹلی۔ اور آسٹریا نے جرمنی کے گشتی مراسلہ کا جواب دیا ہے اور اُسکی تجاویز کو بلا شرط منظور کیا ہے۔ ۲۰ تاریخ کو متفقہ افواج نے پٹنگ کا جنوبی قلعہ فتح کر لیا۔ کونٹ والڈرسی تینگہائی میں پہنچ گیا ہے۔ جہاں بمبئی فوج سواران نے اسے جرمنی کے قونصل خانہ تک پہنچایا۔ لی ہنگ چنگ ٹینٹسن میں ۲۰ تاریخ کو پہنچ گیا۔ وہاں بھی اور ٹاکو میں بھی فوج کا سک اسی مکان تک پہنچانے گئی۔ اور صرف روسی امریکی اور جاپانیوں نے اسکا استقبال کیا

حالات سیاحت یورپ

مرقومہ منشی محبوب عالم صاحب اڈیٹر پیسہ اخبار

از مقام لنڈن ۱۷۔ اگست ۱۹۰۰ء:۔ میں نے پچھلی دو تین چٹھیوں میں پیرس کی عالمگیر نمائش کے حالات لکھے ہیں۔ لیکن بہت تھوڑا حصہ نمائش کا ناظرین اخبار کی خدمت میں پیش کر سکا ہوں۔ چونکہ پیرس اور لنڈن کے دیگر حالات بھی آپ صاحبان کی خدمت میں پیش ہونے کے منتظر ہیں اسلئے میں نمائش پیرس کی باقی کیفیت ان حالات کے ساتھ نوبت بہ نوبت لکھا کرونگا۔

الویلیٹی کی دونوں عالیشان عمارات صنعت و حرفت کی عمارات دیکھ چکنے کے بعد ہمیں دریائے سین کیطرف لوٹ کر بائیں کنارہ پر چلنا چاہئے جہاں اقوام یورپ و امریکہ کی قومی عمارات ہیں۔ ہمیں سب سے پہلے الجیریا کی قومی عمارت نہایت عالیشان ہے۔ ان عمارات کی تعمیر میں خصوصیت سے اس امر کو مدنظر رکھا گیا ہے کہ جس قوم یا ملک کی عمارت ہو اُسی ملک کے خاص طرز تعمیر کے اعلےٰ نمونوں سے اسے یہاں نقل کیا گیا ہے۔ اسلئے یہ حصہ نمائش کا اور ایک دوسرا حصہ جسمیں فرانس و انگلستان کی نوآبادیوں اور ممالک مشرق کی تعمیرات ہیں نہایت دلچسپ ہیں۔ کیونکہ انہیں مختلف ممالک کے طرز تعمیر پہلو بہ پہلو نظر پر نہایت عمدہ اثر پیدا کرتی ہے اور بعض عمارات تو ایسی خوبصورت اور عالیشان اور نرالی طرز کے ہیں کہ آنکھ دیکھنے سے جی نہیں بھرتا۔ اٹلی کی عمارت وینس کے مشہور گرجا سینٹ مارک کے نمونہ پر بنائی گئی ہے کہ جس کی کیفیت میں سیر وینس کے حالات میں لکھ چکا ہوں۔ ظاہرا یہ عمارت ایسی خوبصورت اور عالیشان معلوم ہوتی ہے اور اسپر فن مصوری و نقاشی کہ جسمیں اطالیئن یورپ بھر میں اُستاد سمجھے جاتے ہیں۔ اسقدر خرچ کیا گیا ہے کہ اس خیال پر تعجب ہوتا ہے۔ کہ عنقریب ختم نمائش کے بعد اسے گرا دیا جائیگا۔ اسکا گنبد طلائی ہے اسکی دو منزلوں میں اطالیئن حرفت کے نمونے خصوصاً آرٹ کے نمونے دکھلائے گئے ہیں۔

اسکے بعد ٹرکی کی قومی عمارت ہے۔ یہ عربی اور شامی طرز تعمیر سے مرکب ہے۔ قسطنطنیہ کی چند بڑی بڑی پبلک عمارات کے حصے اور خصوصاً عجائب گاہ "جان نثاران" (جینی زیریں) کے نمونہ پر بنائی گئی ہے۔ اسمیں تین منزلیں ہیں۔ پہلی میں چھوٹے چھوٹے زیورات رومال اور دوسری میں برتنوں و قالینوں کی قسم کی چیزیں چھوٹی چھوٹی دوکانوں میں یہودی زن و مرد بیچ رہے ہیں جیسا کہ قسطنطنیہ کے بازاروں کا حال ہے۔ دوسری منزل میں قہوہ خانہ دمشق کے ایک قہوہ خانہ اور سلطان احمد کے فوارہ کے نمونہ پر ہے۔ اور تھیٹر بھی ہے۔ جسمیں یہودی اور یہودنیں عربوں اور مسلمانوں کے سوانگ بھر کر اور عربی گیت گا کر اور ناچ کر مسلمانوں کو بدنام کر رہی ہیں۔ مصر الجیریا ٹیونس (طنجہ) اور ٹرکی سب کے مکانات کے ساتھ تھیٹر بھی لگائے گئے ہیں۔ ان سب ملکوں میں عورتوں کے ناچنے کی طرز نرالی ہے جسمیں چھاتیاں اور کندھے پھڑکائے جاتے ہیں۔ اور ناف کے حصہ کو تمام جسم سے الگ عجیب طور سے حرکت دیجاتی ہے۔ جسمیں ان عورتوں کو خاص مہارت ہوتی ہے۔ ہندوستان کی رنڈیوں کا ناچ انکے مقابلہ میں عین تہذیب کا نمونہ ہے۔ ناچنے والی عورتیں اور انکے مرد سب یہودی ہیں۔ مگر یقیناً یورپ کے ناواقف لوگ انہیں مسلمان سمجھتے ہیں۔ اور کبھی کبھی جبکہ یہ بدوؤں کا لباس پہنکر رجز خوانی کرتے ہیں اور عربوں کے شادی بیاہ کی رسمیں اور عشرہ کی زندگی کے ایک واقعہ کی نقل کرتے ہیں تو کوئی شخص بھی انہیں اور مسلمانوں میں بمشکل تمیز کر سکتا ہوگا۔ ٹرک کے مکان میں صرف ایک شخص محمد جنید شاہ مسلمان مجھے ملا جو مدت تک انگلستان میں متوقف رہا ہے۔ اور یہیں کی ایک عورت سے شادی بھی کی ہے۔ اُسنے کہا گورنمنٹ ٹرکی نے نمائش میں خاص حصہ لینا پسند نہیں کیا۔ اور نہ کسی مسلمان نے یہاں آنا پسند کیا ہے۔ مسلمان نوجوان یوروپ میں آکر اہل یوروپ کی بیحجاب لڑکیوں کو دیکھکر فریفتہ ہو جاتے ہیں اور مسلمان نہیں رہتے۔ مجھے یہ سنکر نہایت افسوس ہوا کہ ترک ابتک ایسے احمق ہیں کہ باوجود کئی صدیوں سے یوروپ میں رہنے کے انہیں اتنی عقل نہیں آئی کہ اسلام (بقول بعض اہل ہنود کے) ایسا کچا دھاگا نہیں جو ٹوٹ جائے۔ نہ یہ کسی خاص ملک اور قوم اور آب و ہوا سے مخصوص مذہب ہے۔ اور بالفرض اگر یوروپ میں جاکر اہل ہنود کے مذہب کی طرح خراب ہو جاتا ہے۔ تو انہیں کیطرح پر اُسپچت کرنے سے پھر سالم بھی ہو جاتا ہوگا۔ افسوس ہے کہ اسلام کے معنے کیسے غلط سمجھ گئے ہیں ؎

زنہار از آں قوم نباشی کہ فریبند + حق را بسجودے و نبی را بہ درودے

مگر اسکے بعد مجھے ایک معزز فرینچ لیڈی سے یہ سنکر نہایت اطمینان ہوا کہ جس مدرسہ میں آپکی جوان لڑکی پڑھتی ہے اسمیں چند ترک نوجوان خاتونیں بھی تعلیم پاتی ہیں۔ جو قسطنطنیہ سے صرف پڑھنے کے لئے آئی ہوئی ہیں۔ اور میر مصطفیٰ خلیل آفندی صاحب سے (جنہوں نے سالگذشتہ انجمن حمایت اسلام لاہور کے مدرسہ میں لکچر بھی دیا تھا) اور اب پیرس میں ہیں) معلوم ہوا کہ پیرس کے مختلف مدرسوں اور کالجوں میں کئی ترک نوجوان تعلیم پاتے ہیں۔ گو یہ اس کثرت سے نہیں جتنے کہ جاپانی نوجوان ہیں جو مات سمندر طے کر کے یوروپ اور امریکہ میں ہر سیکھنے آتے ہیں۔ مگر میں نمائش پیرس سے کسقدر دور نکل آیا ہوں۔

ٹرکی کے بعد اضلاع متحدہ امریکہ کا مکان واشنگٹن کے کیپی ٹول کی نقل بنایا گیا ہے۔ اس مکان کی زیریں سطح خالی ہے۔ جسمیں اہل امریکہ کی آسایش کے لئے ڈاکخانہ تار اور اطلاعی وغیرہ کے دفتر ہیں۔ مکان کے سامنے جارج واشنگٹن کا بُت گھوڑے پر سوار ہے جسنے امریکہ کو آزاد کرایا تھا۔ مکان کی پیشانی پر آزادی کا فرضی بُت ترقی کی گاڑی میں سوار دکھلایا گیا ہے۔ مکان کے بیچ میں بڑا ہال ہے۔ اطراف کے کمرے اضلاع متحدہ میں سے ہر ایک ضلع کے نام کے الگ الگ ہیں۔ اوپر جانے کے لئے دو لفٹ ہیں۔ اور رات کو برقی روشنی ہوتی ہے۔ اس مکان میں کوئی سامان نمائش نہیں۔ کیونکہ امریکہ کے سامان سے نمایش گاہ کے مختلف عمارتیں بھری پڑی ہیں۔

ڈنمارک کا مکان ڈنمارک کی خاص طرز تعمیر میں بڑا دلچسپ معلوم ہوتا ہے۔ اسکے اندر اس ملک کی ساخت کی چیزیں سجائی گئی ہیں۔ اسکے بعد آسٹریا کا قومی مکان دو منزلہ بڑا عالیشان ہے۔ اسمیں نیچے دو تین کمرے صرف اعلےٰ درجہ کے فرنیچر سے سجا کر دکھلانے کے لئے مخصوص ہیں۔ دوسری منزل میں کچھ اسباب نمایش برقی کلوں تصاویر و بتوں کی قسم سے ہے۔ ایک کمرہ میں یہاں کا کل اخبارات و رسالجات کے سرورق چسپاں ہیں جو بجائے خود بہت دلچسپ عمارت ہے۔ اور نمونے اخبارات کے بھی موجود ہیں۔ نمایش گاہ میں آسٹریا یا ہنگری کا جہاں جہاں سامان رکھا ہوا ہے وہیں شہنشاہ فرانسس جوزف کا ایک بُت بھی رکھا ہوا ہے جو روئیں معلوم ہوتا ہے۔

پرتگال کا مکان سادہ ہے۔ لیکن اپنی خاص مشرقی نما طرز کا ہے۔

بوسینیا اور ہرزی گووینا کو بھی صبر نہیں آیا کہ نمایش پیرس میں حصہ نہ لیں۔ اسمیں ایک طرف عربی طرز کے ستون لگا دیئے ہیں اور محراب ایسے طور پر بنائی ہیں کہ ایک عالیشان مسجد معلوم ہوتی ہے اور ان ممالک سے ٹرکی کا تعلق یاد آجاتا ہے۔ مگر جہاں ٹرکی کے مکان میں اشیاء ساختہ کی کوئی نمایش نہیں۔ یہاں کی اشیائے ساختہ کی خاصی دلچسپ نمایش اس مکان کے اندر موجود ہے۔ +

اسکے آگے ملک پیرو کی عمارت ہے۔ جو جنوبی امریکہ کی ایک جمہوری ریاست ہے۔ طرز تعمیر ہسپانیہ کا ہی قبض و دخل تھا۔ اوپر دو مینا کاری کے مینار ہیں۔ دو منزلہ عمارت ہے جسمیں پیرو کی ساختہ چیزیں اور خام پیداوار موجود ہے۔ بعض چیزیں یوروپ کی اشیائے ساختہ سے لگا کھاتی تھیں۔ (۳۸۰) مربع گز زمین پر مکان تعمیر ہے۔

ہنگری ہرچند کہ سلطنت آسٹریا کا حصہ ہے۔ لیکن اس قوم نے جا بجا نمایش میں آسٹریا سے علیحدہ حصہ لیا ہے۔ چنانچہ اسکا مکان بھی آسٹریا کے مکان سے علیحدہ ہے۔ جو فن تعمیر کا عجوبہ شمار ہونیکے قابل ہے۔ مگیار (مجار) قوم جنتی طرز میں تعمیر میں استعمال کرتی ہے وہ سب اس عمارت میں جمع ہیں اور جیسی باہر سے خوبصورت ہے ویسی ہی اندر سے۔ ہنگری کی فوجوں کی وردیاں تاریخی یادگاروں۔ اور خانگی زندگی کے سامانوں کے نمونوں اور تصویروں سے مکان نہایت دلچسپ بنایا گیا ہے۔ افسوس ہے کہ بہرچند فقرات اس اثر کا کوئی حصہ بھی پیدا نہیں کر سکتے جو دیکھنے سے حاصل ہوتا ہے۔ +

اسکے آگے برطانیہ عظمےٰ کا مکان ہے۔ نمایش کی تیاری کے ابتدائی زمانہ میں جو رائل کمیشن انگلستان نے نمایش پیرس میں حصہ لینے کے لئے مقرر کی تھی حضور پرنس آف ویلز اسکے سرپرست قرار پائے تھے۔ لیکن اسکے بعد باوجوہات فرانس و انگلستان کے تعلقات ایسے دوستانہ نہ رہے۔ جس سے انگلستان نے اتنی دلچسپی نمایش پیرس میں نہیں لی جتنی کہ اسکو لینی چاہئے تھی تاہم بہت کچھ حصہ لیا ہے۔ انگلستان کی قومی عمارت ایک نامور انگریزی مکان کنگسٹن ہوس کے نمونہ پر ہے۔ نمایش کے طور پر اسمیں بہت سا قیمتی اسباب سجایا گیا ہے۔ مثل نمونہائے فنون نفیسہ۔ جواہرات۔ زیورات اسلحہ وغیرہ جو انگریزی مساخت کا خاصہ عجائب گاہ ہے۔ کئی کمرے انگلستان کے مکان سجانے والے کارخانوں نے اپنے فرنیچر سے سجائے ہوئے ہیں۔ دالان کے سامنے ہال میں خوبصورت ٹیپسٹریاں (قالین تصویردار) دیواروں پر سجائے گئے ہیں۔ دوسری منزل پر ایک لمبی گیلری میں انگلستان کے ۱۸ ویں صدی کے مصوروں کے کمال کے نمونے جمع ہیں۔ اور چینی کمرہ میں انگریزی ساخت کا بہترین سامان موجود ہے۔ +

اسکے پہلی طرف ایران براجمان ہے۔ عمارت کو دیکھکر ہی ساختہ مان لینا پڑتا ہے کہ آپ ایران کے کسی کوچہ میں تشریف لے آئے ہیں۔ اس عمارت میں اصفہان کے مدرسہ نادر شاہی کا خاکہ اُتارا گیا ہے۔ دونوں سروں پر دو مکانات دو منزلہ ہیں جنمیں شیشے ایسی طرز سے لگائے گئے ہیں کہ دن کو آفتاب اور رات کو برقی روشنی بہت اچھا اثر پیدا کرتی ہے۔ نمایش کے کمروں میں کرمان اور خراسان کے ایرانی قالین خلیج فارس کی بڑے بڑے موتی اور کچھ چینی کے قسم کے برتن ہیں۔ شیراز کا عطر گلاب اور کچھ قدیم ایرانی اسلحہ اور دستکاری کے نمونے ہیں۔ اسکے علاوہ بیش قیمت زیورات جو شاہی خاندان کے سوا۔ ایران میں کسیکو دیکھنے نصیب نہیں ہو سکتے موجود تھے۔ عمارت کی تینوں طرف کچھ نظم خوش خط فارسی نستعلیق میں کندہ تھی

اُنہیں سے بنی یہہ شعر نقل کرلئے۔ جو ایرانیوں کے خیالات کا خاصہ نمونہ ہیں ؎

بگلشن ہنر و باغ معرفت پارس — فکندہ اند بسلطے ز صنع دست بشر
زمانہ پرورش فضل مے دہد ہر روز — درخت علم کنون بیشتر گرفتہ ثمر
ہمیشہ تا بجہان نام علم بودہ بلند — ازین دیار ہمی نشر کردہ در دیگر
ز ہر دیار ہنر ملک خاصۂ ایران — کہ دولت است ہنر پیشہ و ہنر پرور
علے الخصوص بعہد خدیو صاحب جاہ — مظفر الدین شہنشاہ ما بلند اختر

اور بڑے دروازہ پر یہہ شعر تھے ؎

این طرفہ بنا کہ دلکش شاہان است — در عرض ہنر ز دولت ایران است
تا ہست جہان باد مظفر منصور — شاہنشہ ما موید یزدان است

واضح رہے کہ نمائش کی اور کسی عمارت پر کوئی نظم یا شعر نہیں دیکھے گئے۔ البتہ ٹالی کی عمارت پر کچھہ تاریخی عبارت تھی۔

بلجیم کا مکان اس ملک کے ایک مشہور مکان ہوٹل ڈالادیل کا نمونہ ہی جو سولہویں صدی کا بنا ہوا ہے۔ اور چونکہ اس ملک میں "لیس" مشہور بنتی ہے۔ اسلئے اسکی گیلری ستوں۔ محراب۔ اور ایک گنبد پر لیس ایسی خوبصورتی سے تعمیر میں دکھلائی گئی ہے کہ فن تعمیر کی بڑی قابلیت ظاہر کرتی ہے۔ نیچے کے کمروں میں بلجیم کے مختلف شہروں کے اسباب کی نمایش ہی۔ اور ایک کمرہ ملک کے اخبارات اور مطابع کے لئے مخصوص کیا گیا ہے۔ دوسری منزل پر سٹیٹ روم اور دوسرے سجے ہوئے کمرے ہیں۔ لکسمبرگ کی گرینڈ ڈچی سے بھی ان اقوام عالیشان کے محلات میں اپنا گھر بنائے بغیر رہا نہیں گیا جسمیں اس چھوٹے سے علاقہ کی پیداوار اور ساخت کے نمونے ہیں +

نارویکا مکان بالکل لکڑی کا بنا کر سرخ سفید اور سبز رنگا گیا ہے۔ جیسا کہ نارویکے دیہات کے مکانات ہوتے ہیں + چونکہ ناروے کا سمندر کا کنارہ بوجہ دندانہ دار ہونے کے بہت بڑا ہی اور اندرون ملک میں بھی پانی بہت ہی۔ اسلئے ماہی گیری اس ملک کا پیشہ ہے۔ اس عمارت میں یہانکی ماہی گیری کے قدیم سے لیکر حال تک مختلف سامانوں کا ایک عجائب گاہ موجود ہے جو بڑا دلچسپ ہے۔ پہلو بہ پہلو ماہی گیر اور جنگل سے لکڑیاں کاٹنے والے کی زندگی دکھلائی گئی ہی۔ ایک بڑے چٹان پر کئی سو پرند جنس سی بہرے ہوئے دکھلائے گئے ہیں جو بڑا دلچسپ نظارہ ہی۔ ڈاکٹر نانسن جس جہاز میں دو تین سال پہلے قطب شمالی کی تحقیقات کے لئے گیا تھا اُسکا نمونہ اور سامان سفر دکھلایا ہے۔ لیکن منجملہ کئی دیگر اشیا کے نارویکے باشندوں کے بُت اور اُنکے مکانات کو تیرھویں سے اُنسویں صدی تک وہاں کی زندگی کا نقشہ آنکھوں کے سامنے کھینچ دیتے ہیں +

جرمنی کا مکان ایک جرمنی کے آخری زمانہ کے طرز تعمیر کے گرجا کے نمونہ پر بنایا گیا ہی۔ جسکا مینار (۳۱۰) فیٹ بلند چلا گیا ہے۔ نیچے کی منزل میں جرمنی میں کاشت انگور کی نمایش بالتفصیل دکھلائی ہے۔ بیچ کے بڑے کمرہ میں جو پچاس فیٹ بلند ہی۔ جرمنی کے استادان فن کے چھت کے آرائش کے نمونے ہیں۔ اور جرمنی کی کتابیں چھاپنے اور فوٹوگرافی کے فن کے نمونے بھی یہاں دکھلائے گئے ہیں۔ باقی نیچے اور اوپر کے کمروں میں فریڈرک اعظم سابق شہنشاہ جرمنی کا بیش قیمت مجموعہ عجائبات سامان آرائش اور محلات پاٹسڈم (قصر شہنشاہ حال) کا بیش قیمت فرنیچر معہ دیگر سامان فرنیچر کے نمونے دکھلایا گیا ہی۔ لیکن جرمنی کی موجودہ دستکاری اور حرفت کے نمونے نمائش گاہ کے عمارات میں قطع نظر فرانس کے باقی سب ملکوں سے زیادہ ہیں۔ +

بلگیریا کی عمارت میں داخلہ کا دروازہ صرف ٹرکی طرز تعمیر کا ہی جو دو بلند مربع ستونوں پر قائم ہی۔ باقی عمارت عیسائی طرز کی ہے +

ہسپانیہ کا قومی محل ہسپانیہ کے زمانہ "رے سینس" کے طرز تعمیر میں بنا ہوا ہے جسمیں مسلمانی طرز عمارت کی بہت سی جھلک نمایاں ہی۔ اسمیں الکالا کی یونیورسٹی (۱۵۵۸ء) ٹولیڈو کے الکزار (القصر) سالامانکا کی یونیورسٹی وغیرہ مکانات کے حصوں کی نقل اتاری گئی ہی۔ اندر ایک بڑی ہال کے گرد دو منزلہ گیلریاں ہیں جنمیں وہاں کی تصاویر اور فنون نفیسہ کی تاریخی نمائش کیگئی ہے۔ ملکہ ہسپانیہ نے محلات شاہی سے عجیب و غریب چیزیں نمایش کے لئے مستعار دی ہیں۔ اور قومی اور پرائیوٹ عجائب خانوں نے بھی بعض چیزیں بھیجی ہیں۔ ہسپانیہ کی ساختہ چیزیں نمایش کے لئے مختلف حصوں میں موجود ہیں۔ +

رومانیا ایک چھوٹا سا ملک ہے۔ لیکن اُسکی عمارت میں بھی اس ملک کے طرز تعمیر کا پورا خاکہ کھینچا گیا ہے۔ مکان کا وسطی ہال موریزہ کی نقل اتار کر نقل کیا گیا ہے۔ پہلوؤں کی بیرونی صورت آرگاش کے بڑے گرجے اور دیر بچی سٹاور ولی آما سے نقل کی گئی ہے۔ اسلئے مکان کی عام صورت رومانیا کی خاص تعمیر معلوم ہوتی ہی۔ جسکے اندر وہاں کی مختلف پیداواروں اور تصویروں کے نمونے دکھلائے گئے ہیں۔ +

سویڈن کا مکان بھی ناروی کی طرح چوبی ہے اور اسمک کی صنعت و حرفت اور تجارت کے نمونوں سے پُر ہی۔ مکان کی تعمیر میں جو لکڑی خرچ ہوئی ہی وہ بھی سویڈن کی ہے۔ لکڑی پر کھودا ہوا کام اور سویڈن کی لیس کے نمونے بہت دلچسپ ہیں۔ آزمودہ کار پیشہ ور اندر بیٹھی ہوئے اپنی ملک کی مختلف حرفتوں میں تماشا دیکھنے والوں کے سامنے مشغول ہیں۔ لیس جو ہاتھہ سے بنی جاتی ہے اور جو یورپ کی عورتوں کے لباس کا نہایت قیمتی جزو ہی مینے وہ بنی جاتی دیکھی ہے۔ بہت سی چھوٹی چھوٹی لکڑیوں پر دھاگا لپٹا ہوا ہوتا ہے۔ جو نیچے لٹکتی رہتی ہیں۔ اور بننے والی عورت ایک اڈی کے سامنے بیٹھی ہوئی ایسی پھرتی سے اُن دھاگوں کو نیچے اوپر کرتی ہی جیسے کہ لاہور میں ازار بند بننے والی عورتیں جلدی سے ریشم کی تاریں انگلیوں سے نیچے اوپر کرتی ہیں۔ ہال کے سامنے نیچے کی طرف ایک بڑا کمرہ مکلف طور سے سجایا گیا ہی جسمیں ممتاز آدمی (کوئی بادشاہ یا عہدہ دار جو یہاں آئے) بیٹھ سکتا ہے۔ اسکے پردے اسی کمرہ کے لئے بنے گئے ہیں۔ اسکے دونوں پہلوؤں میں "پینوراما" نمایاں ہیں جنمیں سے ایک کا نام "شب زمستان" اور دوسرے کا نام "شب تابستان" ہے۔ مجھ خیال ہی کہ مینے اپنے سفر وائینا کے حالات میں پینوراما کی کیفیت سمجھا دی تھی۔ جو ایک لمبے چوڑے کپڑے پر کسی مقام کی تصویر ایسی طور پر رنگوں سے کھینچی جاتی ہے اور کپڑے کو ایسی طور پر ایک سٹیج کے گرد زمین سے چھت تک آویزان کیا جاتا ہی کہ دیکھنے والے باور کرتے ہیں کہ وہ کوئی اصلی قدرتی نظارہ دیکھ رہے ہیں۔ بجائیکہ وہ قدرت کی صرف نقل ہوتی ہے۔ انمیں سے ایک پینوراما میں قطب شمالی کے قریب کے ایک برف کے علاقہ کو دکھلایا گیا ہے۔ اور دوسری میں رات کا رنگ ایسا بنایا ہی جو صبح صادق کی طرح ہے۔ کیونکہ اس ملک میں گرمیوں میں آدھی رات کو بھی آفتاب اُفق کے قریب لٹکتا ہوا نظر آتا ہے۔ جسکو دیکھنے کو ہر سال ہزارہا لوگ یورپ سے جاتے ہیں۔ دو کمروں میں سویڈن کے اخبارات اور رسالے میزوں پر پڑے ہیں۔ جو چاہے بیٹھا پڑھے +

یونان کا مکان خالص بائی زنٹائین طرز تعمیر میں بنایا گیا ہے۔ اور چھت کے اوپر نیلگوں روغن کی اینٹیں لگائی ہیں۔ ڈھانچ عمارت کا لوہے کا ہے۔ بخلاف دوسری عمارات کے لکڑی کے ڈھانچوں کے اسمیں یونان کی زمانہ حال کی اشیائے ساختہ کے ساتھہ ساتھہ قدیم یونان کے صنعت مصوری اور بت تراشی کی حالت بھی دکھلائی گئی ہے۔ یونانی نمایش کرنے والوں نے زیادہ تر شراب۔ تنباکو۔ ریشم اور سوت کے کپڑے معدنیات اور چمڑہ دکھلایا ہی۔ اور یونان کی تمام چیزیں اسی مکان میں ہیں جو (۹۵۰) مربع گز پر تعمیر ہوا ہے۔ +

سرویا کا مکان سادہ شکل کا تین گنبدوں والا خالص اسلامی طرز تعمیر کا ہے۔ گو ان ملکوں میں اب اسلامی حکومت نہیں رہی۔ لیکن طرز تعمیر پر مسلمانوں کا اثر ایسا نہیں تنہا جو انکی حکومت کے ساتھہ ہی گم ہو جاتا۔ اس مکان کے اندر سرویا کے فن مصوری کے چیدہ نمونے نمایاں ہیں۔ یہ دوسری اقوام کے مکان سے علیحدہ جگہہ پر واقع ہے۔

اور اسپطرح مکسیکو کا مکان علیحدہ ہے۔ اسکی تعمیر میں بھی مسلمانی عمارات کی جھلک ہی۔ پیشانی کے ستونوں پر بنی ہوئی گیلری ہسپانیہ کی تعمیر کی نقل ہی۔ کیونکہ جنوبی افریقہ کی ان جمہوریوں پر پہلے پہل ہسپانیہ کا قبضہ تھا۔ جو مدت تک مسلمانوں کے قبضہ میں رہچکا تھا۔ اندر مکسیکو کی پیداوار اور دستکاری کی نمایش ہی۔ مکسیکو کی نوکدار نرالی ٹوپیاں جنمیں سے بچوں کی ٹوپیوں پر بہاری طلائی کام تعجب مجھے کبھی نہیں ہوا تھا۔ +

مندرجہ بالا قریب قریب کل اقوام کے مکانات کے ساتھہ قہوہ خانہ اور رسٹارنٹ (کھانے کی دوکانیں) متعلق ہیں جنمیں اُس ملک کے طرز مخصوص کا کھانا اور پینا مناسب قیمت پر مہیا کیا جاتا ہے۔ کہیں کہیں قہوہ خانوں اور رسٹارنٹوں میں گاہکوں کو اکٹھا کرنے کے لئے اُسی ملک کی پوشش پہنکر یورپین زن و مرد گا اور بجا رہی ہیں۔ اور لوگ سامنے کرسیوں اور میزوں پر بیٹھے کھا پی رہی ہیں۔ بعض اوقات صرف یہ گانا بجانا سُننے کے لئے لوگ ان کرسیوں پر بیٹھتے ہیں جو ہر قہوہ خانہ کے پاس بکثرت پڑی ہوتی ہیں۔ اور کرسی پر بیٹھتے ہی قہوہ خانہ کا وسیر یا خدمتگار حاضر ہو کر سوال کرتا ہی کہ کیا ارشاد ہے۔ یعنی کیا کھانا یا پینا لاؤں۔ مجھہ ان ایام میں اکثر دن بھر نمایش میں پھرتے رہنے کے کوفت اور قہوہ خانوں میں کبھی مجبور ہو کر بیٹھہ جانا اور شربت لیموں کی بار بار فرمایش کرنا ہمیشہ یادگار رہیگا۔ غریبانہ قہوہ خانوں میں جہاں لیموں کاٹ کر ہاتھہ ہی نچوڑا جاتا تھا دو تین آنہ کو تازہ شربت کا گلاس ملتا تھا۔ لیکن اچھے قہوہ خانوں میں جہاں سانچے سے نچوڑا جاتا تھا چھہ سات بلکہ آٹھہ دس آنہ۔ ایک گلاس کی قیمت ہوتی تھی جسمیں گیہوں کے پودے کے دو ڈیڑھ ڈیڑھ بالشت کی نالیاں (جسے پنجابی میں نارکہتے ہیں) پڑی رہتی تھیں۔ تاکہ انکے راستہ سے شربت منہ میں کھینچ لیا جائے۔ یہ نالیوں کا دستور مینے آسٹریا۔ جرمنی۔ اٹلی اور

پیرس کی قہوہ خانوں میں برابر دیکھا ہے میرے خیال میں اسکی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ ان لوگوں کے دانت عموماً خراب ہوتے ہیں اور برفاب دانتوں کو تکلیف دیتا ہے۔ اسلئے آئس ٹی (برفائے چائے جو مینے یورپ میں ہی آکر دیکھی ہے جسمیں چائے کے گلاس میں برف کا ٹکڑہ ڈالا جاتا ہے۔ اور گلاس کے منہ پر دودہ کی جھاگ ایک اونچہ بلند نظر آتی ہے) اور شربت برف ان ڈنھلوں کی نالیوں سے پیتے ہیں لیکن قطع نظر کم و بیش چائے اور قہوہ کے یورپ کے ملکوں کا عام مشروب کسی نہ کسی قسم کی شراب ہے۔ اور یورپ پر کیا منحصر ہے۔ مصر اور مراکو اور ٹیونس اور ٹرکی کے قہوہ خانوں میں اُن ملکوں کی انگوری شراب زیادہ تر پی جاتی ہے۔ چین کے قہوہ خانہ میں لوگ جانوروں کے گھونسلوں کا شوربہ اور ایک قسم کی خاص شراب جاپان کے قہوہ خانہ میں جاپان کا قومی شربت "ساکی" (ایک قسم کی چاول کی شراب) روس کے قہوہ خانہ میں روس کا عام قومی شربت "ووڈکا" (لونے از شراب) غرض ہر ملک کے مکان کے ساتھ نرالی قسم کا کھانا پینا موجود ہوتا تھا۔ یقیناً ہر شخص جو اس نمائش میں آیا ہوگا۔ اُسنے اپنے ملک کی طرز تعمیر ضرور دیکھی ہوگی۔ اور (سوائے میرے) اپنے ملک کے کھانے پینے کی بھی شکل دیکھی ہوگی مینے بارہا دور دور سے آکر ہوٹس (طنجہ) کے عربی رسٹارنٹ میں کھانا کھایا ہے۔ گو وہ بالکل ہندوستانی طرز کا پکا ہوا نہیں ہوتا تھا۔ تاہم ہندوستان سے بہت ملتا جلتا تھا۔ اور یورپین نے نمک طعام سے جدا قسم کا ہوتا تھا۔ اور ساتھ ہی سستا بھی تمام پیرس میں یہی مکان تھا۔ اسلئے نمائش گاہ کے تمام عربی ممالک کے باشندے جو بجز معدودے چند کے تمام یہودی تھے۔ اور سینکڑوں سے کم نہ تھے۔ اور اکثر یوروپین بھی یہاں آیا کرتے تھے۔ مینے روغن زیتوں اپنی عمر میں پہلی مرتبہ یہیں کے سلاد میں کھایا ہے۔ اور صرف اس خیال سے دلکو تسلی دیتا تھا کہ قرآن مجید میں زیتوں کا اچھے طور پر ذکر کیا گیا ہے۔ +

دریائے سین کے اسی طرف ان عمارات سے آگے ایک بہت لمبی چوڑی عمارت "پہلے ڈے زارمی ڈبرلے ڈی مَرْ" "قصر افواج بحر و بر" کے نام سے موسوم ہے۔ جو (۱۲۲۲) فیٹ لمبی اور (۱۶۴) فیٹ بلند ہے۔ باہر سے یہ عمارت بالکل بہدی نظر آتی ہے۔ لیکن اسکا اندر عجائبات جنگی سے پُر ہے۔ عمارت زمانہ وسطی کے جنگی تعمیرات کی طرز پر تعمیر کی گئی ہے۔ جسمیں جنگی تعمیرات کے ہر پہلو کو مدنظر رکھا ہے۔ کہیں ایسی سٹیر ہیان لگائی ہیں۔ جیسی کہ قلعوں میں ہوتی ہیں۔ کہیں ایسا تہ خانہ بنایا ہے۔ جیسا کہ قلعوں کے قید خانہ ہوتے ہیں۔ لیکن اس سے قطع نظر جو نمائش اس عظیم الشان دو منزلہ عمارت میں کیگئی ہے۔ وہ نہایت دلچسپ ہے۔ ایک بڑے حصہ میں فرانس کے جنگی اسلحہ جنگی سامان۔ باربرداری کی گاڑیوں اور جانوروں ہر قسم کی توپوں۔ بندوقوں گولوں۔ گولیوں۔ وغیرہ وغیرہ وغیرہ سامان کی نمائش کیگئی ہے۔ وہ میرے جیسے ناواقف شخص کو بھی حیران کر دیتی ہے۔ مینے تین مرتبہ وغیرہ جان بوجھکر لکھا ہے۔ کیونکہ فرانس نے جنگی ضروریات میں بیحد چیزیں دکھلائی ہیں۔ ہر قسم کا غلّہ جو فوج میں انسان اور جانور کے کام آتا ہے دکھلایا گیا ہے۔ ہر قسم کی روٹی۔ غلّہ اور گوشت اور ترکاریوں کے ست جو سپاہی اپنی توشدان میں تھوڑی جگہ میں لیجا سکتا ہے۔ فوجی روٹیاں اور کھانے پکانے کی انگیٹھیوں اور چولہوں کی نمائش۔ انواع و اقسام کی شرابوں اور پانیوں کی نمائش۔ ہر قسم کے سوتی اونی اور سنی ریشوں اور کپڑوں کی نمائش جنسے سپاہیوں کے کپڑے بن سکتی ہیں اور جنگ کی ضرورتیں چل سکتی ہیں۔ انواع و اقسام کے بری سامان جو جنگ کی خبر رسانی یا کسی دوسرے پہلو میں کام آسکتے ہیں۔ سلوپری قد کی نقلی خچریں اور گھوڑے گولی بارود کے صندوقوں سے لدے ہوئے ہر قسم کے چرمی سامان اور ساز۔ اصلی قد کی خوفناک لمبی سے لمبی بحری و بری توپیں جہازوں کے چھوٹے نمونے۔ زخمیوں کے معالجہ کے جراحی سامان اور ڈولیوں کی قسمیں۔ غرض جو چیز جنگ کے متعلق سمجھ میں آسکتی ہے وہ سب پورے زور کے ساتھ سرکار اور مختلف تجارتی دوکانوں نے دکھلائی تھی۔ قریباً آدھے مکان میں دیگر تمام دول یورپ نے اپنے یہاں کے جنگی سامان دکھلائے تھے۔ روس کے مکان میں وسط ایشیا کے تمام قبیلوں چرکس کرد کاسک۔ سائبرین۔ سپاہیوں کے بت اپنی اپنی وردیوں میں کھڑے تھے۔ مگر آگے چلکر ایک کمرہ میں ترکی فوج کی تمام قسم کی وردیاں پہنکر ترکی سپاہیوں کے فوجی بت بھی کھڑے تھے۔ جنکا محافظ ایک ترک تھا۔ یہ پہلی اور اکیلی ترکی نمائش منجانب گورنمنٹ عثمانیہ ہے جو یہاں موجود ہے۔ اور سچ تو یہ ہے کہ ترکی فوج ہی ایک ایسی چیز ہے کہ جسکے سر پر ترکی حکومت کا مدار ہے۔ اور جسپر ترک ناز کر سکتے ہیں۔ اس شخص نے میرے سر پر سُرخ ٹوپی دیکھکر مجھ سے ترکی زبان میں بات کرنا چاہی مگر جلدی ہی اُسے معلوم ہو گیا کہ میں ترک نہیں۔ تاہم اُس نے میرا مسلمان ہونا غنیمت سمجھا اور اُسنے کہا کہ تمہارے سوائے مینے کوئی مسلمان پچھلے تین ماہ میں اس مکان میں نہیں دیکھا۔ ممکن ہے بعض مسلمان یورپین لباس اور یورپین ٹوپی میں وہاں گئے ہوں۔ لیکن عجب نہیں کہ کوئی بھی اس مکان میں نہ آیا ہو۔ کیونکہ میری طرح ہر شخص دیوانہ نہیں ہوتا جو ہر چیز دیکھنا چاہے۔ اور باہر سے یہ عمارت بھی دلکش نہیں۔ جرمنی اور آسٹریا نے بھی سامان جنگ کی اچھی نمائش کی ہے۔ شروع میں اس مکان میں حفظ صحت اور جنگ کے سامان سے نمائش شروع ہوتی ہے۔ اور طرح طرح کے غسل خانے حمام اور انگیٹھیاں سینکڑوں قسم کی دکھلائی گئی ہیں نیچے کی منزل میں بحری سامان اور مہیب توپیں انگلستان۔ فرانس اور جرمنی کے بڑے بڑے کارخانوں نے دکھلائی ہیں۔ جنگی جہازوں کے چھوٹے نمونے بہت سے موجود ہیں۔ اس کام میں انگلستان سب سے بڑھا ہوا ہے۔ اسی مکان میں فرانس نے اپنی فوج کی گذشتہ صد سالہ خدمت کی نمائش بھی کی ہے۔ جسمیں گذشتہ سو سال کی درمیان موسمی وردیوں کو پہنا کر اور اسلحہ اور انکی ترقی دکھلائی ہے۔ اور تمام فرانسیسی زندہ بکتر اور فرانسیسی فوجی تمغے دکھلائے ہیں۔ اس مکان کے بائیں جانب بہت سے مکانات جنگی سامان کے ضمیمے ہیں۔ ایک مکان میں سب سے بڑی روسی توپ دیکھی۔ ایک مکان میں جسیم کی بندوقوں سے بھرا ہوا تھا۔ کسی میں فرانسیسی فوجی ہسپتال کی مجروحوں اور ڈاکٹروں کی بُت تھے۔ اور کئی اور مکانوں میں ہر قسم کی روشنی کے سامانوں اور کھانا پکانے کی متنوع انگیٹھیوں کی نمائش تھی۔ ناظرین تعجب کرینگے۔ انگیٹھیوں کی اتنی کونسی قسمیں ہو سکتی ہیں بیشک اگر میں ہی اس مجموعہ کو نہ دیکھتا تو ان سطور سے اسکی کچھ بھی اہمیت میری سمجھ میں نہ آسکتی۔ +

مینے نمائش کو چھ حصوں میں تقسیم کیا تھا جنمیں سے میرے حصہ کا بیان ختم ہو چکا۔ لیکن دریا کے دائیں جانب کے چوتھے حصہ کا بیان کرنے سے پہلے میں چھٹے حصہ کی ایک دو عمارات کا ذکر کر دیتا ہوں جو اقوام کے محلات کی قطار میں واقع ہیں۔ جنکی سامان کی عمارات سے آگے ایک مکان "پیلے ڈالانیوی گیٹون ڈاکامرس" یعنے تجارتی جہاز رانی کے محل کے نام سے (۴۱۰) فیٹ لمبا دو منزلہ مکان واقع ہے۔ اسمیں دو بڑے ہال اور ایک برامدہ ہے۔ جو جہاز رانی کے متعلق ہر قسم کے سامان سے جو سمجھ میں آسکتا ہے پُر ہے۔ جہازوں کے چھوٹے نمونے۔ جہازوں کے استعمال میں آنے والی لکڑی۔ لوہے۔ تار کرسے۔ کپڑے۔ ٹاٹ۔ پال۔ کیل کانٹے غرض ہر چیز کے نمونے موجود تھے کئی سو قسم کے آہنی تار اور سوت اور سن اور ناریل کے ریشہ اور خدا جانے اور کس کس چیز کے رسّے موجود تھے۔ جان بچانے کے لائف بوٹ۔ کشتیاں۔ لائف بوٹس۔ اور بیسوں قسم کا سامان ربڑ اور کارک کا جسکو پہنکر سمندر میں کود پڑتے ہیں۔ یا سمندر میں ڈوبتے ہوئے اسکے سہارے سے جانبر ہو سکتی ہیں تمام بڑی بڑی جہازی کمپنیوں نے نمائش میں حصہ لیا تھا۔ نہر سویز کی کمپنی نے نہر کا نمونہ کئی گز لمبا چوڑا دکھلایا تھا جسمیں دونوں طرف کے سمندر نہر اور راستہ کی جھیلیں شیشہ سے دکھلائی گئی تھیں۔ خدیو عباس اور خدیو اسمٰعیل دونوں کی بُت بھی یہاں موجود تھے۔ صرف اسی ایک مکان کی فہرست اشیا دو تین موٹی موٹی جلدوں میں بمشکل سما سکتی ہے۔ اس عمارت کی تعمیر میں جہازوں کے سکّان اور رسّے اور دوسرے نشان دکھلائے گئے ہیں اسکے بائیں جانب جرمنی کی جہاز رانی کی کمپنیوں اور پی اینڈ او کمپنی وغیرہ نے اپنے اپنے علیحدہ مکانات میں اپنی جہازوں کے نمونوں کی نمائش کی ہے۔ جرمنی کے جہازوں کے مکان کے اوپر جو کہ ایک لائٹ ہوس کی نقل ہے ایک بہت بڑا کرہ ارض ہر وقت برقی طاقت سے گھومتا رہتا ہے۔ اور رات کو سمندر کے لائیٹ ہوسوں کی طرح زوردار برقی روشنی کرتا ہے جسکی سُرخ لائٹ (روشنی) بارہ بجے تک نمائشگاہ اور شہر پر گھومتی رہتی ہے۔ +

افسوس ہے کہ ان دونوں بڑے محلات کے سامان سے اہل گو کوئی دلچسپی نہیں ہو سکتی۔ جہاز رانی سے اندرون ملک کے لوگوں کو کام نہیں پڑتا۔ اور ساحل بحر کے لوگ بھی بوجہ جہالت بالکل واقف نہیں۔ فوجی چیزوں سے وہ اور بھی ناواقف ہیں۔ یورپین لوگ یہاں جنگی سامان کی عمارت میں مختلف توپوں اور بندوقوں کو سمجھتے تھے مگر مجھے کبھی ایک معمولی بندوق سے ایک فائر کرنیکا موقعہ نہیں ملا میں کیا سمجھ سکتا تھا۔ +

ٹراکوڈیرو کا پل چھوڑ کر سامنے اسی قطار میں دریا کے کنارہ پر ایک دو منزلہ عمارت (۹۲۳) فیٹ لمبی ہے۔ اندر دو عمارات علیحدہ ہیں جو ایک پچاس فیٹ بلند اور ۲۷۰ فیٹ چوڑی محراب کے دروازہ سے ملتی ہیں جو تمامہ چوبی ہے۔ یہ عمارت "جنگلات شکار و ماہی گیری" کے سامانوں پر مشتمل ہے۔ مگر جنگلات میں دنیا کی ہر قسم کی جنگلات اور ذخیرے انکے چوبی نمونے چھالیں۔ درختوں کے پھل۔ گوندیں اور لکڑی کے ہر قسم کے استعمال آگئے۔ خواہ مکان کی تعمیر میں لگاؤ جہاز بناؤ۔ ہتھیاروں کے دستے یا کلیں یا کوئی چیز ہو۔ شکار میں تمام جنگلی جانور چرند و پرند انکی کھالیں اور پر اور سینگ ہاتھی دانت قیمتی کھالوں کے کپڑے۔ انکے مترودات۔ اور ہڈیاں۔ اور ماہی گیری میں دنیا کے تمام سمندروں کی ہزارہا قسم کی مچھلیوں اور دوسرے صدفوں اور جانوروں کے نمونے اور موتی وغیرہ آگئے۔ مچھلی کے تیل چربی ہڈیاں۔ پکڑنے کے ہر قسم کے سامان یعنی جال کنڈیاں نیزے وغیرہ آگئے۔ گنجایش نہیں ہے کہ اس مکان کی سب اشیاء کی تفصیل بیان

کرسکوں۔ جسقدر آپکا وہم وگمان اِن اقسام کے متعلقات کو اصناف بنا سکتا ہے بنالیجئے۔ شکار کرنے کی بندوقیں اور توپیں اور پہندار اتنے قسم کے ہیں کہ دیکھکر حیرت ہوتی ہے۔ مختلف ملکوں کے شکار اور ماہی گیری کے طریقے۔ شکار کے لباس۔ جنگل کے میوجات۔ چھالوں۔ گوندوں۔ جڑوں۔ اندیار بڑ وغیرہ وغیرہ چیزوں کے متعلق تمام مشینیں اور آلات۔ قیمتی سمور اور پوستینیں صدہا قسم کی موجود نہیں۔ ایک روسی پوستین کے زمانہ گاؤن کی قیمت غالباً پندرہ بیس ہزار پونڈ تھی۔ یعنی دو اڑھائی لاکھ روپیہ سے بھی زائد مختلف ملکوں اور قوموں کے شکاریوں کے بُت قد آدم کھڑے تھے۔ اور چھلیوں اور جانوروں کے سروں کے صدہا نمونے ہر ملک کے آویزان تھے۔ +

اب دریا کے دوسری جانب اقوام غیر کے محلات کے مقابل چلیئے۔ باغبانی اور نقلبندی کے تین شیشہ محلات کے قریب کہ جنکا ذکر پہلے خطوط میں کرچکا ہوں۔ ایک عالیشان عمارت محل کانگریس کے نام سے موسوم ہے۔ اسمیں یورپ اور امریکہ کی تمام اقوام نے اپنے یہاں کے لائف انشورینس کمپنیوں۔ غریب خانوں۔ یتیم خانوں۔ ہسپتالوں کے حالات سے نتائج مستنبط کرکے بتلائے ہیں کہ انسان کی اوسط عمر صحت اور بیماری کی حالت میں کیا ہے۔ غریب مزدوروں کے مکانات کیسے ہوں۔ غریبوں کو خیرات کسطرح پہنچائی جائے۔ چھوٹے چھوٹے پیشے جو غریب لوگ گھروں میں کرسکیں آپس کی وقت ضرورت کے فنڈ (جو تمول کی ایک عمدہ صورت ہے) زراعتی قرضہ اور کاشتکاروں کو امداد۔ کارخانوں میں کام کرنے والے مزدوروں کی حفاظت۔ محنت پیشہ لوگوں کی ضروریات کی دوکانیں۔ انکی اخلاقی اور دماغی ترقی کے سامان۔ حفظ صحت۔ خیراتی امداد کی کیٹیان۔ یہ سب مختلف کام اس مکان کے متعلق ہیں۔ پہلی منزل میں تمام ممالک یوروپ اور فرانس نے کچھ نمائش امداد شمار کے نقشوں اور کیتی کے جانوروں کی تصویروں اور اِس مطلب کی کتابوں کی کی ہے اور اوپر کی منزل میں جو (۳۳۰) فیٹ لمبا (۴۰) فیٹ چوڑا۔ ہال کانگرس کردیئے ہے۔ اسمیں فرانس کی آبادی کے مختلف سوشل حالات کے متعلق نہایت عمدہ اعداد و شمار کے بڑی بڑے نقشے آویزان ہیں۔ اس مکان میں ایکہزار آدمی بفراغت میز کے گرد بیٹھ سکتے ہیں۔ جتنا مجھے یوروپ کے مختلف ممالک کی زبانیں نہ سمجھنے کا اِس مکان میں افسوس ہوا کہیں نہیں ہوا۔ میں اِن مضامین کے متعلق مختلف ملکوں کی حالات دیکھنا چاہتا تھا۔ جنکی کتابیں یہاں بکثرت میزوں پر پڑی تھیں۔ اور زنجیروں یا میخوں سے انکی مقفلے میزوں سے جڑے ہوئے تھے۔ امریکہ کے مکان میں وہاں کی محافظ عورت نے مجھے طلب کرنے پر ایک سلسلہ پندرہ رسالوں کا دیا۔ جو اِن مضامین پر خاص اس نمائش کے لئے امریکہ کے وزیر تعلیم نے لکھوائی ہیں۔ مگر افسوس کہ یہ سلسلہ مکمل نہیں۔ کیونکہ بعض رسالے ابھی زیر طبع ہیں۔ اور جب بنے انکی قیمت دریافت کی تو اس عورت نے کہا ہم مفت تقسیم کرتے ہیں نمائش میں اور بھی کئی ملک اپنی مختلف صیغوں کی متعلق لٹریچر مفت تقسیم کرتے ہیں جو انکی اولوالعزمی و حوصلگی کا عمدہ ثبوت ہے۔ اور تجار کی فہرستوں کے تقسیم کا تو حد و حساب ہی نہیں۔ +

اِسکے آگے ایک لمبا چوڑا مکان کئی حصّوں میں قدیم پیرس کے نام سے موسوم ہے۔ اسمیں قدیم زمانہ کے شہر پیرس کی ٹھیک نقل اتاری گئی ہے۔ اندر کے لوگوں کے لباس اُسی زمانہ کے ہیں۔ عورتیں مرد دوکاندار ملازم نوکر آقا سب کے اُسی زمانہ کے لباس اور لمبے بال پوڈر کئے ہوئے ہیں۔ یہانتک کہ مکان بھی اُسی زمانہ کی طرز کے اور اُسی مصالے سے تعمیر کئے گئے ہیں جو اس وقت مروج تھا۔ حال کے پیرس اور اس وقت کے پیرس میں زمین و آسمان کا فرق ہے جسے دیکھکر تعجب ہوتا ہے۔ کہ مرور زمانہ کے بعد قومیں کسقدر بدل جاتی ہیں +

اِسی مکان میں پیرس کی قدیم تعلیمی حرفتی سکولوں سے لیکر آجتک کی ترقی دکھلائی ہے۔ قدیم زمانہ کی باغبانی کا نمونہ بھی دکھلایا ہے جو آج بحد عروج کو پہنچگئی ہے۔ کہ جسکے ذریعہ سے قطع نظر پھولوں اور پھلوں کے درختوں کی ٹہنیاں صرف ایکطرف یا دوسری طرف کی قطار ہی میں سدھائی جائیں۔ مثلاً ایک پھل کے درخت کی صرف اِس شکل کی ٹہنیاں ہیں ⫫ اور دوسری کی صرف اِس شکل کی 𐂷 جنکو پہلے بانس کی کھپچیاں باندھکر اِن صورتوں میں سدھایا جاتا ہے۔ اِن لوگوں نے پھولوں پھلوں درختوں اور ترکاریوں تک کو اپنے مطلب کے مطابق عمدہ بنالیا ہے۔ نباتات کو ہی نہیں بلکہ حیوانات کو بھی اپنے ڈھب کا بنالیا ہے۔ یہاں ہل جوتنے اور بوجھ کی گاڑیاں کھینچنے والے گھوڑوں کی نسل گاڑی کے تیز رفتار گھوڑوں سے علیحدہ ہے پہلی قسم موٹی بھدی اور بارکش ہے۔ دوسری تیز اور خوبصورت ہے۔ بھیڑ۔ بیل اور سور کو چونکہ یہ لوگ صرف گوشت کے لئے پالتے ہیں۔ اسلئے یہ جانور ایسے موٹے تازے اور صرف گوشت کے مربع لوتھڑے ہوتے ہیں کہ جنکے نیچے صرف ٹانگیں اور سامنے چھوٹے چھوٹے سر نظر آتے ہیں۔ اب اِنکی نسلیں ہی اِس ڈھب کی ہوگئی ہیں جنکے تیار کرنے میں اِس قسم کی کوشش کیگئی ہے کہ جس گھوڑے کو بھدا اور بارکش پایا۔ اُسکو اِسی صفت کی گھوڑی سے ملاکر بچہ لیا۔ اور پھر اگلی نسل میں بھی یہی امر مدنظر رکھا تو چند پشتوں میں یہ ایک علیحدہ نسل قائم ہوگئی۔ اِس قسم کا ذرہ ذرہ سا فرق بہت بڑا نتیجہ پیدا کرتا ہے۔ +

نمائش کے دو بڑے حصّوں یعنی پنجم و ششم کے حالات کہ جنمیں کل ایشیای و افریقن اقوام اور کل دنیا کی بہترین کلوں اور تعلیم کے طریقوں کا سامان جمع کیا گیا ہے۔ انشاء اللہ آیندہ لکھوں گا۔ مگر جو کچھ اِن آخری کلوں کے عظیم الشان عمارتوں میں یعنے علم برق اور مکینکس کے شعبدات اور عجائبات دیکھے ہیں وہ میں کبھی بھول نہیں سکتا۔ واقعی علم بہت بڑی طاقت ہے کتنی کتنی عظیم الشان لوہے کی مینار اور پل اور پہیے برجے اور دخانی اور مکینکل طاقتوں سے کیسی سرعت اور سہولیت سے چل رہے ہیں کہ جنکے سامنے ہاتھی بھی چیونٹی کی طرح پس جائے۔ مگر ایک آٹھ دس سال کا بچہ بھی انہیں مناسب مقام سے تہام کر روک سکتا ہے۔ واقعی علم بڑی طاقت ہے۔ اور جہالت کی طاقت اسکے مقابلہ میں ایسی ہی بے حقیقت ہے جیسی کہ سوڈان کی ہزارہا درویشوں کے ڈنڈے انگریزی میکسم توپوں کے مقابلہ میں ثابت ہوئے۔ مجھے علم کے عجائبات دیکھکر بار بار کسی اُستاد کا یہ شعر یاد آتا ہے ؎

حکمت طلب و بزرگی آموز + تا نہ نگرند روزت از روز

خدا جانے میں اپنے خطوط میں کیا کیا اناپ شناپ لکھ جاتا ہوں۔ لکھنے کی فرصت بہت کم ہوتی ہے۔ کئی دفعہ دوبارہ پڑھ نہیں سکتا۔ کئی مضامین بے ربط ہوجاتے ہونگے۔ شاید کوئی بات دوبارہ بھی لکھی جاتی ہو۔ کہیں تیکھے ترچھے الفاظ بھی لکھے جاتے ہونگے۔ مگر صرف اپنی قوم اور ملک کی محبت کے جوش میں کبھی ایسی باتیں لکھنے پر مجبور ہوتا ہوں جبکہ دنیا کی باقی اقوام کو ایسا آسودہ اور خوش پاتا ہوں۔ ناظرین اس وطن سے دور افتادہ کو معذور سمجھیں اور معاف کریں۔ بلکہ کلمہ خیر سے یاد کریں ؎

صبا بلطف بگو آن غزال رعنا را + کہ سر بکوہ و بیابان تو دادۂ ما را

تکبر فروش کہ عمرش دراز باد چرا + تفقدے نکند طوطی شکر خارا

چو با حبیب نشینی و بادہ پیمائی + بیاد آر حریفان بادہ پیمارا

جناب ڈیر صاحب بیرسٹر ایٹ لا خدا میرا یہ عریضہ بخدمت مکتوب الیہ وکیل میں چھاپکر یا طرح ممکن ہو پہنچا دیجئے

؎ آں سفر کردہ کہ صد قافلۂ دل بادست + ہر کجا ہست خدایا بسلامت دارش

مولانا جناب مولوی محبوب عالم صاحب مالک پیسہ اخبار سلمہ اللہ تعالے۔ سات برس سے انجمن امداد الطلبہ مدرسہ امدادیہ دربھنگہ آپکے پیسہ اخبار کی بصیرت بخش و دماغ افروز تعلیم۔ اور آپکے دیگر تالیفات و تحریرات سے مستفیض ہوتی رہی ہے جسکا شکریہ ؎ اگر ہر موئے من گردد زبانے + تواں نام بہر یک داستانے + ثنا نام گوہر شکر توسفتن + سر موئے ز احسانِ تو گفتن + ہم لوگوں کا بال بال مرہون منت و احسان جناب والا تھا کہ ایک اور جدید احسان لاکھوں احسانات سے بڑا کیا کہ جسکے ہم قابل تھے۔ نہ ایسے نعمت عظمیٰ کے مستحق۔ آپ نے اپنے ملک و قوم کی غمخواری و محبت میں اپنے وطن کی آرام و راحت کو چھوڑ ہزاروں کوس دور دراز ملکوں میں ہزاروں روپیہ اور اپنا بے بہا وقت صرف کرکے سفر کی ہزاروں صعوبتیں و تکلیفیں اٹھا کر پھر رہے ہیں۔ اگرچہ زبانی و تحریری ہمدردی بہت ہو رہی ہے مگر ؎ اہل کام و نازرا در کوئے رندان راہ نیست + رہروے باید جہانگردے نہ خامے بینمے +

اول اسطرح جان مال سے عملی ہمدردی کی ہمیت ناکہ و درد انگیز منزل میں آپ ہی نے قدم رکھا ہے ؎ سرو زر و دل جانم فدائے آں محبوب + کرخیٔ صحبت مہر و وفا نگہدارد + غبار راہ گذارت کجاست تا حافظ + بیاد گار نسیم صبا نگہدارد + آپکے اہل وطن اس مبارک سفر کو بہت بڑی امید کی نگاہ سے دیکھ رہے ہیں۔ اور ہر ایک جماعت و طبقہ کی امیدیں مختلف ہیں اخبار نویسوں کی طبقہ کو سب سے زیادہ امید ہے (اور ہونا ہی چاہئے) کہ اب ایسی اخبار دنیں ہی رواج پر جائے گی۔ اور انشاء اللہ تعالے اخبار کا اب نیا دور شروع ہوگا ؎ نفس باد صبا مشک فشاں خواہد شد + عالم پیر جوان خواہد شد + اور حقیقت میں اخبار نویسوں کے طبقہ سے آپ بہت کچھ فرما رہے ہیں ؎ گل بھینکی ہے باروں کی طرف اور تمر بھی + اے ابر سخا بحر کرم کچھ تو ادھر بھی + ہلکو گونکی نہایت آرزو کے ساتھ یہ درخواست ہے کہ ہمارے اسلامی مدارس جو قومی چندہ سے سلف کے قاعدہ پر قائم ہیں انکی طرف بھی جناب توجہ فرماوینگے۔ اور انمیں صنعت و حرفت کی تعلیم کیواسطے کوئی ایسی سکیم تجویز کرکے لاوینگے کہ ہم غریب طلباء کے حسب حال ہو ؎ تشنہ باید کہ ہم بنزدیک دریاب + باید کہ نشیمن ہمہ آنجا سازند + ہمہ آنجا باشند کہ آب است + ہمہ آنجا روند کہ آب است +

مصنوعی دانت

ہمارے کارخانہ میں ملاحظہ کرنے والے ہمیشہ آتے رہتے ہیں اور جو چیز بصورت اور جو کچھ بھی ہمارے یہاں بنتی ہے اسکو دیکھکر تعریف کرتے ہیں مثل اسکے ہمارے یہاں مصنوعی دانت بنتے ہیں اور جو کوئی ہمارے یہاں کے بنے ہوئے دانت دیکھتا ہے تعریف کرتا ہے اور بعض تو یہانتک کہتے ہیں کہ ہمارے یہاں کے دانت ولایت کے دانتوں سے بھی اچھے ہیں اور ہمارے یہاں کے دانت ولایت کے دانتوں سے سستے بھی ہیں اور ہمارے یہاں کے دانت ولایت کے دانتوں سے مضبوط بھی ہیں اور ہمارے یہاں کے دانت ولایت کے دانتوں سے خوبصورت بھی ہیں اور ہمارے یہاں کے دانت ولایت کے دانتوں سے آرام دہ بھی ہیں اور ہمارے یہاں کے دانت ولایت کے دانتوں سے کارآمد بھی ہیں اور ہمارے یہاں کے دانت ولایت کے دانتوں سے ہر طرح بہتر ہیں اور ہمارے یہاں کے دانت ولایت کے دانتوں سے ہر طرح بہتر ہیں اور ہمارے یہاں کے دانت ولایت کے دانتوں سے ہر طرح بہتر ہیں

مصنوعی

نوٹ:- ہمارے یہاں کے دانت ولایت کے دانتوں سے ہر طرح بہتر ہیں اور ہمارے یہاں کے دانت ولایت کے دانتوں سے ہر طرح بہتر ہیں اور ہمارے یہاں کے دانت ولایت کے دانتوں سے ہر طرح بہتر ہیں +

المشتہر
ڈاکٹر جلال الدین
و
محمد دین بدران
(جواب طلب ہمارے کارخانہ میں آکر دیکھ جائیں)

سراسلات

(مشاہیر اسلام)

ابوعبداللہ احمد بن حنبلؒ کے حالات

آپ بمقام مرو گیارہ یا بارہ ربیع الاول ۱۶۴ھ ہجری میں پیدا ہوئے اور بعض کا قول ہے۔ کہ آپکی والدہ جب مرو سے بغداد میں آئیں تو آپ حمل میں تھے۔ اور بغداد ہی میں آپکی ولادت ہوئی۔ آپکا سلسلہ نسب یہ ہے،

ابوعبداللہ احمد بن محمد بن حنبل بن ہلال بن اسد بن ادریس بن عبداللہ بن حیان بن عبداللہ بن انس بن عوف بن قاسط بن مازن بن شیبان بن ذہل بن ثعلبہ بن عکابہ بن صعب بن علی بن بکر بن وائل بن قاسط بن ھنب بن اقصی بن دعمی بن جدیلہ بن اسد بن ربیعہ بن نزار بن معد بن عدنان الشیبانی المروزی۔

آپنے بغداد میں نشو ونما پائی اور ایک عرصہ تک تحصیل علم کے لئے بغداد ہی میں قیام فرمایا۔ جب بغداد کے علماء سے تعلیم کی تکمیل ہوگئی تو مکہ معظمہ۔ مدینہ منورہ۔ کوفہ۔ بصرہ۔ یمن۔ شام۔ جزیرہ وغیرہ کا سفر اختیار کرکے سماع حدیث اور کتابت حدیث وہاں کے علماء سے کی۔

آپ علوم فقہ و حدیث میں مقتدا و پیشوا تھے۔ زہد و عبادت اور اتقا کے طریقہ اداء کے طرز روش میں آپ کو کمال حاصل تھا۔ اور بوجہ نہایت حافظہ کے آپ بہت بڑے حافظ حدیث تھے۔ بڑے بڑے علماء کرام مثل مسلم بن حجاج قشیری۔ محمد بن اسمٰعیل بخاری۔ ابو حاتم سجستانی وغیرہ نے آپ سے روایت کی ہے۔ امام احمد صاحب نے استغناء اور توکل میں ایسی ثابت قدمی ظاہر فرمائی کہ جسکی مثال بہت کم ملیگی۔ چنانچہ محمد بن موسےٰ کا قول ہے کہ حسن بن عبدالعزیز کے ترکہ میں مصر سے ایک لاکھ دینار سرخ بغداد میں آئے۔ ان میں سے تیس تھیلیاں جنمیں ایک ایک ہزار روپیہ تھا۔ امام احمدؒ کے آگے پیش کیں اور عرض کیا کہ یا حضرت یہ مجھکو وجہ حلال سے ترکہ میں ملی ہیں آپ انکو نان و نفقہ میں اہل و عیال کے صرف فرمایئے۔ آپنے صاف جواب دیا۔ کہ مجھکو اسکی کچھ ضرورت نہیں تاعمر کسی سے آپنے سوال کرنا تو کجا۔ اگر کسیںنے کچھ پیش بھی کیا تو کبھی نہ قبول فرمایا۔ آپکا صبر و توکل اعلیٰ درجہ کا تھا اور ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ دنیا سے آپکو کچھ تعلق نہیں ہے۔ شتر بر سر آپنے حالت فقر ہی میں گذار دی اللہ اکبر! برخلاف اسکے آجکل کے بعض علماء باوجود صاحب ہدایت ہونے یا وظیفہ پانے کے سیکڑوں اور ہزاروں کے مقروض ہیں۔ اور طرہ یہ کہ قوم کی حالت زار سے محض ناواقف۔ اور اگر واقف بھی ہیں تو کانوں میں تیل ڈالکر بالکل قومی خدمات سے سبکدوش ہو بیٹھے ہیں۔ اور مریدین کا مال مال غنیمت سمجھکر خوب قوالوں کی جیبیں بھر دیتے ہیں! اور اگر کسی جلسہ میں یا قومی مدرسہ یا کوئی اور قومی کام میں مدد کی ضرورت آپڑتی ہے تو ایسے بار عظیم سے یہ کھکر سبکدوش ہو جاتے ہیں کہ "ہم مولوی لوگ تو مفلس ہیں"!

الغرض ابوزرعہ رح فرماتے ہیں کہ زہد و تقویٰ۔ علم و عمل میں آپکا کوئی مقابل نہ تھا۔ اور خود ابوداؤد سجستانی کا قول ہے کہ میںنے دو سو مشایخ عظام حدیث کو دیکھا اور ان سب سے ملا۔ مگر امام احمد بن حنبل رح کے مانند ایک کو بھی نہ پایا۔ آپ تصنیف کتب کو اچھا نہ جانتے تھے۔ اور نہ اپنے کلام سے کبھی راضی رہے۔ صرف احادیث نبوی کا جمع کرنا اور اوپر عمل کرنا کافی جانتے تھے۔ لیکن باوجود اس انکار کے بھی انکی تصانیف سے قریب تیس کتابوں کے تھیں گو ان کتابوں سے اکثر کا اب پتہ نہیں ہے۔ اخلاص اور نصوص کو جامع کبیر میں جمع کیا جو قریب تیس ہزار حدیثوں پر تھی۔ کتاب الزہد۔ کتاب الناسخ منسوخ مسند کبیر اور مسند صغیر۔ کتاب الاشربہ اور تاریخ فضائل صحابہ وغیرہ نہایت مفید اور قابل قدر ہیں۔

آپ فرماتے ہیں کہ میںنے سو مرتبہ حق جل جلالہ کو خواب میں دیکھا۔ ایک مرتبہ دریافت کیا کہ ای خداوند کریم تیری قربت لوگوں کو کسطرح ہو سکتی ہے۔ جواب ملا تلاوت قرآن مجید سے۔ اور پھر امام صاحب نے کہا کہ سمجھکر پڑھنے سے یا بغیر سمجھے۔ ارشاد ہوا کہ ہر صورت تلاوت قرآن باعث قرب ہے۔

آپکے پیرو اطراف عالم میں اب بھی پائے جاتے ہیں لیکن بہت قلت کے ساتھ۔ ساتویں صدی ہجری کے بعد انکے مذہب کی اشاعت میں اضمحلال آگیا۔ سب سے زیادہ ترحنبلیوں کو اپنے امام کے مذہب پر فخر کا موقع یہ ہے کہ حضرت پیران پیر شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ مذہب حنبلی رکھتے تھے۔ گو بعض لوگوں کا یہ خیال ہے کہ حضرت پیران پیر امام شافعی رح کی رائے سے بھی موافقت رکھتے تھے۔

آپکی وفات کا سبب لکھا ہے کہ ۲۱۸ھ میں قاضی احمد بن داؤد سرگروہ فرقہ معتزلیہ نے اپنے عقیدہ فاسدہ مسئلہ خلق قرآن کو خلیفہ مامون الرشید کے خوب ذہن نشین کر دیا اور اس امر پر آمادہ کیا۔ کہ وہ علماء بغداد کو خلق قرآن پر بجبر متوجہ کرے۔ اکثر علماء کرام اس خبر کو سنکر روپوش ہو کر باہر چلے گئے اور بعضوں نے صاف صاف انکار کر دیا اور عقیدہ حقہ کی متابعت کی جسکا صلہ مامون الرشید نے یہ دیا کہ وہ لوگ شہید کر دیئے گئے یا سزائے تازیانہ دیگئی یا قید کر گئے اور بعض ایسے بھی تھے کہ بخوف قبول بھی کر لیا۔ ایک جماعت علماء کی جسمیں امام احمد صاحب بھی ہمراہ تھے خلیفہ کے پاس روانہ کیگئی۔ ہنوز جماعت مذکور مقام رقہ تک پہونچی تھی۔ کہ خلیفہ کے مرنیکی خبر آئی۔ آپ موجماعت بغداد واپس آئے۔ مگر چونکہ مامون الرشید اپنے جانشین معتصم کو مسئلہ خلق قرآن کی نسبت وصیت کر گیا تھا۔ کہ وہ بھی ایسی ہی کوشش کریگا۔ لہذا اسنے بھی ویسی ہی سختی شروع کی۔ چنانچہ امام احمد صاحب کو بلوا کر امر مذکورہ بالا کے انکار سے دونوں ہاتھ بندھوا کر درّے لگائے جانیکا حکم دیا۔ درّے لگانے کی حالت میں آپکا پاجامہ کھل گیا اور بیوقت غیب سے ہاتھ نمودار ہوا اور اسنے پاجامہ باندھ دیا۔ خلیفہ نے یہ حال دیکھکر درّے موقوف کرا دیئے مگر ۲۸ روز تک قید خانہ میں رکھا اور اسی صدمہ سے آپنے سات روز زیادہ تکلیف اوٹھا کر ۱۲ ربیع الاول اور بقول بعض ۱۳ ربیع الاول روز جمعہ وفات پائی۔ اور شہر بغداد کے محلہ حربیہ میں (جو حرب بن عبداللہ جو اصحاب ابی حنیفہ منصور سے تھا منسوب ہے) مدفون ہوئے۔ آپکا مزار مبارک زیارت گاہ اہل اسلام ہے۔

لکھا ہے کہ آپکے جنازہ کے ساتھ سیکڑوں پرند آسمان پر اڑتے ہوئے جنازہ پر سایہ کرتے جاتے تھے۔ یہ حال دیکھکر نصرانی۔ یہودی اور مجوسی قریب تیس ہزار کے مسلمان ہو گئے۔

یہ تو ظاہر ہے کہ آپکے جنازہ کے ہمراہ وہی حضرات ہونگے جو بغداد اور اسکے گردونواح کے قریبی مقامات میں رہتے ہونگے۔ اور مسلمانوں میں بھی اہل سنت جماعت دوسرے مذاہب کے لوگ کمتر شریک ہوئے ہونگے۔ اور چونکہ خلیفہ امام موصوف سے مسئلہ خلق قرآن سے سخت ناراض تھا اسلئے اسکے ہمخیال درپردہ بوجہ خوف درباری لوگ اور اس دربار یونکے بعض ملازم اور ہوا خواہوں نے بھی شرکت سے ضرور احتراز کیا ہوگا۔

اب ناظرین اگر امام احمد صاحبؒ کے جنازہ کے ہمراہیوں کی تعداد پڑھینگے تو شاید یقین نہ لائینگے۔ مگر جب متعدد مسلمان مورخوں کی تاریخ دیکھنے کے علاوہ انگریزی قوم کے مسلم الثبوت مورخ گبن صاحب کی تاریخ الاسلام ملاحظہ فرمائینگے تو یقیناً شبہ یقین کامل کے ساتھ بدل جائیگا۔ اور اس تعداد کے یقین کر لینے کے بعد اس امر کا بھی بخوبی پتہ چل جائیگا۔ کہ دار السلام بغداد کی اوسوقت کی لاکھ آبادی ہوگی اور ساتھ ہی اسکے ان لوگوں کے خیال کی بھی تردید ہو جائیگی۔ کہ اوسی زمانہ میں خاص شہر بغداد میں تیس ہزار مسجد و کا ہونا قرین قیاس نہیں معلوم ہوتا۔

اشتہار نیلام جایداد نزول واقعہ خاص لاہور

(۱) جو کہ جایداد نزول ایک بیش قیمت حویلی مشتملہ عمارت پختہ واقعہ شہر لاہور محلہ خانہ واحی زیر تقرر یگا ایک کنال اٹھارہ مرلہ سابقہ جائیداد رہائیش رانی صاحبہ رانی کشن کور رانی جہاراجہ کھڑک سنگھ حال موسومہ حویلی رانی نکائین تبادلہ ۔ نومبر ۱۹۲۶ء بروز سہ شنبہ بوقت ۱۱ بجے دنکے روبرو جناب صاحب افسر نزول بہادر بمقام ٹون ہال امینو نسپل کمیٹی لاہور نزد گو بلباغ نیلام ہوگی۔ (۲) جایداد کا نقشہ دفتر نزول ضلع لاہور میں ملاحظہ کے واسطے موجود ہے۔ (۳) خریداران کو چاہیئے کہ وہ خود دیکھ بھال لیویں۔ کیونکہ بعد میں کوئی عذر نہیں سنا جاویگا۔ (۴) منظوری نیلام صاحب سیکرٹری گورنمنٹ پنجاب صیغہ تعمیرات سرکاری کیجانب سے ہوگی۔ کہ نیلام کو منسوخ کریں یا جایداد کو مکرر نیلام کا حکم دیویں۔ (۵) چہارم حصہ زر ثمن کا بوقت نیلام کے وصول کیا جاویگا۔ باقی بعد آنے منظوری کے اگر بقایا ادا نہ کیا جاویگا تو زر بیعانہ اسکا ضبط ہوگا۔ ۱۴ ستمبر ۱۹۲۶ء (راقم ای ایم سٹوڈٹی کمشنر و افسر نزول ضلع لاہور)

Chamberlain's Pain Balm چیمبرلین کی مرہم کو اگر عاقبہ وغیرہ کے زخم۔ آگ یا گرم پانی سے جلے ہوئے مقام یا کیسیلے کے گھاؤ یا چوٹ پر لگایا جائے تو درد کو فوراً تسکین ہو جائیگی اور زخم کو بھی اور سب دواؤں کی نسبت بہت جلد اچھا کر دیگی۔ اور اگر زخم نہایت ہی شدید نہ ہو تو اسکے استعمال سے جلد پر کوئی داغ باقی نہیں رہیگا۔ اس مرہم سے نقرس۔ ہوج۔ آماس اور دیگر لنگڑاپن کو بھی آرام ہو جائیگا۔

یہ دوائی شیخ فیروز الدین نسوداگر ادویات انگریزی ہال بازار امرتسر سے مل سکتی ہے

اب سُنیئے ناظرین وکیل! کہ امام احمد بن حنبل کے جنازہ کے ہمراہ تعداد ہمراہیاں کی آٹھ لاکھ مرد اور ساٹھ ہزار عورتیں تھیں۔ امام احمد بن حنبل رح کے دو صاحبزادے عالم اور کامل تھے۔ ایک کا نام عبداللہ جنکی کنیت عبدالرحمن ہے۔ اور دوسرے کا نام صالح تھا۔ موخرالذکر صاحبزادے کی ولادت ۲۰۳ھ ہجری میں ہوئی۔ یہ اصفہان کے قاضی تھے۔ اور وہیں ۲۶۶ھ ہجری میں انتقال فرمایا۔ اور عبداللہ جنہوں نے اپنے باپ کی کتاب مسند کو مرتب کیا اور کچھ اپنی طرف سے اضافہ بھی کیا، ۷۰ برس کی عمر پاکر ۸ جمادی الاوّل سنہ ۲۹۰ھ میں انتقال کیا۔ ایسے ہی حضرات تھے کہ جنکی بدولت دنیا میں شرق سے تا غرب اسلام پھیلا۔ فقط

(خاکسار وصی الدین احمد کاکوروی از لکھنؤ۔)

مسلمانوں کو بائبل پڑھنی چاہیئے

جناب مخدوم اڈیٹر صاحب السلام علیکم۔ مندرجہ عنوان کا ایک رسالہ جو اصل میں انگریزی میں ہے اور جسکا اصل نام (Moslems invited to read the Bible) ہے معرفت جناب میر عزیز احمد صاحب مقیم گلاسگو مجھکو امرتسر میں ملا۔ یہ رسالہ انریبل سر ولیم میور کی تازہ تصنیف سے ہے۔ اس سے پہلے جب آپ ممالک غربی و شمالی کے لفٹنٹ گورنر تھے تو اسوقت اُنہوں نے اس مضمون میں ایک مفصل کتاب انگریزی میں لکھی تھی۔ جسکا اُردو ترجمہ بعنوان شہادت قرآنی برکتب رحمانی انہی دنوں میں شائع ہو چکا تھا۔ لیکن یہ تازہ رسالہ جو چھوٹی تقطیع ۴۸ صفحہ پر چھپا ہے۔ یہ اسکا ماحصل ہے۔ اور یہ صرف ایران کے مولویوں کے لئے تصنیف ہوا ہے جیسا کہ اسکے دیباچہ سے ظاہر ہوتا ہے۔ اس رسالہ میں میور صاحب نے بروی قرآن اس امر کو دکھلانا چاہا ہے۔ کہ مسلمانوں کو بائبل کا مطالعہ ضروری ہے۔ انریبل سر ولیم میور صاحب ہمیشہ سے عربی زبان کے شائق رہے ہیں۔ اور مسلمانوں سے بحث مباحثہ کا انکو بہت شوق رہا ہے۔ حکومت کے زمانہ میں جب یہ ہندوستان میں ایک بڑے صوبہ کے حاکم اعلےٰ تھے تو اسوقت میں انھوں نے علاوہ فرائض منصبی عیسوی مذہب کی تائید اور اسلام کی مخالفت اپنا فرض اعلےٰ سمجھ رکھا تھا۔ چنانچہ انکی مشہور انگریزی تصنیف لائف اوف محمدؐ اُسی زمانہ کی لکھی ہوئی ہے۔ اور انریبل سر سید احمد خان مرحوم سے بحث مباحثہ بھی خوب رہا۔ انریبل مرحوم کی تصنیف خطبات احمدیہ انریبل سر ولیم میور کی لائف اوف محمدؐ کا جواب ہے۔ معلوم نہیں سر ولیم میور صاحب کو ہندوستان سے پنشن یاب ہوئے۔ کتنا عرصہ ہوا غالباً تیس ۳۰ برس اگر نہیں ہوئے تو ہونے کو ہونگے جب ہم انکے ابتدائی زمانہ کا خیال کرتے ہیں اور اسوقت انکی ٹرپلیے پر نظر دوڑاتے ہیں تو پھر یہ امر سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ اپنا کام کیونکر کر سکتے ہیں۔ ہندوستان میں جہاں کسی کی تیس برس کی عمر ہوئی اگر ذرا سے بھی کسی محنتی کام کا عادی ہے تو وہ مست ہو جاتا ہے۔ اگر ادھر اُدھر کی کھینچا کھانچی سے کچھ کام بھی کرنا چاہتا ہے تو شاید ہی وہ پچاس برس کی عمر تک پہونچے۔ مگر اب ہم دیکھتے ہیں کہ سر ولیم میور صاحب کا سن اسوقت قریب ۸۰ برس کے ہوگا۔ مگر کہئے تو انکا شوق اور مذہبی گرمی ذرا بھی کم ہوئی ہو بلکہ روز افزوں ترقی پر ہے۔ ایسی ایسی مفید کتابیں عربی جو دین عیسوی کو فائدہ بخش ہوتی ہیں اور جو اس سے پہلے کئی صدیوں کی لکھی ہوئی ہیں وہ تلاش دستیاب کرکے انکو بہم پہونچاتے ہیں چنانچہ الکندی کی مشہور کتاب جو ہارون رشید کے زمانہ میں عیسوی مذہب کی تائید میں لکھی گئی تھی جسمیں ایک مسلمان اور عیسائی کا مناظرہ ہے۔ اُسکا انگریزی ترجمہ بھی انہوں نے کیا اور دوسری زبانوں میں جو اسکے ترجمہ ہوئے ہیں وہ بھی انہی کی تائید سے ہیں۔ غرض میں دیکھتا ہوں کہ عیسائی متکلمین اور پادریوں کو اسلام کی مخالفت میں جیسے سر ولیم میور صاحب فائدہ پہونچا رہے ہیں انکو آرچ بشپ کنٹربری کی ذات سے بھی ہرگز امید نہیں ہو سکتی اور لطف کی بات اسکے ساتھ اسکے یہ ہے کہ علاوہ تالیف و تصنیف کی محنت کے کیمبرج یونیورسٹی کی اعلیٰ جماعت میں اب تک عربی کا درس دیتے ہیں اسمیں کلام نہیں۔ کہ انریبل میور صاحب نے حصول عربی زبان کے لئے بہت ہی محنت اور شقت برداشت کی ہے۔ جو انکی ماوری زبان نہ تھی۔

افسوس ہم پر ہے کہ ہم میں سے فی زمانہ سوائے جناب مولوی عبدالرسول صاحب ساکن چڑیاکوٹ کوئی بھی عبرانی زبان سے واقف نہیں البتہ اس زمانہ سے ۴ یا ۵ سال پہلے نواب اعظم یار جنگ مولوی چراغ علی خانصاحب عربی زبان کے علاوہ عبرانی یونانی اور لاطینی اور انگریزی زبانوں کے پوری ماہر اور فاضل تھے اور آپکے علم و فضل کا سکہ ہماری مخالفین بھی تسلیم کر چکے تھے۔ مگر ہائے افسوس اب وہ مرحوم ہو چکے ہیں۔ ہمکو یہ بھی علم ہے کہ سید حسن علی بلگرامی رکن رکین دولت آصفیہ حیدرآباد دکن بھی مذکورہ زبانوں کے فاضل ہیں مگر اسوقت تک اسلام کی تائید اور مخالفین کے اعتراضوں کے جوابات میں ہمکو کچھ فائدہ معلوم نہیں ہوا۔ گو انکی فضیلت ایک مسلمہ امر ہے۔ مگر مولوی عبدالرسول صاحب ساکن چڑیاکوٹ سلمہ اللہ تعالےٰ کی کئی ایک تازہ تحریریں اس خاکسار کے مطالعہ سے گذری ہیں جنسے صاحب موصوف کی زبان عبرانی پر دستگاہ اور مہارت پوری معلوم ہوتی ہے جو مسلمانوں کی حق میں از حد مفید ہے۔

مسلمانوں میں بڑی بڑی مولوی زبانی لنترانی ادھر اُدھر کے جھگڑے کرنے والے تو بہت دیکھے جاتے ہیں۔ مگر کہو۔ کہ آجتک کسیکو یہ بھی معلوم ہوا کہ یوحنا کے انجیل کی ۱۶ دین باب کی بشارت فارقلیط والی کسکے حق میں ہے۔ اور یہ کس زبان کا لفظ ہے اور اسکے ثبوت کے کیا معقول دلائل ہیں سوائے اسکے کوئی اور کچھ نہ بن پڑیگا۔

(راقم خاکسار غلام نبی امرتسری)

قومی ہمدردی کا کیا اچھا موقع ہے

کہاں ہیں وہ ہمدردان قوم جنکو اس بات کا نہایت درد ہے۔ کہ مسلمان اعلیٰ تعلیم حاصل نہیں کرتے اور ساتھ ہی وہ قومی خدمات کی دلدادہ اور خصوصاً غریب طلباء کی امداد کو اپنا فرض سمجھتے ہیں انکے لئے یہ کیا ہی اچھا موقع ہے کہ ایک غریب طالب العلم مسلمان شریف لڑکا جسکی عمر محض ۱۵ سال کے اندر ہے اور جس نے فقط سولہ (۱۶) ہی سال میں انگریزی میں مڈل اسکول کا امتحان پاس سال کامیابی کے ساتھ پاس کیا ہے اور جسکی خداداد ذہانت سے امید قوی ہے کہ اگر وہ اپنی تعلیم جاری رکھے تو بہت جلد ترقی کر سکتا ہے۔

بڑا افسوس ہے کہ وہ غریب طالب العلم محض اپنی بے بضاعتی کیوجہ مجبوراً آئندہ اپنی تعلیم جاری نہیں رکھ سکتا۔ کیا کوئی صاحب ہیں جو طالب العلم مذکور کو (اسکے امتحان کی سند اور ہیڈ ماسٹر صاحب مدرسہ کے عمدہ چال چلن کے سارٹیفکیٹ پیش کرنے پر) اقل درجہ ماہانہ پانچ روپیہ وظیفہ مشرکیولیشن کے امتحان تک دے سکتے ہیں؟ خواہ وہ صاحب اکیلے اپنی ذات ہی سے دیں یا اور دوست و احباب کی شرکت سے امداد کریں۔

خط و کتابت بذریعہ ہیڈ ماسٹر صاحب مدرسہ اسلامیہ سکندرآباد ہونی چاہیئے۔

راقم۔ م۔ غ۔

تین سال کے اہال پیچش مزمن سے صحت ہوئی

مقام فرنچ کمپ کے ساکن مسٹر جان ایس ہالوی لکھتے ہیں مجھے تین سال اسہال پیچش سے تکلیف رہی اور یہ خیال کر بیٹھا کہ اب یہ مرض لاعلاج ہو گیا ہے یعنے بے اندازہ روپیہ اور وقت دوادارو پر صرف کیا۔ اور بے انتہا تکلیف اوٹھائی۔ آخر تھک کر اور مایوس ہو کر سب کچھ چھوڑ دیا میں ایسا کمزور ہو گیا کہ کوئی کام حتیٰ کہ سفر تک نہ کر سکتا تھا من اتفاق سے مجھے چیمبرلین کی دوائی قولنج و ہیضہ و اسہال کی ایک بوتل مل گئی اور اس دوائی کی چند Chamberlains Colic Cholera Remedy خوراکیں استعمال کرنے سے مجھے کلی صحت ہو گئی۔ میں اس دوائی کا اسقدر مشکور ہوں۔ کہ میری دعا ہے کہ جن لوگوں کو میری طرح شکایت ہو یہ دوا اونکو فوراً دستیاب ہوجایا کرے۔

یہ دوائی شیخ فیروزالدین سوداگر ادویات انگریزی ہال بازار امرتسر سے مل سکتی ہے

چیمبرلین کی کھانسی کی دوا عام ہر دلعزیز ہے

اس دوائی کے راحت بخش اوصاف اسکے ذائقہ کی عمدگی اور سریع الیقینی مدامی تاثیر نے اسے دنیا کی ہر حصہ میں لوگوں کا ہر دلعزیز بنا دیا ہے۔ خاصکر مائیں اپنے شیر خوار اور کم عمر بچوں کو زکام معمولی و کالی کھانسی کے لئے بڑے شوق سے دیتی ہیں۔ کیونکہ اس سے فوری آرام ہو جاتا ہے۔ اور چونکہ اس میں افیون یا کوئی اور مضر چیز نہیں۔ اسے جوانوں کی طرح بچوں کو بھی بلا تامل کھلانے میں کوئی ہرج نہیں۔

Chamberlains Cough Remedy

یہ دوائی شیخ فیروزالدین سوداگر ادویات انگریزی ہال بازار امرتسر سے مل سکتی ہے

مسلمانوں کی ترقی

ہندوستان کے مشہور و معروف لیڈر اور ریفارمر مسلمانوں کی ترقی کے وسائل ڈھونڈھنے کی لگاتار کوشش کر رہے ہیں۔

اخباروں کے اڈیٹروں کو بھی بہت دنوں سے یہی خیال لگا ہوا ہے کہ مسلمانوں کی ترقی کون سے ذریعہ سے ہو سکتی ہے۔ سرسید مرحوم بھی اپنی عمر کا بہت سا حصہ اسی دھن میں صرف کر گئے۔ مگر افسوس جوں جوں ترقی کے وسائل نکلتے ہیں مسلمانوں کا تنزل ہی تنزل نظر آتا ہے۔ معدودے چند قوم کے نوجوان بہت ہوا ہزار دو ہزار کی نوکریوں پر مامور ہو گئے تو اس سے قومی تنزل ہٹ نہیں سکتا۔ قومی ترقی کے لئے زبردست وسیلہ درکار ہے ایسے چند لوگوں کے معقول تنخواہ پانے سے قومی ادبار کسی طرح دور نہیں ہو سکتا۔ بالخصوص ایسی حالت میں جبکہ بعض معقول تنخواہ پانیوالے اصحاب اپنے آرام و آسایش میں اکثر ذوی القربا تک کی پرورش ہو لجاتے ہیں بعض اپنی عیش پرستی کے لئے فضول اخراجات کے زیر بار ہو جاتے ہیں۔ بعض عیاشوں کو پارٹیاں دینے والے ہمیشہ پارٹیاں ہی دیتے رہتے ہیں۔ کہیں ڈنر پارٹی۔ کہیں گارڈن پارٹی۔ کہیں ٹی پارٹی۔ ان پارٹیوں سے ذرا سی فرصت مل گئی تو تھیٹریکل کمپنی اور اسی قسم کے دیگر سامان عیش موجود ہیں۔ غرضیکہ عموماً ایسے اصحاب اپنے حظوظ نفس میں کچھ ایسے مستغرق ہوتے ہیں کہ انہیں قوم کے دیگر افراد کا کبھی خیال تک نہیں آتا۔ ایسے لوگوں سے قومی اصلاح کی کیا امید ہو سکتی ہے۔ رہے تجار وہ بیچارے اپنے ہی کاموں میں غرق ہیں۔ انکو اتنی فرصت اور لیاقت کہاں کہ قومی ترقی کے وسائل ڈھونڈیں۔ یا کوئی شخص ان وسائل کو ڈھونڈ کر ان کے سامنے پیش کرے تو اس پر غور کریں۔ انکو اپنا ہی گورکھ دھندا کافی ہے دوسروں کی خبر گیری کیوں کرنے لگے ترقی کا بہترین ذریعہ محنت ہے قوم کے بہت سے لوگ محنت کرنیکو موجود ہیں۔ لیکن کوئی ایسا کارخانہ ملک میں موجود نہیں جس میں محنت کر کے روٹی کما دیں۔ آسودہ لوگوں کے پاس کوئی غریب تواتا بھیک مانگتا جاوے تو وہ یہی کہتے ہیں کہ محنت کرو۔ مگر ان بھلے آدمیوں کو اتنا خیال نہیں آتا۔ کہ محنت کرنے کے لئے کسی کارخانہ میں جگہ نہ ہو تو وہ بیچارہ محنت کہاں کرے۔

مسلمان جب تک مشترکہ سرمایہ سے ہر ہر جگہ بڑے بڑے کارخانے جاری نہ کریں اور ان کارخانوں کی ملازمت کا حصہ کثیر مسلمانوں کے لئے خاص کر نہ رکھا جاوے تنزل و افلاس دور نہیں ہو سکتا۔ قوم کی بے توجہی سے مشترکہ سرمایہ کی کچھ ایسی ناگفتہ بہ حالت ہو گئی ہے کہ لوگ ہمیں روپیہ دیتے ہوئے ڈرتے ہیں۔ سچ ہے ؎

چو از قومے یکے بد عاقبت شد ✦ نہ کہہ را منزلت ماند نہ مہ را

اگر قوم کے سربرآوردہ متمول اصحاب ہمت باندھیں تو ہر ہر شہر میں ایسے کارخانوں کا جاری کرنا کچھ مشکل نہیں ہے۔ خدا مسلمانوں کو توفیق عنایت کرے۔

(راقم ڈبلیو۔ ایم۔ عبدالقدوس مدراسی)

تین آدمی

پندرہ پندرہ روپیہ حسب تفصیل ذیل پندرہ ماہ میں ایک ایک روپیہ فی ماہ حجاز ریلوے کے لئے چندہ دینا چاہتے ہیں:۔

محمد ممتاز نائب رجسٹرار (علی گڑھ) منشی غلام علی صاحب نائب رجسٹرار (علی گڑھ) منشی شفیق احمد محرر جوڈیشل (علی گڑھ)

میں حتی الامکان دمشق ریلوے کے چندہ کے لئے بہت کوشش کر رہا ہوں۔ ہندوستان میں بہت سے ایسے لوگ موجود ہیں جنہیں دینے میں عذر نہیں۔ لیکن تقاضی کی ضرورت ہے۔ میں جسقدر خط لکھونگا وہ قریب قریب ایسے ہونگے جنمیں ویلیو پے ایبل کی اجازت ہوگی۔ مہربانی فرما کر میاں حبیب اللہ غلام نبی صاحبان کی خدمت میں عرض کر دیجئے کہ جہاں آپنے اتنی تکلیف گوارا فرمائی ہے وہاں اس قدر تکلیف اور گوارا فرمائیے۔ کہ ویلیو پے ایبل رسیدیں ہر شخص کے پاس بھیجدیا کیجئے۔

(راقم خریدار وکیل نمبر ۱۵۷۹)

انجمن اسلامیہ بھٹنڈہ

اسلام مسنون میں حسب نشاء ریزولیوشن پاس شدہ جلسہ کمیٹی منتظمہ انجمن اسلامیہ بھٹنڈہ۔ جناب کو اطلاع دیتا ہوں اور ملتجی ہوں۔ کہ مضمون ہذا کو اپنے اخبار گوہر بار میں درج فرما کر داخل حسنات ہوں۔ بھٹنڈہ ایک پرانا قصبہ ہے۔ اور یہاں کا قلعہ تواریخی انٹرسٹ رکھتا ہے۔ گذشتہ ایام میں اسنے چنداں ترقی نہیں کی۔ مگر اندنوں اسکی آبادی میں ایک نمایاں ترقی ظہور پذیر ہوئی ہے۔ قدرتی اسباب اتفاقاً ایسے جمع ہو گئے ہیں جنسے آئندہ اسکے ایک عظیم شہر ہو جانے کی توقع کیجاتی ہے وفاتر ریلوے کی وجہ سے جو زیادتی اسکی مردم شماری اور مقامات میں ہوئی ہے۔ بلا مبالغہ وہ اسکو شہریت میں داخل کرنیوالی معلوم ہوتی ہے۔ لہذا یہاں چند بھی خواہاں اسلام نے ایک انجمن کی ضرورت محسوس کی۔ چنانچہ بتاریخ ۱۲۔ اپریل ۱۸۹۹ء انجمن مذکورہ قائم کی گئی۔

سال گذشتہ۔ اس انجمن نے مفصلہ ذیل خدمات کیں (۱) اس عرصہ میں مسلمان بچے بلا فیس تعلیم قرآنی پاتے رہے (۲) اہل قصبہ اور ممبر وعظ و پند و نصائح سے مستفید ہوتے رہے۔ ہفتہ وار جلسہ میں وقتاً فوقتاً فصیح و بلیغ لکچرار بھی شامل ہوتے رہے۔ (۳) جن مساجد میں ضرورت ہوئی وہاں چٹائی وغیرہ ڈلوائی گئی۔ ایک مسلمان مسافر طالب علم کو ایک خاص رقم کی مدد کی گئی۔ (۴) منکران الوہیت اور دشمنان وحدت کو دندان شکن جواب دیئے گئے۔

سال رواں۔ حسب قواعد منضبط انجمن کے ممبروں کا سالانہ انتخاب جلسہ عام منعقدہ ۲۰ جولائی سنہ ۱۹ء میں ہوا۔ عام ممبروں کی تعداد قریب الخمسین کے ہو گئی ہے۔

سال رواں کو گذشتہ ایام میں انجمن کی خدمات اور کارروائی حسب سال سابقہ رہی۔ مگر آئندہ ایام میں کامل یقین ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ یہ انجمن اپنے تھوڑی سرمایہ سے بہت کچھ کر کے دکھلائیگی فی الحال ایک لائبریری متعلق انجمن کی تجویز ہو گئی ہے جسکے لئے کچھ چندہ اور قریب ۱۰۰ کتب جمع ہو گئی ہیں۔ اور اسکو عالی حوصلہ ممبروں نے اپنے اپنے اخبار کتب خانہ مذکورہ میں دینے کا وعدہ کیا ہے۔ نیز ہر طرح کے سامان کی جو فی الحال انجمن بوجہ کمی سرمایہ مہیا نہیں کر سکی۔ وعدہ ہو گئے ہیں۔ ایک معقول مکان تجویز ہو رہا ہے اور عنقریب کتب خانہ کھلنے والا ہے۔

انجمن ہذا کو علاوہ اور ضروریات کے اسوقت ایک لائق محمڈن خشری کی ضرورت ہے۔ جو ضروریات زمانہ کے مطابق علم رکھتا ہو۔ وعظ کر سکتا ہو۔ اور مخالفین اسلام کو مہذبانہ تقریری اور تحریری جواب دیسکے اور انجمن کے مدت میں قرآن مجید باترجمہ پڑھا سکے جو صاحب اس ملازمت کے خواہاں ہوں وہ سکرٹری انجمن سے خط و کتابت کر کے تنخواہ وغیرہ کا فیصلہ کر لیں۔

(۲) حضرات اہل تصنیف کی خدمت میں عرض ہے کہ وہ اپنی اپنی تصانیف کی ایک ایک کاپی انجمن کو بطور عطیہ عنایت فرماویں۔ اور اگر یہ نہ ہو سکے تو بنظر ہمدردی اسلام نصف قیمت پر مرحمت فرما سکتے ہیں۔

(۳) حضرات اہل مطابع سے پھر بھی اپنی اپنی فہرستیں ارسال فرما کر انجمن کو ممنون فرماویں اور جو جو رعایت انجمن کی استطاعت پر کر سکتے ہیں وہ بھی تحریر فرماویں اور دیگر انجمنیں اپنے ماہواری رسالے برائے استفادہ عوام الناس ارسال فرما کر ممنون فرماویں۔ تاکہ انکو حالات کی پوری پوری اشاعت ہو۔

(۴) جو صاحب اپنی مطالعہ شدہ کتب دینا چاہتے ہوں وہ ضرور بالضرور انجمن کو متاع عنایت فرماویں۔ انجمن ہذا انکی شکست یا بربادیگم شدگی کی ذمہ دار ہوگی۔ اور کتب مذکورہ میعاد کے بعد عطا کنندہ کے پاس واپس بھیجدی جاویں گی۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے

اعلان

دیوالی کی منڈی کے دنوں میں جو ۱۷۔ اکتوبر سنہ ۱۹ء سے ۲۶۔ اکتوبر تک امرتسر میں ہیگی۔ گھوڑے اور ٹٹو جو منڈی میں بھیجے جاویں۔ یا منڈی سے خریدے جاویں۔ مال اور مکسڈ گاڑی میں سات سات یا اس سے زیادہ اکٹھے کر کے روانہ کئے جاوینگے۔ اور شرح کرایہ تخفیف ہکدیہ قرار پائی ہے۔ کہ فی گاڑی ۴ آنہ فی میل ہو۔ اور ذمہ داری مالک کی ہوگی۔

یہ تخفیف شدہ شرح ۱۷۔ اکتوبر سے ۲۶۔ اکتوبر تک ان جانوروں کے لئے ہوگی جو امرتسر کو روانہ ہوں اور ۱۷۔ اکتوبر سے ۱۰۔ نومبر تک ان جانوروں کے لئے ہوگی جو امرتسر سے روانہ ہوں۔

سینگوالے جانور جو بندیا کھلی گاڑیوں میں سات یا زیادہ سے زیادہ دس تک ایک گاڑی میں مال یا مکسڈ ٹرین میں روانہ کئے جاویں معمولی شرح یعنے تین آنے فی گاڑی فی میل کے حساب سے لئے جاویں گے۔ اور ذمہ داری مالک کی ہوگی۔

حسب الحکم
سی۔ ایل۔ بکو
قائم مقام ٹریفک سپرنٹنڈنٹ

لاہور
دفتر صاحب ٹریفک سپرنٹنڈنٹ
۱۵۔ ستمبر سنہ ۱۹ء۔

اسلامی خبریں

فہرست زر چندہ حجاز ریلوے جو میان غلام نبی حبیب اللہ صاحبان تاجران شال امرتسر کو وصول ہوا۔

میزان مندرجہ اخبار وکیل ۱۷ ستمبر ۱۹۰۰ء نمبر ۳۹

۱	مرزا سعید اللہ خان صاحب از وزیر آباد	۲۰
۲	بابو میران بخش صاحب سب اور سیر پانی پت	۱۰
۳	شیخ عبد الکریم صاحب ضلع پٹنہ	۱۲
۴	سید حسن صاحب ضلع پٹنہ	۱۳
۵	سید غلام محی الدین صاحب ہیڈ ماسٹر نور محل	۳
۶	مرزا حیدر بیگ صاحب سب انسپکٹر پولیس ڈھوڈر	۱۰
	(کل میزان ۱۰۳)	

اسوقت تک قسطنطنیہ میں ہندوستان کے قحط کی امداد کے متعلق ۸۸۸۸۴ روپیہ چندہ ہو چکا ہے۔

ایک امریکن جو ایران میں دو سال سیاحت و اقامت کی ہے لکھتا ہے کہ اگر ایران میں نیچہ ٹریکن اور ریل کی لائین جلکی وہاں بہت ضرورت ہے تیار ہو جائیں تو ایران بہت کچھ ترقی کر سکتا ہے۔ ایران کا تجارتی مال بہت سی جگہوں کی نسبت اچھا اور نفیس ہے۔ وہاں کا ابریشم اور تریاک دنیا بھر سے عمدہ ہے گیہوں اور تمباکو بھی کثرت سے باہر بھیجا جا سکتا ہے کوئلہ اور لوہے کی بہت سی کانیں ہیں۔ اگر انہیں کھود جائے تو اس تجارت میں ایران انگلستان کا ہم پلہ ہو سکتا ہے۔ خدا کرے ٹرکی والوں کی طرح اہل ایران کو بھی اپنی ترقی کا خیال پیدا ہو جائے۔ +

شاہ ایران ۲۸۔ اگست کو ہیگ (دار الخلافہ ہالنڈ) میں پہنچے ریلوے اسٹیشن پر ملکہ ولیمینا کیطرف سے کونٹ ڈیوہانکو وائیڈ یکانگ استقبال کے لئے حاضر تھا۔ جمیع وزراء اور میونسپل کمشنر بھی موجود تھے۔ شاہ کو محلاہ ریلوے اسٹیشن سے سیدھے شاہی محل کو تشریف لیگئے جہاں اقامت کے لئے الگ انتظام کیا گیا تھا۔ +

آنریبل نواب محمد حیات خان صاحب سی۔ ایس۔ آئی نے ۱۱ ستمبر کی شب کو حضور کمانڈر انچیف اور نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب کو شملہ گرنڈ ہوٹل میں دعوت دی۔ قریباً چالیس مہمان دعوت میں شامل تھے۔ آنریبل مسٹر ریوا زبھی تھے ۸ بجے سے ۱۱ بجے شب تک دعوت رہی۔ علیہ حضرت ملکہ معظمہ دام اقبالہا کا جام صحت نہایت گرمجوشی سے نوش کیا گیا +

نواب سر خواجہ احسن اللہ صاحب وڈ ہاؤس کہ نے وائسرائے کی لیجسلیٹو کونسل کی ممبری سے استعفا دیدیا۔ +

امیر صاحب (افغانستان) نے کرنیل غلام قادر خان کو حاکم جلال آباد مقرر کیا ہے اور سردار شاہ محمد خان حاکم سابق جلال آباد کو کابل میں بلا لیا ہے۔ +

اوہم بے جو دفتر وزارت مال سے متعلق ہے وان میں بھیجا گیا ہے کہ صوبہ مذکور کی مالی حالت کی نسبت رپورٹ کرے +

اخبارات ٹرکی سے ظاہر ہوا کہ حکام یمن نے قبائل حوازن اور بجیل میں باہم صفائی کرا دی ہے جنکے متواتر فسادوں کے باعث علاقہ میں بدنظمی پھیلی ہوئی تھی۔ +

حوازن حدیدہ کے درمیان چار فوجی سٹیشن قائم کئے گئے ہیں تاکہ آئندہ بدنسقی نہ ہو۔

اخبار اقدام مخبر ہے کہ سفارت فرانس نے بالعالی کی خدمت میں درخواست کی ہے کہ زراعتی بنک کو اختیار دیا جائے کہ وہ فرانسیسی کاشت کاروں کو بھی جو ٹرکی میں ہیں زر تقاوی دیا کرے۔ بالعالی نے یہ معاملہ وزارت تعمیرات (پبلک ورکس) کے سپرد کیا ہے۔ +

کمیشن اصلاح مالیہ اسوقت اس رپورٹ پر غور کر رہی ہے جو جنرل سیف اللہ پاشا ایڈ یکانگ سلطانی نے پیش کی ہے اور جس میں فراہمی ٹیکس کے متعلق کچھ نئے قواعد تجویز کئے ہیں اور بعض جدید وسایل آمدنی کا ذکر کیا ہے۔ +

حضرت خلافت پناہی نے وزارت جرمن کو ایک مبارکباد کا تار بھیجا ہے کہ متفقہ فوجیں پیکن میں داخل ہو گئیں + اور سفراء کو وہاں سے چھوڑا لیا گیا۔ نیز حضرت اقدس نے شہنشاہ جرمن کو بھی اس کامیابی پر مبارکباد دی ہے۔ +

لفٹنٹ احمد اقتدی اور اسمٰعیل حقی افندی کارخانہ "کروب" واقعہ جرمنی سے ان توپوں کے لینے کے لئے مقرر ہوئے ہیں جو حال میں گورنمنٹ ٹرکی نے خریدی ہیں۔ چنانچہ وہ دونو صاحب عنقریب جرمن جانے والے ہیں +

جو کمیشن اس غرض سے منعقد ہوئی تھی کہ قسطنطنیہ اور ہندوستان میں فاؤ کے راستہ ڈاک اور تار کا سلسلہ قائم کیا جائے اس نے چند اجلاس کئے اور آخری اجلاس میں یہ فیصلہ کیا ہے کہ ضروری سامان کو حاصل کرنیکے لئے اعلان دیا جائے +

وزارت معارف عامہ میں بصدارت جلال بے پراکٹر جنرل عدالت اپیل ایک کمیشن مقرر ہوئی ہے جسکو اختیار دیا گیا ہے کہ ان عہدہ داران سلطانی کے معاملات کا فیصلہ کرے جو قلمرو سلطانی سے فرار ہو گئے ہیں اور باہر جاکر سلطنت عظمیٰ کے خلاف طرح طرح کے بیہودہ حملے کرتے ہیں۔ ان فراریوں میں سے جو لوگ واپس آنا چاہیں انکی نسبت حکم ہوا ہے کہ اپنی تحریری درخواستیں کمیشن کے پاس بھیجدیں۔ کمیشن بوساطت بالعالی انہیں حضرت خلافت پناہی کی خدمت میں پیش کریگی۔ جو لوگ اس حکم سلطانی سے مستفید نہ ہونگے اور اس موقعہ کو ہاتھ سے جانے دینگے انکی برخلاف قانونی کارروائی عمل میں آویگی۔ +

جو شاہی یونیورسٹی قسطنطنیہ میں قائم ہونی تجویز ہوئی ہے اسمیں فقط وہ طالب علم داخل ہو سکیں گے جنکی عمر اٹھارہ سال سے زیادہ نہ ہو۔ اور جنکے پاس کسی پبلک سکول خواہ سلطانیہ دار الشفقت یا عدادیہ کا سرٹیفکیٹ ہو۔ ان مدارس کے پاس شدگان کو ایک امتحان (داخلہ) دینا پڑیگا جسکے پاس کرنے پر وہ اس یونیورسٹی میں داخل ہونے کے قابل سمجھے جائینگے۔ مگر مدرسہ مالکیہ یا مدرسہ قانونی یا مدرسہ طبی یا نارمل سکول کے طلباء کے لئے اس امتحان کی کوئی قید نہیں وہ بیات میں سالانہ تیس طلباء سے زیادہ اور دیگر شاخوں میں پچیس سے زیادہ داخل نہ ہونگے فیس داخلہ نصف پونڈ۔ سالانہ فیس ایک پونڈ۔ فی امتحان سالانہ نصف پونڈ ہوگی۔ اور بوقت حصول ڈپلوما دو پونڈ دینے پڑینگے۔ +

ناظم پاشا گورنر جنرل شام نے صدر اعظم کی خدمت میں ایک مراسلہ بھیجا ہے جس میں انہوں نے رپورٹ کی ہے کہ میں بمعیت انسپکٹر مقام شمس کین میں گیا۔ اس غرض سے کہ ان اصلاحات کا اعلان کیا جائے جنکے حوران میں نفاذ پذیر ہونے کا حکم ہو چکا ہے۔ تمام دروزون کے شیخ اور امراء شمس کین سے ایکدن کی راہ تک ہمارے استقبال کو آئے۔ حضرت خلافت پناہی کی درازی عمر و ترقی اقبال کے لئے دعائیں مانگی گئیں۔ بعد ازاں مقام بر المحوری میں پہنچے جہاں ہمنے شب بسر کی۔ دوسرے دن علی الصباح ان امراء اور مشائخ کو ساتھ لیکر مقام امیر میں گئے جو اب ضلع قائم ہوا ہے۔ یہاں ہمیں دیگر دروزی شیوخ ضلع مذکور ملے جنہوں نے باواز بلند حضرت خلافت پناہی کا اسم مبارک لیکر چیئرز دئے۔ اگلے دن ہمنے ان قطعات پر داغ بیل لگائی جہاں سرکاری عمارتوں کو بنائے جانیکی تجویز ہے۔ بہت سے قبائل کے سرداروں اور مشائخ نے ہمیں دعوتیں دیں۔ پھر ہم مقام شہیاب میں گئے اور وہاں تین دن ٹھہرے۔ وہاں سے مقام صالح میں پہنچے جو ضلع کا صدر مقام ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ اسقدر اظہار امتنان زیادہ تر اسوجہ سے کیا جاتا ہے کہ لوگ مجوزہ اصلاحات کو دل سے پسند کرتے ہیں۔ جمیع مشائخ و امراء نے ان دو پلٹنوں کے سامنے جو اس ضلع میں متعین ہوئی ہیں کھڑے ہو کر باواز بلند حضرت خلافت پناہی کے لئے دعائے مزید عمر و ترقی دولت کی۔ +

قصبہ ڈھوڈر ریاست گوالیار میں بہ تقریب جشن جوبلی حضرت سلطان المعظم حجاز ریلوے کو لئے بہ تفصیل ذیل ۱۰۳ روپیہ چندہ ہوا۔ مرزا حیدر بیگ صاحب انسپکٹر پولیس (۱۰ر) منشی محمد حسن صاحب قانونگو (۱۰ر) منشی عبد الحکیم خانصاحب سب انسپکٹر (۱۰ر) سید لطافت حسین صاحب وکیل عدالت (۱۰ر) شیخ چھتیر صاحب مدرس (۱۰ر) علی محمد صاحب ہیڈ کنسٹیبل پولیس (۱۰ر) منشی سید اشرف علی صاحب محرر پولیس (۱۰ر) سید سکندر شاہ صاحب کارکن ریاست (۳ر)

شہر بشکطاش میں جو عالیشان جامع مسجد اور ایک تعلیمی مدرسہ جیب سلطانی سے تیار ہوا ہے۔ انکا افتتاح حضرت کی تقریبی جوبلی کے روز کیا گیا +

سلطان المعظم کی تقریبی جوبلی کے دن وہ تمام قیدی رہا کئے گئے جو بلا کسی شکایت کے اپنی سزائے قید کا دو تہائی حصہ بھگت چکے تھے +

حضرت امیر المومنین اعلاء اللہ ملکہا کے جشن جوبلی کے روز شہر ازمیر کے تمام مساکین کی اولاد ذکور کے ختنہ ہوئی جنکا خرچ جیب سلطانی سے دیا گیا۔ +

ایک سردار قوم قصابان سکنہ کوزتپہ نے جو ایک شہور اور بڑا شہر ہے سلطان المعظم کی جوبلی کے دن ایک جدید عالیشان جامع مسجد اور ایک تعلیمی مدرسہ ابتدائی کا افتتاح کیا۔ +

شہر لازقیہ میں جو عالیشان مسجد منجانب غرتلو ابراہیم افندی اعلے انجینر بنائی تھی اسکا افتتاح بھی بروز جوبلی عمل میں آیا۔ +

ان ایام میں جو دو سو اسپی توپیں مختلف وضع کی ٹرکی کے جنگی کارخانہ میں تیار ہوئی ہیں۔ انپر علاوہ ہجری اور رومی تاریخ کے کارخانہ کا نام بھی لکھا ہوا ہے۔ ان کی عکسی تصاویر کے نقشے بروز جشن جوبلی سلطان المعظم حضور میں پیش کئے گئے۔ یہہ توپیں نہایت سرعت سے چلنے والی ہیں۔ +

۷ ستمبر روز جمعہ کو جمیس صاحب کارسپانڈنس انڈین ڈیلی ٹیلی گراف لکھنو جناب مولوی سید عبدالحی صاحب مددگار ناظم ندوۃ العلما کے دست مبارک پر اسلام لائے آپ کے والد کا نام گلاسکن اور پیدائش لنڈن ہے اور تعلیم و تربیت یہیں ہوئی۔ عمر ۲۸ برس کی ہے۔ اسلامی نام آپنے خود علی تجویز کیا۔ آپ قبل از نماز جمعہ اسلام لائے اور نماز اور وعظ میں جواز نماز مولوی سید عبدالحی صاحب نے اسلام کی حقانیت پر فرمایا شریک رہے۔ علی جمیس نے اپنے اسلام لانیکی وجہ بیان فرمائی کہ میرے خیالات بہت دنوں سے اسلام کی طرف مائل تھے اور میں نے مسٹر امیر علی صاحب جج ہائیکورٹ کلکتہ کی وہ کتابیں جو اسلام کے متعلق ہیں اور مسٹر عبداللہ کوئلیم صاحب شیخ الاسلام انگلستان کی وہ تحریریں انگریزی اخبارات میں دیکھی ہیں اور اپنے خاص دوستوں سے بمبئی اور لکھنؤ میں اسلام کے متعلق دریافت کرتا رہا ہوں۔ اس تحقیقات نے میرے خیال کو پختہ کردیا اور میں نے اس امر کو سمجھ لیا کہ اسلام سب سے بہتر مذہب ہے۔ +

شہر بیروت کی کمیٹی انتظامیہ نے ایک عجیب قسم سے پانی کا پائپ بیادگار جوبلی حضرت سلطان المعظم شہر میں بنایا ہے جس میں سے ہمیشہ پیاسوں کو سرد پانی ملا کریگا۔ +

ولایت بیروت کے گورنر نے اہل شہر کی جانب سے ایک بہت بڑا فرش لبنان کے کارخانہ کا بنا ہوا ایک قیمتی صندوق میں بند کرکے جشن جوبلی کی تقریب پر حضرت سلطان المعظم کے حضور میں بھیجا ہے۔ یہہ فرش اعلے درجہ کی صنعت اور لیاقت کا نمونہ ہے۔ جسکو دیکھنے سے عقل حیران ہوتی ہے۔ اسکے ساتھ دو تخت اور چار چوکی کالان اور بارہ چوکی خورد ہیں۔ جن سب پر سونے اور چاندی کے نقش و نگار نہایت صنعت سے کئے گئے ہیں۔ اور چھ زری پردے بھی ہیں جو عجیب طور پر بنائے گئے ہیں۔ یہہ چیزیں بالکل جدید صنعت کا نمونہ اور قابل دید ہیں +

اللہ جل شانہ کے فضل اور امیر المومنین حضرت سلطان المعظم کی توجہ سے سلسلہ تار برقی شہر معان تک تیار ہوگیا ہے۔ یہہ شہر حجاز ٹیلیگراف کے سلسلہ کا چوتھا اسٹیشن ہے۔ اور اسمیں خبر رسانی کا کام شروع ہوگیا ہے +

وہاں بکر سے خبر پہنچی ہے کہ مرکز ولایت اور اسکی متعلقات سے بغرض اعانت حجاز ریلوے اٹھارہ ہزار پونڈ جمع ہوجائیگا۔ ولایت یانیہ کی خبر ہے کہ جو چندہ مرکز ولایت سے جمع ہوچکا ہے اسکی تعداد پچیس سو مجیدی اور نواسی پونڈ ہے۔ آئندہ جو کچھ جمع ہوگا اسکی بھی جلد اطلاع دیجاویگی۔ +

بتقریب جشن جوبلی حضرت سلطان المعظم نے حکم صادر فرمایا ہے کہ مفصلہ ذیل بڑے بڑے شہروں کی جامع مسجدوں کو جو شکستہ ہوگئی ہیں از سر نو عمدہ قسم کے پتھر سے عالیشان صورت میں تعمیر کیا جائے۔ اور ہر ایک مسجد کے متعلق ایک ایک تعلیمی مدرسہ بھی بنایا جائے۔ یہہ کل خرچ جیب سلطانی سے دیا جاویگا۔ یوزلافلی۔ بانک آفیل۔ کپاقلی۔ بیکیار۔ باغچہ آغبیل۔ قرہ آغاج۔ کورت دره۔ شہباز۔ یعقوبلی اوزدن حاجی۔ بیاض یہہ شہر حضرت امیر المومنین کی خاص ملکیت ہیں۔ +

[redacted] ارالحلافہ مصر میں برائے فراہمی چندہ حجاز ریلوے ایک عظیم الشان جلسہ ہوا جسکے صدر نشین محمد رستم بیگ صاحب رئیس [redacted] تھے۔ اس جلسہ میں اسماعیل عاصم بیگ بیرسٹر بھی موجود تھے جنہوں نے حجاز ریلوے کے فوائد مفصل طور پر بیان فرمائے اور ثابت کیا کہ اس ریلوے کی امداد ہر ایک مسلمان کا فرض ہے۔ اپنی جیب سے انہوں نے ایکسو پونڈ (پندرہ سو روپیہ) بطور چندہ کے عنایت فرمایا۔ خداوند تعالی انہیں جزائے خیر دے اور ہر ایک مسلمان کو اس کار خیر میں حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔ +

مجوزہ حجاز ریلوے کے کام کے شروع ہونیکے موقعہ پر حضرت خلافت پناہی کی طرف سے ایک خاص سفارت بڑے بڑے

اراکین کی قسطنطنیہ سے دمشق پہنچی۔ اور بروز جشن جوبلی بموجودگی روسائے نامدار و امرائے ذوی الاحترام رسم افتتاح عمل میں آئی۔ گورنر اور سرداران افواج معہ ایک معقول تعداد فوج کے موجود تھے۔ دو دستی فوج سفرینا کے جنمیں فی دستہ ایک ایک ہزار آدمی ہے۔ وہاں کام کرتے ہیں۔ اور انجنیروں کی ایک جماعت بھی انکی ہمراہ ہے۔ اس سفرینا کی پلٹنوں کو فی کس ایک قرص علاوہ تنخواہ کے بطور الونس ملیگا۔ اس ریلوے کا پہلا اسٹیشن دمشق کی قدم گاؤں کے وسیع میدان میں جہاں لشکر شاہی کا قلعہ ہے بنایا گیا ہے۔ اسکی سنگ بنیاد ایک مسجد عالیشان بصرف پانزدہ ہزار پونڈ کے تیار ہوئی ہے۔ جس میں ایک سنگ مرمر کا نہایت نفیس فوارہ بنایا گیا ہے +

حجاز ریلوے کمیشن کو یروشلم (بیت المقدس) سے خبر آئی ہے کہ وہاں چار لاکھ پچاس ہزار پیاستر خیدہ ہوجانے کی امید ہے۔ حکام زور کی رائے ہے کہ زور میں ستر ہزار پیاستر جمع ہوجائیگا۔ +

معاملہ آربد کے متعلق ترکی سفیر نے مفصلہ ذیل اعلان جاری کیا ہے "حال کے واقعہ سالونیکی کی بابت یورپین اخباروں میں جو مضامین شائع ہوئی ہیں انکو اصل واقعہ سے کوئی بھی تعلق نہیں ہے۔ یہہ محض غلط ہے کہ قصبہ سگھمانگ کو ترکوں نے اور دو سو ارمنیوں کو مار ڈالا جو کچھ واقعہ ہوا وہ یہ ہے کہ سوار ارمنی ڈاکو جن کا سرغنہ اول درجہ کا بدمعاش تھا مع ہالا گاؤں میں آکے پناہ گزین ہوئے ترکی مقامی حکام نے انہیں باہر نکلنے کا حکم دیئے مگر انھوں نے نہ مانا بلکہ سپاہ پر گولیاں چلائیں دیواروں میں روزن بنا کے برابر بندوقیں مارتے رہے سوائے اسکے اور کوئی تدبیر نہ تھی کہ جس کوچہ میں انہوں نے پناہ لی تھی آگ لگادی جاتی چنانچہ آگ لگادی گئی اخیر یہ ڈاکو وہاں سے نکل بھاگے۔ ان کچھ گرفتار کئے گئے اور کچھ قتل ہوئے۔ ان ڈاکوؤں نے گرجے میں سے چھ ترکی سپاہیوں کو گولیاں ماری تھیں۔ دو تو بہت ہی شدید مجروح ہوئے ہیں۔ کوئی بات ایسی نہیں ہوئی جس سے امن اور عامہ خلایق کی آسایش میں فرق آیا۔ جو تدابیر میری شہنشاہی گورنمنٹ نے اختیار کی ہیں ان سے جسطرح مسلمان رضامند ہیں اسی طرح عیسائی بھی +

دولت عثمانیہ نے حکم صادر فرمایا ہے کہ ایک فہرست جدید عمارات شاہی اور دفاتر و مساجد وغیرہ کی تیاری کیجائے۔ جو جوبلی کے مبارک موقعہ پر تعمیر ہوئی ہیں۔ +

افسر افواج بحری حجاز کی درخواست پر خلافت پناہی نے فرمایا ہے کہ جدہ کے شفاخانہ میں دو ڈاکٹر بڑے کرکے ایزاد کئے جائیں اور انمیں دوائی بھی خرید کر رکھی جائے +

کوالف حیدرآباد

منشی امیر احمد صاحب امیر بینائی اوستاد الشعرا بتاریخ ۱۱ الاول روز چہارشنبہ شام کی گاڑی میں داخل حیدرآباد ہوئی اسٹیشن پر لوگوں کا اژدہام تھا اکثر امرا بھی منشی صاحب موصوف کے استقبال کو آئے تھے۔ نواب نصیر الملک بہادر داغ دہلوی کے مکان میں فروکش ہیں۔ مگر افسوس ہے کہ منشی صاحب موصوف آتے ہی علیل ہوگئے۔ صاحب موصوف کا قصد ہے کہ امیر اللغات جو آپنے تصنیف فرمائی ہے وہ تحفۃً حضور نظام کی خدمت میں پیش کریں۔

قیام یتیم خانہ کے متعلق جو یادگار رسالگرہ مبارک حضور نظام قائم ہونیوالا ہے اس ہفتہ میں بر بصارت عالیجناب نواب مدار المہام بہادر ہوئی جسمیں قریب بیس پچیس کے امرا و رؤسا شریک تھے اور اس کمیٹی میں ۳۰۔ ہوگیا اور کل ملازمین ریاست کو فی سینکڑہ دس روپیہ چندہ دینے کا حکم ہوا ہے اندازہ کیا گیا ہے کہ اس چندہ سے پانچ لاکھ روپیہ ہوگی اور نواب مدار المہام بہادر کا قصد ہے کہ سرکار کیجانب سے بھی اس چندہ میں مدد ہونی چاہئے۔ لہذا عنقریب رقم مذکور حضور میں پیش ہونے والی ہے۔ مگر ہمکو ابتک نہیں معلوم ہوا کہ یہہ روپیہ کسطرح صرف کیا جائیگا۔ آیا یہہ روپیہ یونہی صرف ہوگا یا اسکے منافع سے یتیم خانہ کھولا جائیگا۔ جہانتک ہم خیال کرتے ہیں ہمکو یہی مناسب معلوم ہوتا ہے کہ سرکار اس رقم کو تجارت میں لگائے یعنے کوئی کارخانہ کھولا جاوے جیسے کہ عبدالرزاق صاحب شاپ والے نے شکر کا کارخانہ قائم کیا ہے۔ اور اسکے منافع سے یتیم خانہ کی بنیاد ڈالی جاوے +

بارش حیدرآباد از ابتدا موسم سے ابتک ۲۱- انچ ہوچکی بعض اضلاع میں بہت شدت سے ہوئی یعنی ضلع اندور اور میدک میں ۳۸- انچ ہوگئی ہے ہمیشہ اوسط بارش حیدرآباد اور اضلاع کی ۲۲- انچ ہے بعض اضلاع میں بسبب کمی بارش فصل خراب ہوجانے کا اندیشہ ہے ضلع محبوب نگر اور لنگسگور میں پانی کی قلت ہے اور بارش کی سخت ضرورت ہے +

سکہ کی حالت بہت ابتر ہے یعنی نیا روپیہ سنہ ۱۳۱۶ کا تیار شدہ بازار میں کوئی نہیں لیتا جس سے رعایا کو سخت تکلیف ہوتی ہے اور سرکار کی وقعت میں فرق آتا ہے پہلے سے تو قلب سکہ کی شکایت تھی۔ مگر اب نواب سلطان الملک بہادر فرزند اکبر نواب

مدار المہام بہادر کے اگر سرکار کوئی ایسا انتظام کرے کہ نیا سکہ بازار میں جاری ہو تو امید ہے کہ رعایا کو بہت فائدہ ہوگا۔ افسوس ہے کہ ہماری سرکار کوئی ایسا انتظام نہیں کرتی۔ اب ہم مہاراجہ صاحب بہادر ریاست جودھپور کی توجہ اس طرف مبذول کراتے ہیں۔ جودھپور کے روپیہ کا سکہ بہت اچھا ہے۔ اور ہر جگہ بلا بٹہ چلتا ہے۔ اگر مہاراجہ صاحب بہادر اپنی ریاست میں ایسا ہی روپیہ جاری کردیں تو بہت فائدہ ہو۔ اور ریاست کو بھی بہت نفع ہو۔ ہمکو امید ہے کہ مہاراجہ صاحب بہادر اس طرف توجہ فرمائینگے۔ اور رعایا کو اس تکلیف سے نجات دینگے۔ +

جہاز ریلوے کے متعلق

سر نکلس اوکو سفیر انگریزی متعینہ قسطنطنیہ نے اعلیحضرت خلافت پناہی کو جوبلی کے روز اعلیٰ حضرت ملکہ معظمہ کے دست خاص کا لکھا ہوا مبارکبادی کا خط دیا۔

ترکی سفارت متعینہ لنڈن نے ٹائمز میں اعلان دیا کہ توفیق پاشا وزیر صیغہ خارجیہ نے مطلق کسی سلطنت سے درخواست نہیں کی کہ وہ خاص سفیر جوبلی کے موقع پر حضرت خلافت پناہی کی خدمت میں بغرض مبارکباد بھیجیں۔ بلکہ دول یورپ نے خود ہی بلا درخواست یہ ضروری سمجھا ہے کہ اُس مبارک موقع پر خاص سفیر بھیجے جاویں۔

بابعالی نے یہ بھی اعلان دیا ہے کہ یہ جو مشہور کیا جاتا ہے کہ البانیہ کے مسلمان آرمینیا والوں سے خائف ہیں یہ محض غلط ہے کیونکہ ایشیائے کوچک میں بالکل امن و امان ہے۔ اور اور پاشا کا تقرر جو سلطنت عثمانیہ کا ایک ہوشیار اور ہیدار مغز افسر ہیں عام طور پر پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ یہ صاحب اُس ہیبتناک قتل و خون کی تفتیش کرنے کے لئے مقرر ہوئے ہیں جسکا ہونا سا موس میں بیان کیا جاتا ہے۔

سلطان المعظم نے قسطنطنیہ میں ایک اور یتیم خانہ بنائے جانیکا حکم صادر فرمایا ہے۔ جلالت مآب نے چالیس ہزار روپیہ جیب خاص سے دیکر مارشل احمد ایوب پاشا کی بیوہ سے ۳۸۰ ایکڑ اراضی کا ایک وسیع قطع یتیم خانہ کی عمارت کے لئے خرید کیا ہے۔ اسمیں چار ہزار یتیموں کی رہایش کی گنجایش ہوسکیگی جنکو دینیات۔ مبادی العلوم اور ترکی زبان تعلیم کے علاوہ حسب مذاق۔ زراعت۔ نجاری جلد بندی شائپ نویسی۔ قالین بافی طباخی وغیرہ وغیرہ فنی دستکاری اور صنعت سکھائی جائیگی۔ یہ یتیم خانہ صرف مسلمانوں کے لئے ہوگا۔ موجودہ دار العجزہ یعنے یتیم خانہ میں ہر مذہب و ملت کے یتیم داخل کئے جاتے ہیں اور وہ مسلم یتیموں کے لئے کفایت نہیں کرسکتا۔ اس یتیم خانہ میں ہزار کے قریب لڑکے اور لڑکیاں تعلیم و پرورش پا رہی ہیں۔

ایک روسی اخبار خبر ہے کہ آجکل فارس میں روس کا ستارہ اوج پر ہے اور اسکا اعتبار وہاں بہت بڑھا ہوا ہے۔ ایرانی سب سے زیادہ روس کا خوف و ادب کرتے ہیں۔ اواخر سال میں اخبار سینٹ پیٹرسبرگ سے نکلنے والا ہے جسکا منشا یہ ہوگا کہ روس اور فارس کے تجارتی تعلقات کو ترقی دے۔ اخبار کا ہر ایک مضمون فارسی اور روسی زبان میں طبع کیا جائیگا۔ یعنے ایک کالم روسی زبان میں اور ایک فارسی میں۔

گاڈفری لگنس صاحب جو بہت بڑے اور مشہور معروف عالم دین اسلام کی سادگی اور صداقت استعاری کے متعلق لکھتے ہیں کہ میں کوئی عقیدہ یا مذہب ایسا نہیں پایا جو سخت خرافات ہو یا نہ ہو تمام مذاہب مقررہ سے جن کا بیان میرے مطالعہ سے گذرا یا میں نے پڑھا ہے حکیمانہ ہے اور اپنی اصلی پاکیزگی میں کم مشکلات رکھتا ہے دیکھو اس عقیدہ سے زیادہ سیدھا سادا کونسا عقیدہ ہے لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ یعنے معبود برحق خدا ہی ہے اور محمد اسکے رسول اور اسکی راہ کی بتانیوالا ہیں۔ صاحب موصوف لکھتے ہیں کہ دین محمدی میں مثل دین عیسوی کے اہل غرض نے بعد مرور زمانہ کسیقدر تغیر و تبدل کر دیا جسکے لوگوں نے ایسی عقیدے تراشے اور ایجاد کئے جو مشرکوں کے عقیدے سے ٹھیک مناسبت اور آپکے خلفائے اولین کے زمانہ میں تھے کہ ممکنات کو زایل اور نیست و نابود کرنیکے لئے عرب کے پیغمبر اور آپکے نیکوکار خلفائے اولین نے کہتے ہیں اور جن فاسد عقیدے عیسیٰ مسیح کے زمانہ سے پانسو برس کے بعد عیسائیوں نے اولیا اور شہدا کی جنہوں نے دین حق کی ہر کوشش کی اسیطرح جان قربان کی اور اپنا خون بہایا آثار اور ہڈیوں اور قبر و نکی پرستش کرنا اور اپنی عبادتگاہوں پایہ کو مضبوط کرنیکا کام دیا اکی جبتوں اور تصویروں کا لیکن قیاسی اشکال کو رکھکر انکی روبرو کافور اور عود و بخور جلانا اور انکی تعظیم کرنا اور انکے سامنے سر جھکانا اور انسے مرادیں مانگنا شروع کر دیا تھا جسکی وجہ سے دین عیسوی میں کئی گروہ نشو و نما پاگئے جو گمراہی کے سمندر میں ابتک آوارہ پھر رہے یا تثلیث کے چاہ بخس میں غوطے کھا رہے ہیں۔ صاحب موصوف دین اسلام اور اسکے مسائل کے بارے میں لکھتے ہیں کہ ساتویں صدی عیسوی میں عیسائی مصنف بکثرت موجود تھے باوجود اسکے انمیں کسی نے یہ جرأت نہیں کی کہ آپکی یا آپکے خلفائے اولین کی حیات میں دین اسلام کی یا اسکے مسائل کے رد کرنے پر قلم اٹھاوے اور مجھکو یقین ہے کہ نویں صدی کی کوئی کتاب مسائل دین محمدی کے رد میں نہیں ہے۔

وہ ستون جو بطور یادگار مقام سلطنیں نصب کیا جائیگا آجکل قسطنطنیہ کے توپخانہ میں ڈھل رہا ہے وہ برونز کا ہوگا اور اسکے نیچے سنگ مرمر کا فرش ہوگا اور ایک حوض اسکے پاس تعمیر کیا جائیگا۔

وزیر صیغہ مال عثمانی بنک کے ساتھ سات لاکھ پونڈ کے قرضہ کا انتظام کر رہے ہیں اس قرضہ کا بڑا حصہ بحری سلطان جنگ میں خرچ ہوگا

مختلف خبریں

لارڈ سالسبری کی ایام اقامت ویسبیج میں کونٹ بلو (وزیر صیغہ خارجیہ جرمنی) سے ملاقات ہوئی۔ برلن (دار الخلافہ جرمن) کے اخبارات میں یہ شہرت ہے کہ پرنس آو ہنلو وزیر اعظم کے دوست اور رشتہ دار انہیں ترغیب دے رہے ہیں۔ کہ وہ وزارت سے جلد مستعفی ہو جائیں۔ کیونکہ انکی صحت کی حالت اچھی نہیں نیز عمر بھی زیادہ ہو گئی ہے

جرمنی میں ایک گھڑی تیار کی گئی ہے جسکے لئے گارنٹی ہوئی ہے کہ ۹ ہزار برس تک چلیگی۔

پنجاب میں باغبانی سکھانے کے لئے بارہ اسکول قائم ہیں۔

چین کی آبادی ۳۵ کروڑ بتائی جاتی ہے۔ ۳۰ لاکھ مسلمان ہیں۔

حضرت ملکہ معظمہ نے مدراس کی سفرینا کو ملاحظہ فرمایا اور انسے الفاظ ذیل میں خطاب فرمایا "یہ ما بدولت واقبال اپنی ہندوستانی فوج پر فخر کرتے ہیں اور انکی کارروائیاں بڑی دلچسپی سے دیکھتے ہیں۔ جو انہوں نے چین اور جنوبی افریقہ میں کیں۔

مسٹر چیمبرلین نے ایک یونینسٹ امیدوار کو ایک خط لکھا ہے جسمیں تحریر کیا ہے کہ آیندہ الیکشن کے لئے اہم اور ضروری سوالات یہ ہونگے۔ کہ آیا جنوبی افریقہ کی لڑائی کن واقعات پر مبنی تھی اور اسکا اختتام اور تصفیہ کس صورت میں ہوا۔

گلاسگو میں اور پانچ واردا تیں طاعون کی ہوئی ہیں۔ آجتک ۲۲۔ آدمی یہاں اس مرض کا شکار ہو چکے ہیں۔

آخلاً اگلے ہفتہ شملہ کی ریلوے کانفرنس کی کارروائی ختم ہو جائے گی۔

چونکہ یہ قرار پا چکا ہے کہ آیندہ تین ہندوستانی فوجیں ہندوستان کے باہر یعنے دو جزیرہ مارشیس اور ایک جزیرہ سنگاپور میں رکھی جایا کریں۔ اسلیے دونئی فوجوں کے لئے پنجاب میں سپاہی بھرتی کرنے کا حکم آگیا ہے

ایک ہزار لی انفیلڈ بندوقوں کی پہلی قسط بمبئی میں پہونچگئی۔ اسیطرح ہفتہ وار ایک ہزار بندوقیں تا حکم ثانی پہونچتی رہینگی۔

پچھلے ہفتہ کے اخبار میں یہ خبر درج تھی کہ موپلا سپاہیوں نے شورش کر رکھی ہے۔ اسمیں بہت سا مبالغہ تھا۔ صرف ۱۷ پلٹن کے سپاہیوں اور چند مسلمان دوکاندارونمیں تکرار ہوئی تھی۔ یہ واضح رہے کہ موپلا لوگ سوائے ملیالم کے اور کوئی زبان نہیں جانتے۔ اور اسلئے نہ تو وہ اہل بنگلور کی اور نہ اہل بنگلور انکی زبان سمجھتے ہیں۔ اور ایسی حالت میں ذرا سی بات پر لیاڈگی ہونا کچھ بعید نہیں۔ ۵ پلٹن کے موپلوں نے کوئی شورش نہیں کی۔ اور انکو بنگلور سے تبدیل کرنے کا کسی کو خیال بھی نہیں۔ گورنمنٹ انڈیا نے حکم دیا ہے کہ ۱۷ و ۲۵ پلٹن سے ایک سو موپلا سپاہی دوسری رجمنٹوں میں تبدیل کئے جائیں تاکہ اور موپلا سپاہی بھرتی ہو سکیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حکام کو ایسا خیال نہیں کہ موپلا سپاہی خواہ مخواہ شورش و تقصیریوں کے حملوں کی اور خبر تو کوئی نہیں آئی۔ مگر درہ گومل و ولوی مشہورین مزید انتظام کیا جاتا ہے۔

سٹاف افسران کی افریقہ سے واپسی کی تاریخ تا حال تو کوئی مقرر نہیں ہوئی۔ مگر خیال کیا جاتا ہے کہ وہ نومبر میں واپس آجائیں گے۔

ناظرین کو یاد ہوگا۔ کہ کئی گذشتہ میں سرحدیوں پر بمقام الوصل تھانہ پر حملہ ہوا تھا جسمیں بعض پولیسین مر گئے تھے۔ اور بہت سی بندوقیں چوری گئی تھیں۔ افسران سرحد نے حملہ آوروں کو پکڑ لیا تھا وہ اکثر عثمان زئی تھے۔ انہوں نے دو ہزار پانچسو روپیہ جرمانہ دیا اور بندوقیں واپس کر دیں۔ پھر بنوں کے پرے ٹوچی کی سڑک پر احمد زئی وزیریوں نے ایک اور حملہ کیا جسمیں دو قلی مر گئے اور بہت سے لٹ گئے۔ اسپر وزیریوں سے ایک ہزار آٹھ سو روپیہ جرمانہ لیا گیا۔ اب یہ سوال زیر غور ہے کہ بنوں۔ ڈیرہ اسمٰعیل خاں۔ اور غازی خاں کی ملٹری پولیس کو زیادہ درست کیا جائے۔

شملہ میونسپلٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ جو مسافر ٹانگہ پر پہونچیں اُن سے تین روپیہ ٹیکس لیا جائے

ہندوستان کی خبریں

۱۹۲۹ء کی رپورٹ پولیس پنجاب سے معلوم ہوتا ہے کہ پنجاب میں سلطنت اور عام امن اور حفاظت کے خلاف سنگین جرائم کی زیادتی ہوئی ہے۔ بظاہر اس زیادتی میں قحط کا کوئی دخل معلوم نہیں ہوتا۔ پنجاب گورنمنٹ کو ریزولیوشن میں پولیس کو ایسے جرائم کو روکنے میں ناقابلیت کے متعلق یہ رائے دی گئی ہے کہ "اول تو جالندھر کو بعموم راہزنوں کے ساتھ ہمدردی ہوتی ہے اور دوم یہ کہ بعموم لوگوں کو پولیس کے ساتھ کچھ ہمدردی نہیں" یہ نتیجہ ہے کہ ایک اور تیسرا انسپکٹر جنرل۔ آٹھ درجہ دوم کے اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ موجودہ گزٹ شدہ افسروں میں بڑھائے جائیں۔ اور کہیں انسپکٹر اور چھ سو سپاہی اور مقرر کئے جائیں۔ اور ہر ایک پولیس کی تنخواہ میں ترقی کرنے اور انعامات دینے سے لوگوں کی نظر میں عزت اور ملازمت کی بہتر قدر پیدا کی جائے۔

تعزیر دی ہے کہ گورنمنٹ آف انڈیا کے دفاتر کلکتہ کو حسب معمول جائیں گے۔ کیونکہ کلکتہ میں طاعون میں اس ماہ کوئی بڑی زیادتی نہیں ہوئی۔

گزٹ آف انڈیا میں ایک اشتہار شائع ہوا ہے جسکے رو سے ہندوستان سے اسلحہ حرب۔ بارود اور ذخائر جنگ کا چین کو روانہ کرنا ممنوع کیا گیا ہے۔

شہر سیالکوٹ میں ہیضہ بڑھ رہا ہے۔ روزانہ دس یا بارہ واردا تیں ہوتی ہیں۔ سیالکوٹ میں گذشتہ دو تین دنوں میں خوب بارش ہوئی۔

میونسپل کمشنران سلہٹ نے فیصلہ کیا ہے کہ چونکہ الزام مشکوک ہے اسلئے بابو بہارت چندر داس اوورسیر اجاڑو پر ایڈمنسٹریشن کے خلاف مقدمہ چلایا جائے۔

سکرٹری آف سٹیٹ نے ایک نئی آسامی اگزامینر آف پریس اکونٹس کی منظوری دی ہے۔ یہ افسر سفر کیا کریگا اور ہندوستان کے مختلف سرکاری مطابع کے حساب کی پڑتال کیا کریگا۔

نوشہرہ درگائی ریلوے درگائی کے قریب ہو گئی ہے۔ آخری پل بالکل تیار ہے۔

جعفر فدوی مالک اخبار فینکس پر ڈاکٹر حاجی کے لائبل کا الزام لگایا گیا تھا اور سب ڈویژنل مجسٹریٹ صاحب نے ۱۰۰ روپیہ جرمانہ کیا تھا۔ کراچی کے سشن جج نے حکم بحال رکھا۔ مگر جرمانہ نصف کم کر دیا۔

۱۰ ستمبر کو جہاز دلوارا۔ ایک ہزار سات سو تیرہ قیدی لیکر کولمبو پہونچا۔ ان قیدیوں میں مسٹر گرگ کالڑکا پال کروگر بھی ہے۔ ۱۹ ستمبر کو جہاز منگولین سات سو چوبیس اور قیدی لیکر پہونچا۔ اسوقت سیلون میں کل بوئر قیدی تین ہزار آٹھ سو چھیاسی ہیں۔ جہاز سٹاوف وانا کے پہونچنے کی ۲۴ تاریخ امید ہے۔ اسمیں شہور جنرل ولیبور اور اسکے تین بیٹے ہونگے۔

چند ونڈی توپیں کولمبو کی حفاظت کے لئے جہاز گولکنڈہ میں لندن سے روانہ ہوئی ہیں۔ امید ہے کہ اس ہفتہ کولمبو میں پہونچ جائیں گی۔

بلگام کے قریب کھانڈپور سٹیشن پر ایک چھکڑا گاڑی ایک مال گاڑی سے ٹکرا گئی۔ ۴ قلی مر گئے ۲ کے سخت چوٹیں آئیں۔ اوروں کو بھی خفیف چوٹیں لگیں۔

دہلی میں ۱۳ انچ سے زیادہ بارش ہو چکی ہے۔ پچھلے بدھ سے ہیضہ برابر برس رہا ہے۔ بیسیوں گھر اور بہت سی جانیں ضائع ہو چکی ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ ایک لاکھ سے زیادہ کا نقصان ہوا ہے۔ سول لائن میں بھی بہت سے کوٹھیاں آب زدہ ہو چکی ہیں۔ بازار اور کوٹھیوں کے احاطوں میں بالکل عالم آب نظر آتا ہے۔ ریلوے سٹیشن کے احاطہ میں جہاں سے ٹرینیں گذرتی ہیں ۶ انچ پانی کھڑا ہے۔ اگرچہ اس طغیانی میں اب کسیقدر کمی ہو گئی ہے۔ موجودہ فصلوں کیطرف سے سخت اندیشہ ہے۔ خاصکر روئی کی فصل کا۔

ریلوے کا پل تھانیسر کے قریب سے دوبارہ ٹوٹ گیا ہے تک میں بھی بعض جگہہ سے شکست ہو گئی۔ ابھی ابر محیط آسمان ہے، شہر وغیرہ کی شکایت ہے۔

منشن ہوس کی فیمین فنڈ میں اب تک ۳،۰۳۵۰ پونڈ جمع ہو چکا ہے۔ ریوٹر کے ٹیلیگرام سے جو اسی مقام سے بھیجا گیا ہے پہنچا ہے۔ یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہاں اب تک انڈین فیمین فنڈ کے لیے دو لاکھ اکیس ہزار ایکسو اٹھتیس پونڈ جمع ہو چکا ہے۔

سرحد بنوں پر تھانہ دو میل میں جو ڈاکہ ۱۵ مئی گذشتہ میں پڑا تھا۔ اسکے مجرم عثمان زئی تھے جنپر ۲۵۰۰ روپیہ جرمانہ ہوا۔ جو انہوں نے ادا کر دیا ہے اور نیز کل ہتھیار جو لیگئے تھے واپس کر دی ہیں۔ ایک اور ڈاکہ

یہ ڈاکہ تھوڑے دن بعد ہوا تھا۔ اور جسمیں قتل ہوئے گئے تھے اسکے مجرم احمد زئی وزیری تھے جنسے ۱۸۰۰ جرمانہ وصول کیا گیا۔

محسود وزیری پہرستانی میں تھوڑے دن ہوئے کہ انہوں نے ڈاک پر ڈاکہ مارا اور اسی پر قناعت نہ کی بلکہ مقام شہور ژنگی میں ایک ملازم سرکار پر بھی حملہ کیا۔

رتھ ویسٹرن ریلوے نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ آئندہ ڈاک گاڑیوں میں کسی مسافر کو تھرڈ کلاس کا ٹکٹ کسی ایسے مقام کیلئے نہیں دیا جو مقام روانگی سے سو میل سے کم ہو۔

ڈیلی ٹیلیگراف لکھتا ہے کہ انگریز دھوبی کپڑا دھونا نہیں جانتے ہیں۔ یہ دھوبیوں سے بڑھکر خراب دھلے ہوئے کپڑے پہننے کی کوئی قوم عالم نہیں ہے۔ ہندوستان کے دھوبی اپنے پیشہ کے سائنس سے واقف ہیں۔ اسپر بھی بعض ہندوستانی ایسے ہیں جو انگریزیت پر ستعد ہیں کہ کپڑا ولایت میں اپنے سوٹ ولایت کو دھونے کی غرض سے بھیجتے ہیں۔

پونا میں طاعون کا رہا اور ہیضہ کی چھیڑ چھاڑ ہی ہے۔

امریکہ میں ویدانت آشرم نہایت مستحکم بنیاد قائم ہو گئی ہے۔ سوامی ترپانند کو جو گروبھائی سوامی وویکانند کے ہیں تین سو بیگہ اراضی نہایت ہی در پر فضا مقام پر بند کر گئی ہے سوامی جی وہاں آشرم قائم کرنے کی تجویز کی ہے تاکہ امریکن کو روحانی سے خاطر روحانی ترقی کے لئے اس آشرم میں آیا کریں۔ سوامی وویکانند آجکل پیرس میں آئے ہوئے ہیں۔

ہندوستان سے ایک یہودی صاحب پہونچے ہیں اپنا نام محمد امیر علیمان صاحب بہادر بتلاتے ہیں فرماتے ہیں کہ ممالک متوسط میں ریلیف کمیٹی نے مجھکو چندہ کی غرض سے ولایت بھیجا ہے کہ لوگوں سے روپیہ تحصیل کر کے قحط زدہ لوگوں کو بھیجیں۔ مازکہل گیا اور گرفتار کئے گئے۔

رائے بہادر لالہ نانک چند صاحب مدار المہام اندور کی طرف سے اطلاع ہوتی ہے کہ باوجود اسکے کہ فارن آفس مہاراجہ صاحب اندور سے ناراض ہے مگر ریاست کا کام کفایت سے عمدہ چل رہا ہے۔ مہاراجہ خود کونسل قائم کر کے اور اختیارات سپرد کر کے اپنے تئیں ان الزامات سے بچایا جو انکی جلد بازی اور غصہ کیوجہ سے اوپر عائد کئے جاتے تھے۔ ریزیڈنٹ کے تقرر سے بھی ریاست کے انتظام اور کاروبار کی نگرانی ہو سکی۔ کونسل کے اختیارات وسیع ہیں اور صاحب اسکی پابندی کرتے ہیں پرسال قحط میں مہاراجہ صاحب نے ۴ لاکھ روپیہ امداد کے لئے عطا فرمایا اور نصف تحصیل معافی۔ قحط زدہ رعایا کے لئے بہت کھولدیا کہ مویشی کی جان بچے۔ غلہ کی آمد و رفت میں جو روک ٹوک تھی موقوف کر دی۔ اندازہ خرچہ ریاست کا ۵۵ لاکھ ۷۴ ہے۔ جسمیں سے ۳ لاکھ ۳۴ ہزار خیراتی اور عام کاموں میں صرف ہوا۔ ملکر کالج، سنسکرت پاٹھ شالہ، انجینیرنگ کلاس، ان چھتیس خیراتخانہ۔ پاگلخانہ اس ریاست کے زیر انتظام ہیں۔

گولکنڈا اور ریاست حیدرآباد کی طرف سے گورنمنٹ ممالک متوسط شمالی کی خدمت میں درخواست گذاری تھی پہونچا تھا۔ کہ ۱۰ روپیہ ماہوار تنخواہ دیجائیگی۔ بھاموار پر برتھا دو کی مانگ تھی جنکو ۴ روپیہ ماہوار تنخواہ دیجاتی تھی۔ لوگوں کی کم ہمتی تو دیکھئے کہ ایک نہیں گیا حالانکہ مالیوں کو یہاں عموماً پانچ یا چھ روپیہ ماہوار ملتے ہیں پنجاب سے بھیجے گئے ہیں۔

نندرام سپرنٹنڈنٹ جنگی بریلی کو عدالت اسسٹنٹ جج سے ڈیڑھ سال کی سزا اسن جرم میں ہوئی کہ اپنی سمدھن کی ادائے چنگی نکلوا دیا۔

مختلف شہروں میں چترتی ندھی سبھا آریہ سماج کی نائب سبھا قائم کر رہے ہیں کہ گروکل کانگڑی کے لئے جو پرانے طریقہ پر طلبہ کو تعلیم دینے کے لئے ہردوار میں قائم ہوگا چندہ فراہم کریں۔ آٹھ ہزار روپیہ تک فراہم ہو چکا ہے لکھنؤ میں بھی کمیٹی کی ایک برانچ ہوئی ہے۔

مسٹر دادا بھائی نوروجی کو شاہ فارس نے ٹائٹل کا خطاب دینا چاہتے تھے مگر مسٹر نوروجی نے خطاب لینا منظور نہیں کیا۔ اور کہا کہ میں سیدھا سادہ نوروجی ہی رہنا چاہتا ہوں۔

مسٹر دیارام گڈمل مشہور سوشل ریفارمر حیدرآباد دکن ترقی کرتے کرتے جوڈیشل کمشنر حیدرآباد سندھ کے عہدہ تک پہونچ گئے تھے۔ آج آنریبل کا خطاب ملا ہے۔

نواح کشمیر میں ہیضہ بدستور ہے۔ خاص سری نگر میں ۵۶ کی روزانہ اوسط ہے۔ البتہ اسلام آباد میں جہاں پہلے وارداتیں ہوئی ہیں اب بالکل خیریت ہے۔

۱۵ ستمبر کو حضور کمانڈر انچیف نے مانا دھولپور کوتیرہ کا تمغہ اپنے ہاتھوں سے پہنایا۔ ضلع گورگانوہ میں قحط کا

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب ایسنٹ ڈائرکٹر کیمیکل ایگزیمنر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں۔ نامور ڈاکٹروں۔ والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سندیافتہ یورپین ڈاکٹروں کے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے۔ کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے ضعف بصارت۔ تاریکی چشم۔ دہند۔ جالا۔ پڑوال۔ غبار۔ پھولا۔ سبل۔ سرخی۔ ابتدائی موتیابند۔ ناخنہ۔ پانی جانا۔ خارش وغیرہ۔ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجا۔ دراد ویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں۔ چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے۔ اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی۔ بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے قیمت اس لئے کم رکھی ہے کہ عام و خواص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں قیمت فی تولہ جو کے لئے کافی ہے۔ مبلغ دو روپیہ میرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ (تین روپیہ) خالص ممیرنی ماشہ بیس روپیہ۔ مصری سرمہ فی تولہ ۴ خرچ بذمہ خریدار۔ خواہشمند کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔ نقلی و جعلی میرے کے سرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہیئے:۔

المشتہر۔ پروفیسر میا سنگھ اہلووالیہ۔ مقام بٹالہ۔ ضلع گورداسپور۔ (پنجاب)

تازہ سندات

(۱) میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ سرمہ جو سردار میا سنگھ صاحب اہلووالیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بشرفتمر۔ ... رسید دوا ہے بالخصوص میدانی امراض کے لئے بمنزلہ اکسیر ہے۔ آنکھوں سے بہت پانی ... دہندہ سوزش ہر قسم جسکو عموماً آنکھ آنا کہتے ہیں۔ ... ضروری نظر ناخنہ باہر اور اندر کی جھلی کا زخم اور ... کرنا۔ چونکہ اس سرمہ میں کوئی مضر کیمیاوی شے نہیں اسلئے ہر کسی کے لئے اس کا استعمال مفید ہے مفضلہ میں جہاں لائق ڈاکٹروں کا ملنا مشکل ہے وہاں ایسی دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہیئے اسلئے میں بلا تامل شہادت دیتا ہوں کہ مذکورہ بالا امراض کے لئے یہ سرمہ ضرور ہی مفید ہے۔

راقم۔ ڈاکٹر ایم سانگلی صاحب بہادر ایم بی۔ ایم۔ ایس۔ ... یونیورسٹی ایڈنبرگ انگلینڈ امرتسر۔

(۲) بڑی خوشی سے میرے کے سرمہ کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہوں کہ جو سردار میا سنگھ صاحب اہلووالیہ نے تیار کیا ہے۔ میں نے اسکا تجربہ اپنی ایک زیر علاج مسماۃ مریضہ اتم دیوی بعمر ۴۵ سال سکنہ لاہور پر کیا ہے۔ مریضہ مذکور کی آنکھوں کی پلکوں میں خورد خورد دانے نکلے ہوئے تھے اور پڑوال پڑتے تھے۔ اسکی آنکھیں عرصہ سے سرخ اور دکھتی ہوئی تھیں۔ ان میں سے کثرت سے مواد نکلتا تھا۔ اسکی بینائی میں اس قدر فرق آگیا تھا کہ سوئی میں دھاگہ بھی نہیں پرو سکتی تھی۔ اور وہ اون اشیاء کو جو اس سے تین گز کے فاصلہ پر رکھی جاتی تھیں۔ صفائی سے نہیں دیکھ سکتی تھیں۔ مریضہ مذکور نے تین روز تک سرمہ کا استعمال کیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس نے امراض مذکور سے کلی صحت پائی۔

راقم۔ خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خان ایل ایم۔ ایس۔ اسسٹنٹ سرجن پنشنر و آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔

(۳) میں نے میرے کے سرمہ کا جو کہ سردار میا سنگھ نے تیار کیا ہے ان مریضوں پر جنکی آنکھیں بہت کمزور اور بیمار تھیں استعمال کر کے دیکھا مفید پایا۔ میری رائے میں خاصکر ان مریضوں کے واسطے جنکی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہے اور دہند غبار اور کمزوری نظر ہو۔ یہ سرمہ نہایت مفید ہے۔

راقم۔ ڈاکٹر برج لعل گھوس سائے بہادر ایل ایم ایس۔ اسسٹنٹ سرجن پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔ حال آنریری سرجن گورنر جنرل منہ

(۴) میں اس امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ میں نے میرے کا سرمہ۔ جو کہ سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے۔ اپنے زیر علاج ایک قسم کے مریضوں پر استعمال کیا۔ میری رائے میں بینائی قائم رکھنے اور آنکھوں کی بیماریوں سے بچنے کے لئے میرے کے سرمہ کا استعمال بہت مفید ہے۔

راقم۔ خان بہادر ڈاکٹر سید امیر شاہ ایل ایم۔ ایس اسسٹنٹ سرجن پروفیسر ڈیئر نیری کالج لاہور۔

پانچہزار روپے کا انعام

اگر کوئی شخص میرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب بارہ ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کردے تو اسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جائیگا۔ جو لاہور کے نیشنل بنک میں اسی مطلب کے لئے مارچ ۱۸۹۹ء میں جمع کیا گیا ہے

روز بازار پریس امرتسر میں منشی فاضل شیخ غلام محمد مالک و اڈیٹر کے اہتمام سے چھپا